# محشر خاموش

سید افسر عباس زیدی

ادارہ منہاج الصالحین لاہور

Presented by www.ziaraat.com

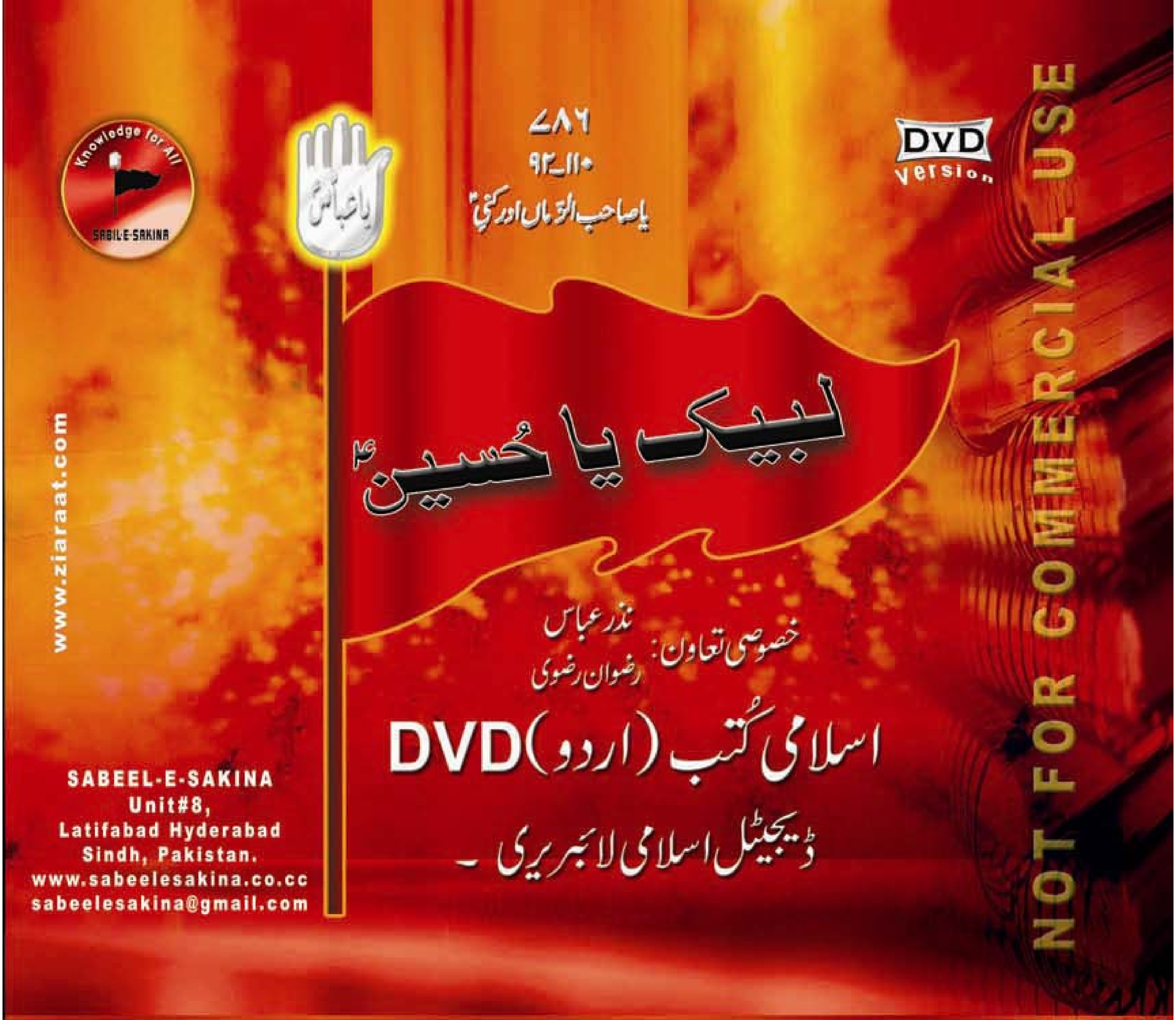

۷۸۶
۹۲_۱۱۰
یا صاحب الزماں ادرکنی
Knowledge for All
SABIL-E-SAKINA
یا عباس
DvD
Version
NOT FOR COMMERCIAL USE
لبیک یا حسینؑ
خصوصی تعاون: نذر عباس
رضوان رضوی
اسلامی کُتب (اردو) DVD
ڈیجیٹل اسلامی لائبریری ۔
www.ziaraat.com
SABEEL-E-SAKINA
Unit#8,
Latifabad Hyderabad
Sindh, Pakistan.
www.sabeelesakina.co.cc
sabeelesakina@gmail.com

130

حسن علی بک ڈپو
بڑا امام بارگاہ کھارادر
کراچی پوسٹ کوڈ74000 فون: 2433055
E-mail: hassanalibookdepot@yahoo.com

...ed by www.ziaraat.com

## વકફ

આ કિતાબ હાજી મહંમદઅલી ભાઇ અલીભાઇ સુંદરજી "સોમાસોક" તનનારીવ માડાગાસ્કરવાળા તરફથી તેમના મરહુમ સગાવહાલાઓની રૂહોના સવાબ અર્થે વકફ કરવામાં આવેલ છે.

લાભ લેનાર ભાઇ - બહેનો મરહુમોની અરવાહોના સવાબ અર્થે એક સુરએ ફાતેહા પઢી બક્ષી આપે એવી નમ્ર અરજ છે.

130

حسن علی بک ڈپو
بڑا امام بارگاہ کھارادر
کراچی پوسٹ کوڈ74000 فون: 2433055
E-mail: hassanalibookdepot@yahoo.com
Presented by www.ziaraat.com

## વકફ

આ કિતાબ હાજી મહંમદઅલી ભાઇ અલીભાઇ સુંદરજી "સોમાસોક" તનનારીવ માડાગાસ્કરવાળા તરફથી તેમના મરહુમ સગાવહાલાઓની રૂહોના સવાબ અર્થે વકફ કરવામાં આવેલ છે.

લાભ લેનાર ભાઇ - બહેનો મરહુમોની અરવાહોના સવાબ અર્થે એક સુરએ ફાતેહા પઢી બક્ષી આપે એવી નમ્ર અરજ છે.

# محشر خاموش

سید افسر عباس زیدی

Presented by www.ziaraat.com

جملہ حقوق حق ادارہ محفوظ


| | |
|---|---|
| نام کتاب | محشر خاموش |
| کلام | مولانا افسر عباس زیدی |
| اہتمام | علامہ ریاض حسین جعفری |
| کمپوزنگ | ادارہ منہاج الصالحین لاہور |
| تعداد | 500 |
| قیمت | [redacted] روپے |
| طباعت دوم | 2000ء |

اہتمام

ادارہ منہاج الصالحین، جناح ٹاؤن، ٹھوکر نیاز بیگ، لاہور فون 5425372


بندۂ مخصوصِ حق ہیں منفرد انسان ہیں
محشرِ خاموش ہیں اور بولتے قرآن ہیں
حیدرِ صفدر بقولِ حضرت ختمُ الرّسلؑ
سر سے لے کر پَیر تک ایمان ہی ایمان ہیں

Presented by www.ziaraat.com

# انتساب

میں اپنی اس کتاب کو لیفٹیننٹ جنرل (ریٹائرڈ) سید ذاکر علی زیدی ڈائریکٹر جنرل انسٹیٹیوٹ آف سٹرٹیجک سٹڈیز اسلام آباد کے نامِ نامی سے معنون کرنے کا شرف حاصل کرتا ہوں۔ جن کی محبت میرے لیے سرمایہِ حیات ہے۔

Presented by www.ziaraat.com

# فہرست


| | |
|---|---|
| عرض ناشر | 3 |
| عرض مصنف | 8 |
| چند اہم باتیں | 12 |
| تقریظ | 17 |
| تقریظ | 18 |
| مولانا افسر عباس کی قطعہ نگاری | 20 |
| مدح حضرت سرکار دو عالم | 24 |
| مدح حضرت علیؑ | 33 |
| مدح اہل بیتؑ | 236 |
| مدح امامت و حسنینؑ | 253 |
| مدح امام حسنؑ | 259 |
| مدح امام حسینؑ | 263 |
| مدح جناب عباسؑ | 274 |
| مدح امام زین العابدینؑ | 279 |
| مدح جناب علی اکبرؑ | 288 |
| مدح جناب امام عصرؑ | 291 |
| مدح شیعان علیؑ | 298 |
| متفرقات | 308 |


Presented by www.ziaraat.com

شروع ہو جاتا ہے۔ ہر طرف سے داد کے ڈونگرے برسنے لگتے ہیں اور روحانی ترفع کا ایک دلکش احساس ہر فرد کو سرشار کرنے لگتا ہے۔

موصوف کا ایک تو کلام عام فہم سادہ جذبہ انگیز اور سہل ممتنع کا شاہکار ہوتا ہے دوسرے ان کے پڑھنے کا انداز بھی منفرد ہے انہوں نے کئی ہزار قطعات مختلف مذہبی موضوعات پر تحریر کئے ہیں ان کا ایک قطعہ تو ایسا ہے جو بہت زیادہ مشہور ہے۔

زباں پہ حسن حقیقت کا اعتراف نہیں
حجاب دیدہ و دل کا غبار صاف نہیں
بدن پہ جامہ احرام دل میں بغض علی
ترے نصیب کا چکر ہے یہ طواف نہیں

جہاں کہیں بھی شیعہ سامعین موجود ہوں اور اردو سمجھتے ہوں وہاں یہ قطعہ سننے میں آجاتا ہے۔ ذاکر حضرات مولانا کے اکثر قطعات سے اپنے سلسلہ بیان کو آراستہ کرتے ہیں میں اپنے سلسلہ بیان کے ثبوت کے طور پر موصوف کے مشہور قطعات میں سے چند قطعے پیش کرتا ہوں۔

جو سب سے حسیں ہے وہ ہدف تو دیکھیں
اک شخص کا مخصوص شرف تو دیکھیں



ہے چاند امامت کا نکلنے والا
قبلہ ذرا قبلے کی طرف تو دیکھیں

متاع شوق کو خود سے جدا نہیں کرتا
وہ اپنے دل پہ کبھی یہ جفا نہیں کرتا
علی کا عشق اک ایسی نماز ہے جس کو
قضا کے وقت بھی مومن قضا نہیں کرتا

والی اسے کہتے ہیں ولی کہتے ہیں
مجموعہ اوصاف جلی کہتے ہیں
کہتے نہیں ہم مولا علی کو اللہ
اللہ کو البتہ علی کہتے ہیں

آل نبی و فخر صحابہ آئے
حسنین خوش اطوار کے بابا آئے

Presented by www.ziaraat.com

# عرض ناشر

مولانا افسر عباس زیدی کی شخصیت مذہبی حلقوں میں کسی تعارف کی محتاج نہیں ہے۔ موصوف تقریباً نصف صدی سے مجالس و محافل میں اپنی ولولہ انگیز شاعری سے طوفاں خیز صورت حال پیدا کرنے میں مصروف ہیں انہوں نے ۱۹۷۰ء سے ۱۹۹۵ء تک خطابت کے میدان میں بھی اپنے جوہر دکھائے ہیں۔ اہل فکر و نظر نے ہمیشہ ان کے انداز تکلم اور اسلوب گفتار کی انفرادیت کی داد دی ہے۔ ان کی عمر اب ۷۲ سال کے قریب ہے۔ ضعیفی کی وجہ سے انہوں نے خطابت کو خیر باد کہہ دیا لیکن اپنی شاعری سے آئمہ معصومین علیہم السلام کی ولادت کے جلسوں کو رونق بخشنا اب بھی ان کے معمولات مذہبی میں داخل ہے۔ اہل پاکستان بالعموم اور باشندگان لاہور بالخصوص اس حقیقت کے گواہ ہیں کہ جب بھی وہ منبر پر رونق افروز ہوتے ہیں تو تمام سامعین کی نظریں ان کی طرف مرکوز ہو جاتی ہیں اور ان کے اشعار پڑھنے کے ساتھ ہی داد و تحسین کا لامتناہی سلسلہ

Presented by www.ziaraat.com

اشعار ایک ایسے ادیب کی تقریظ سے بھی آراستہ ہیں جن کی ادبی حیثیت اور شاعرانہ عظمت بہت اونچے درجہ پر طے شدہ ہے اور کسی تعارف کی محتاج نہیں ہے۔

پروفیسر مشکور حسین صاحب یاد جن کی ادبی عظمت بھی ارباب ذوق کے نزدیک ایک تسلیم شدہ حقیقت کی حیثیت رکھتی ہے میرے ان کرم فرماؤں میں شامل ہیں جن کی تعارفی تحریر سے میری پہلی کتاب بھی مزین تھی اور یہ بھی مزین ہے۔ مشکور صاحب کا خلوص، مشفقانہ مشورے اور حوصلہ افزا تبصرے میرے لیے حاصل حیات کی حیثیت رکھتے ہیں۔

علامہ طالب جوہری جن کی علمیت کا سورج اس وقت آسمان شہرت کے نصف النہار پر ہے، عالمانہ نکتہ آفرینیاں اور محققانہ موشگافیاں ارباب فکر و فن کی توجہات کا مستقل طور پر مرکز بنی ہوئی ہیں اور ادبی حیثیت بھی اپنی جگہ مسلم ہے، ان کا ایک تنقیدی تبصرہ بھی شامل کتاب ہے۔ موصوف نے افکار و معانی کے باہمی رشتہ اور الفاظ و مفاہیم کے مخصوص تعلق کی بنیاد پر جن افکار کا اظہار فرمایا ہے وہ ادب شناس ذہنوں کے لیے یقیناً ایک نعمت غیر مترقبہ ہے۔

میں اپنے کرم فرماؤں کی ان حوصلہ افزا تحریروں کا تہہ دل سے ممنون ہوں۔

میرے کچھ احباب ایسے ہیں جن کا شکریہ ادا نہ کرنا استحقاق خلوص کو نظر انداز کرنے کے مترادف ہوگا۔ اسلام آباد کے پروفیسر حسن سجاد صاحب سید، شکیل اختر صاحب اور قبلہ و کعبہ مولانا منتظر عباس صاحب نقوی، جن کے خلوص محبت کی خوشبو میرے مشام جاں کو ہر وقت معطر رکھتی ہے میں ان کا تہہ دل سے اس لیے سپاس گزار ہوں کہ انہوں نے اس کتاب کے ایک حسین و دلکش نثری اقتباس کے



حصول میں کمال محبت و اخلاص کا اظہار فرمایا۔

کتاب ہذا کی طباعت و اشاعت کے سلسلہ میں برادرم سید اصغر عباس زیدی کی عملی جدوجہد کو بھی کسی قیمت پر نظرانداز نہیں کیا جاسکتا۔ انہوں نے نہایت والہانہ شوق، جانفشانی، انہماک، توجہ اور مسلسل دلچسپی سے کام لے کر اس کتاب کو عملی شکل دینے کے لیے شب و روز کام کیا۔ میرے پاس مناسب الفاظ نہیں ہیں کہ میں اس عزیز بھائی کے جذبہ محبت کا کماحقہ شکریہ ادا کرسکوں۔

آخر میں مجھے یہ بات عرض کرنی ہے کہ مجھے نہیں معلوم کہ فکر و فن کے تقاضے کیا ہیں، عظیم شاعری ذہن انسانی سے کیا مطالبہ کرتی ہے، حقائق کے درہائے شاہوار کی غواصی کے لیے کسی قسم کی تیز نگاہی کی ضرورت ہے اور محسوسات کو نظم کے قالب میں ڈھالنے کے لیے کیسی فنکارانہ چابک دستی درکار ہے، میں تو آئمہ معصومین علیہم السلام سے حسن عقیدت کو سرمایہ حیات سمجھتا ہوں اور مجھ سے جس طرح ہوسکا ہے میں نے اپنے اس لامحدود سرمائے کو استعمال کیا ہے۔

افسر عباس زیدی

Presented by www.ziaraat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

لفظوں میں معنی کی ایک وہ جہت ہوتی ہے جو معاشرہ معین کرتا ہے۔ اگر ہر لفظ کی مراد معاشرہ میں مجموعی طور پر معین نہ ہو تو انسانی فکر ایک دن بھی سانس نہیں لے سکتی۔ اس لیے ضروری ہے کہ سامع اور متکلم لفظ کی مراد پر متفق ہوں۔ افہام و تفہیم کا بین الاقوامی کاروبار ازل سے اس مراد معین کی بنیاد پر چل رہا ہے اور ابد تک چلتا رہے گا۔ دوسری جہت لغت نویسی سے معین ہوتی ہے جس میں استعمالات کو سامنے رکھ کر لفظ کے مختلف معانی جمع کر دیئے جاتے ہیں۔ اس کی تیسری جہت وہ ہوتی ہے جو شعرا' خطباء' انشاپرداز اور نثر نگار خود معین کرتے ہیں۔ چونکہ مذکورہ افراد اپنے مستعمل الفاظ کی لغت خود مرتب نہیں فرماتے اس لیے قاری یا سامع تک مفہوم کی پوری ترسیل (جیسا کہ وہ ہے) مشکل بلکہ ناممکن ہوتی ہے۔ یہی سبب ہے کہ دنیا کا کوئی ادب ہر قاری یا ہر سامع پر یکساں اثر نہیں ڈالتا۔ ایسی صورت میں کامیاب ترین فنکار وہ ہے جو قاری یا سامع کو اپنے استعمال کردہ لفظوں کی ان اقدار سے قریب تر کر دے جو اس نے خود معین کی ہیں۔



لفظ اور معنی کا چولی دامن کا ساتھ ہے لیکن الفاظ اور مضامین کا اجتماع آب و آتش کا اجتماع ہے۔ بہت سے مضامین اتنے نازک مزاج ہوتے ہیں کہ غیر مناسب الفاظ کو برداشت بھی نہیں کر سکتے اور بہت سے الفاظ اتنے سست گام ہوتے ہیں کہ مضامین کا ساتھ نہیں دے سکتے۔ لہٰذا کامیاب شاعری کی سب سے بڑی شرط ہی یہ ہے کہ نظم کئے جانے والے مضمون کے لیے مناسب ترین الفاظ کا انتخاب کیا جائے۔ مولانا افسر عباس زیدی عصر حاضر کے ان شاعروں میں ہیں جو اپنے مضامین کے لیے مناسب ترین الفاظ کا انتخاب بھی کرتے ہیں اور اپنے مصرعوں میں لفظون کی نشست و برخواست کو اس طرح معیّن کرتے ہیں کہ ان کی مراد اور ان کی قدر و قیمت قاری تک خودبخود منتقل ہونے لگتی ہے۔ ان کے دو مختلف قطعات اس کی بہترین مثال ہیں۔

رک گیا رودادِ اوصافِ جلی کہتے ہوئے
کیوں جھجکتا ہے ولی کو تو ولی کہتے ہوئے
جب اُسے مولائے کل تسلیم کرتا ہے تو پھر
موت کیوں آتی ہے تجھ کو یا علیؑ کہتے ہوئے

☆ ☆ ☆

Presented by www.ziaraat.com

نگاہ جس کی وسیع و بلند ہوتی ہے
فقط اُسی کی طلب بہرہ مند ہوتی ہے
دلِ نجس میں سمائی کبھی نہ حُبِّ علی
کہ یہ بہت سی نفاست پسند ہوتی ہے

اچھا شعر لکھنے کی سب سے اہم شرط یہ ہے کہ وہ کیفیت جو شعر کہلواتی ہے وہ شعر میں منتقل ہو جائے، مشہور شعر ہے:

ز فرق تا بقدم ہر کجا کہ می نگرم
کرشمہ دامنِ دل می کشد کہ جا اینجا است

اگرچہ یہ شعر حافظ کے اچھے اشعار میں شمار ہوتا ہے لیکن اس میں کیفیت کا صریح اور آشکارہ اظہار نہیں ہے جب کہ میر کا یہ شعر کیفیت کی پوری عکاسی کرتا ہے۔

سراپا پہ جس جا نظر کیجیے
وہیں عمر ساری بسر کیجیے

مذکورہ بالا معروضات کی روشنی میں جہاں مضمون لطیف اور نادر ہو الفاظ اس مضمون کی ادائیگی کے لیے پوری طرح چوکس ہوں اور قاری تک وہ کیفیت بھی منتقل ہو رہی ہو جو شاعر پر خود شعر کہتے وقت طاری تھی۔ اس شعر



کے اچھے ہونے میں کوئی کلام نہیں۔ مولانا افسر عباس زیدی کے جتنے قطعات کو مجھے مختلف اوقات میں سننے کی عزت حاصل ہوئی ہے۔ ان میں بیشتر پر یہ تعریف صادق آتی ہے۔ اس کی بہترین مثال ان کا یہ قطعہ ہے۔

علاجِ رنج و محن لا الہ الا اللہ
سکونِ روح و بدن لا الہ الا اللہ
حسینؑ ابن علیؑ کے کرم سے قائم ہے
بنائے اشہد ان لا الہ الا اللہ

بنائے لا الہ تو بہت سے فارسی اور اردو کے شعراء نے نظم کیا ہے لیکن پورا جملہ پوری خوب صورتی کے ساتھ اس قطعہ کے علاوہ کہیں نہیں ملتا۔

یوں تو شعروں میں ہر وہ بات ہوتی ہے جو ہونی چاہیے لیکن بعض شعر اپنی بعض خصوصیات کے سبب پہچانے جاتے ہیں اور وہی خصوصیات ان کی وجہ شہرت بن جاتی ہے۔ دہلی مرحوم زبان کا شہر تھا اور لاہور جذبوں کا شہر ہے۔ مولانا افسر عباس دہلی کے رہنے والے ہیں اور لاہور کے باشندے ہیں، ان کی یہی جغرافیائی نسبتیں ان کی شاعری کی رمز ہیں۔ زبان اور جذبہ کے امتزاج سے جتنی بھرپور شاعری مولانا کے قطعات میں ملتی ہے وہ کم نظیر ہے۔

افسر عباس زیدی کا علمی اور ادبی پس منظر اس اعتبار سے بہت دقیع ہے کہ وہ اپنے عہد کے معروف نوحہ نگار میر متین اعلی اللہ مقامہ کے پروتے اور

Presented by www.ziaraat.com

صاحب طرز خطیب مولانا اکبر عباس زیدی اعلی اللہ مقامہ کے صاحب زادے ہیں لیکن اگر یہ نسبتیں نہ بھی ہوتیں تب بھی ان کی علمی اور ادبی ساکھ قائم رہتی اس لیے کہ جس شخص نے چار ہزار سے زائد قطعات لکھے ہوں' ان کے علاوہ دیگر اصناف سخن میں بھی معتدبہ ذخیرہ اشعار کا حامل ہو' صاحب منبر بھی ہو اور عربی و فارسی کا متبحر بھی ہو اس کے لیے وصف اضافی کسی اہم افتخار کا سبب نہیں ہو سکتا --------- مگر یہ کہ پیشہ آباء سے نسبت روایت پسندی کا ایک صحت مند رجحان ہے۔

حق تو یہ تھا کہ مولانا افسر عباس زیدی کے کلام اور محاسن کلام پر بھرپور تبصرہ کیا جاتا لیکن یہ چند سطریں ارتجالا اس لیے تحریر کی گئیں کہ مولانا کی دوسری کتاب زیر طبع ہے اور میری ان چند سطروں کو اس کتاب میں شامل ہونا ہے۔ آخر کلام میں' میں اپنے معروضات کو اس جملے پر تمام کرنا چاہتا ہوں کہ میرے لیے تعجب کا مقام ہے کہ مولانا کی دینی حیثیت ان کی شاعری پر اثرانداز نہیں ہوئی اور نہ ان کی شاعری نے ان کی دینی حیثیت پر سایہ ڈالا اگر مولانا کی ریش مطہران کی شاعری کی زلف پر پیچ سے الجھ جاتی تو ادب اتنی بھرپور اور دلکش شاعری سے محروم ہو جاتا۔

طالب جوہری



# تقریظ

مولانا افسر عباس کے یہ قطعات آنحضرت صص اور اہل بیت ؑ کے ساتھ بے پناہ عقیدت بلکہ عشق کی تخلیق ہیں اور یہ امر طے 'کہ جب فن کار کا عشق اظہار پاتا ہے تو فن ظہور پذیر ہوتا ہے۔ بلاشبہ دینی شخصیات و موضوعات پر شعر کہتے ہوئے' فن کی بخشی ہوئی متعدد سہولتوں اور خوب صورتیوں سے دست کش ہونا پڑتا ہے اور حد ادب' شاعر کو زیادہ کھل کر کہنے اور آگے بڑھنے نہیں دیتی۔ مگر مولانا افسر عباس کے یہ قطعات اس حقیقت کا ثبوت ہیں کہ ایک معینہ حد ادب کے اندر رہ کر بھی عقیدت کے شائستہ اظہار سے فن تخلیق کیا جا سکتا ہے جسے یقین نہ آئے وہ یہ قطعات پڑھ لے۔

احمد ندیم قاسمی

Presented by www.ziaraat.com

# تقریظ

مستجاب دعاؤں کی طرح باریاب لفظ بھی اپنی ایک جداگانہ شناخت اور ایک علیحدہ تشخص رکھتے ہیں۔ یہ وہ منزل ہے، جہاں کلام کرنے والا بھی پہچانا جاتا ہے۔

کون نہیں جانتا کہ مداحِ ممدوحِ رسول کی منزلیں کیسی مشکل منزلیں ہیں مگر افسر عباس زیدی کے کلام کو دیکھئے تو خیال آتا ہے کہ کیا عجب ہے کہ خود نگاہ قنبر نواز کے اشارہ خاص پر یہ توفیق ارزانی ہوئی ہو۔ ایک ایک لفظ محمد و آل محمد کی محبت میں ڈوبا ہوا۔ زبان دل کی رفیق ہو تو بیان خودبخود اخلاص ایمانی کی آئینہ داری کرنے لگتا ہے۔ شگفتہ و شائستہ خیال، شستہ و بستہ زبان میں، ایسی خوش اسلوبی سے آمیز ہوئے ہیں کہ سننے یا پڑھنے والا کمال فن کی داد دیئے بغیر نہیں رہ سکتا۔

خم خانہ مودت و محبت کا سرشار و وارفتہ قلم، بارگاہ ولایت میں حاضری و حضوری کے اسرار و رموز اور آداب و رسوم سے بخوبی آگاہی رکھتا ہے اور جانتا ہے کہ خطیب منبر سلونی اور صاحب نہج البلاغہ کے دربار میں نذر گزاری کے تقاضے کیا ہیں۔



خداوند علی و اعلیٰ ان کے نذرانہ عقیدت کو قبول فرمائے اور سرچشمہ خیر کثیر سے سیرابی ان کا مقدر کر دے۔

افتخار عارف

Presented by www.ziaraat.com

# مولانا افسر عباس کی قطعہ نگاری

## (صنف قطعہ نگاری میں ایک انقلابی قدم)

مولانا افسر عباس کی قطعہ نگاری پر کچھ عرض کرنے سے قبل ضروری سمجھتا ہوں کہ ایک دو جملے صنف قطعہ نگاری کے بارے میں عرض کر دوں۔ پہلی بات تو یہ ہے کہ قطعہ نگاری میں یہ قطعی ضروری نہیں ہے کہ قطعہ کے صرف چار مصرعے ہوں اور یہ بھی ضروری نہیں کہ قطعہ کے پہلے دونوں مصرعوں میں ردیف و قافیہ کی پابندی کی جائے۔ یہ پابندی تو رباعی کے لیے ضروری ہے لیکن مولانا افسر عباس کے قطعوں میں اس پابندی کی باقاعدہ پابندی کی گئی ہے یعنی ان کے قطعات چار مصرعے والے بھی ہوتے ہیں اور ان کے پہلے دو مصرعے ہم قافیہ و ہم ردیف بھی۔ گویا ایک طرح سے مولانا افسر عباس کے یہ قطعات اپنی خو بو میں یعنی معنویت کے لحاظ سے رباعی کے ساتھ بہت مشابہت رکھتے ہیں۔ ان قطعات میں رُباعی کی ایک اور خصوصیت ہے جس کا افسر عباس صاحب نے پورے شعور کے ساتھ خیال ہی نہیں رکھا بلکہ اس پابندی کو نبھانے کا بڑا ٹھاٹ دار انتظام و اہتمام بھی کیا ہے یعنی جس طرح رباعی کا آخری یعنی چوتھا مصرع بہت زوردار ہوتا ہے اسی طرح مولانا افسر عباس کے قطعات کا



چوتھا مصرع بھی صرف بہت زوردار ہی نہیں ہوتا بلکہ قیامت خیز بھی ہوتا ہے۔ یہ تو تھی مولانا کے قطعات کی ہیئت FORM کے اعتبار سے ایک بھرپور صورت حال۔

اب ان قطعات کی معنوی خوبیاں بھی ملاحظہ ہوں۔ پہلی معنوی خوبی ان قطعات کی زبان ہے۔ مولانا دلی کی ٹھیٹ لیکن ٹکسالی زبان استعمال کرتے ہیں اور زبان کی یہ خصوصیت چوتھے مصرع میں آکر تو بالکل واضح ہو جاتی ہے لیکن مولانا کے قطعات کے چوتھے مصرع میں زبان کی خوبی کے ساتھ ساتھ بیان کی خوبی بھی بے نقاب ہو جاتی ہے۔ مگر اس آن بان کے ساتھ کہ آپ کو یوں لگتا ہے جیسے یکایک سورج نکل آیا ہے اور کبھی کبھی تو سورج کے طلوع ہونے کا یہ منظر ہمیں نصف النہار کا نظارہ بھی کرا دیتا ہے۔ آدمی کے پسینے چھوٹ جاتے ہیں۔ وہ ہکا بکا ہو کر رہ جاتا ہے۔ بغور دیکھا جائے تو مولانا کے قطعات کا چوتھا مصرع قاری اور سامع کو ایک دو نہیں ان گنت کیفیات سے بہرہ مند کرتا ہے۔ کبھی خوشی، کبھی حیرت، کبھی انقلاب، کبھی اضطرار۔ ابھی سرمستی کا عالم ہے تو ابھی خردمندی اور ہوشمندی کے اجالوں نے دل و دماغ کو بقعہ نور بنا ڈالا ہے۔ ابھی استعجاب کی صورت ہے تو دوسرے ہی پل میں اطمینان کی فضا اپنا وسیع دامن پھیلائے سامنے آموجود ہوتی ہے۔

علاوہ ازیں ان قطعات میں جوش اور ولولہ کا تو یہ عالم ہے کہ وہ آدمی

Presented by www.ziaraat.com

سے سنبھالے نہیں سنبھلتا۔ یوں معلوم ہوتا ہے کہ ہم ذوق و شوق کے میدان میں مسلسل تگ و دو کی پرجہد کیفیات سے گزرتے چلے جا رہے ہیں۔ ان قطعات کے مطالعہ سے آدمی نہ صرف روحانی طور پر خود کو آسمانوں میں اڑتا ہوا محسوس کرتا ہے بلکہ اسکا جسم بھی بیک وقت ہفت افلاک کی سیر کرتا ہوا نظر آتا ہے۔

میں سمجھتا ہوں کہ مولانا افسر عباس زیدی نے اپنے ولولہ انگیز مزاج کے مطابق اپنے انداز کی قطعہ نگاری جو منتخب فرمائی ہے وہ بہت ہی مناسب ہے۔ یوں دیکھئے تو یہ صنف قطعہ نگاری بھی ایک انقلابی قدم ہے جو مولانا نے اٹھایا ہے اور وہ اس میں پوری طرح کامیاب بھی ہوئے ہیں۔ اگرچہ مولانا نے ان قطعات کو صنف رباعی کے بہت قریب پہنچا دیا ہے لیکن ہمارے خیال میں اگر مولانا نے رباعی نہیں کہی تو بہت اچھا کیا کہ رباعی کے اوزان مولانا کی پرجوش طبیعت کے جلالی انداز کو برداشت نہیں کرسکتے تھے اور پھر جب آپ کو قطعات ہی میں رباعی کا ایک خاص لطف آ رہا ہو تو پھر کیا ضروری ہے کہ آپ رباعی کے آہستہ رو اوزان کے چکر میں اپنے آپ کو ڈالیں۔

آخری بات یہ ہے کہ مولانا کے یہ قطعات آپ کو جوش اور ولولے کے عالم ہی میں نہیں لے جاتے، فکر و نظر کی فضاؤں کی بھی رنگ برنگی سیر کرواتے ہیں۔ اس طرح رباعی کے فکری پہلو کا ازالہ بھی ان قطعات میں نہایت



خوب صورتی سے ہو جاتا ہے اور ہم ان قطعات کو پڑھ کر اپنے دل و دماغ کو خوب سرسبز و شاداب کرنے میں کامیاب ہوتے ہیں۔ میں نے جان بوجھ کر روایتی انداز میں ان قطعات میں سے بطور مثال چند قطعات اس لیے پیش نہیں کئے کہ ان میں ہر ایک قطعہ ایسا ہے جس کو مثال کے طور پر پیش کیا جائے اس لیے میں نے یہ مناسب سمجھا کہ آپ خود ان کے مطالعہ سے بہرہ ور ہوں اور میری صداقت بیان کی تائید فرمائیں۔

مشکور حسین یاد

Presented by www.ziaraat.com

# مدح

## حضرت سرکار دو عالم



اُنہی کے نور سے روشن یہ چاند تارے ہیں
اُنہی کے واسطے یہ اہتمام سارے ہیں
کتاب و مصحف و عرش و سراج و لوح و قلم
یہ سب جمالِ محمدؐ کے استعارے ہیں

☆ ☆ ☆

رہِ وفا کے نبی اولین سالک ہیں
خدائے پاک کے محبوب مع ذالک ہیں
نہیں ہے چیز کوئی ان کی مِلک سے باہر
ہر ایک شے کے بحکمِ خدا وہ مالک ہیں

☆ ☆ ☆

جھلک ہے نورِ نبی کی فلک نشینوں میں
ہے اُن کا عکس عیاں اِن کی بھی جبینوں میں
نہیں ہیں صرف ستارے ہی فیض یاب اُن سے
یہ مہر و ماہ بھی ہیں اُن کے خوشہ چینوں میں

☆ ☆ ☆

Presented by www.ziaraat.com

نور رکھا، روشنی رکھا کہ ھالہ رکھ دیا
تھی بلندی سے جو نسبت نام اعلیٰ رکھ دیا
درحقیقت مصطفیٰؐ کے جسم کا سایہ تھا وہ
نام جس کا اہلِ دنیا نے اجالا رکھ دیا

☆☆☆

بے کار ہے سوال ہی اُن کے جواب کا
وہ ہیں مجسمہ کرمِ بے حساب کا
دنیائے ممکنات میں سب کچھ سہی مگر
ہمسر نہیں ہے کوئی رسالت ماب کا

☆☆☆

اُنہی کے صدقہ میں چشمے کرم کے جاری ہیں
اُنہی کا فیض ہے یہ برکتیں جو ساری ہیں
وہ قدسیانِ فلک ہوں کہ جن و اِنس و مَلک
درِ رسولِ خدا کے سبھی بھکاری ہیں

☆☆☆



نبیؐ کے فیض سے دنیائے ممکنات بنی
غم و نشاط بنے موت اور حیات بنی
اُنہی کے صدقہ میں پیدا ہوئے ہیں جن و بشر
یہ سب اُنہی کا کرم ہے جو کائنات بنی

☆☆☆

وہی تو منظرِ ہستی کو ہیں سنوارے ہوئے
اُنہی کے رخ پہ سے صدقہ ہیں یہ اتارے ہوئے
جمالِ نورِ محمدؐ کے خوشہ چیں ہیں تمام
یہ کہکشاں ہوئی، سورج ہوا، ستارے ہوئے

☆☆☆

جو عکسِ رخ تھا اُسے آفتاب کہتے ہیں
وہ خاکِ پا ہے جسے ماہتاب کہتے ہیں
ہے ایک قطرہ پسینے کا وہ محمدؐ کے
جسے ہم اپنی زباں میں گلاب کہتے ہیں

☆☆☆

Presented by www.ziaraat.com

نگاہِ اہلِ خرد میں وہ ارجمند ہوا
جو اُن کا ہوگیا حق کو وہی پسند ہوا
محمدؐ عربی کے حضور اے افسرؔ
جھکا جو جتنا وہ اتنا ہی سر بلند ہوا

☆ ☆ ☆

حق کی نظر میں اُن کی اہم لاج ہو گئی
اور حیثیت بلند بہت آج ہو گئی
جو لفظ صَرف ہوگئے مدحِ حضورؐ میں
سچ پوچھئے تو ان کو بھی معراج ہو گئی

☆ ☆ ☆

ذات جس کی وجہِ خلقِ عالمِ ایجاد ہو
جس کے صدقہ میں جہانِ کن فکاں آباد ہو
اس کو یہ جبریل کیا آکر پڑھائے گا سبق
جس کے شاگردوں میں خود جبریل کا استاد ہو

☆ ☆ ☆



کبھی امام، کبھی وہ رسولؐ ہوتا ہے
پیام حق کا اُسی سے وصول ہوتا ہے
بشر کی شکل میں آتا ہے آسمان سے وہ
کلامِ پاک کا یوں بھی نزول ہوتا ہے

☆ ☆ ☆

سرکار کا جہان میں ہمسر نہیں کوئی
ہم پایہ برادرِ حیدر نہیں کوئی
سچ تو یہ ہے کہ کارگہِ کائنات میں
رتبہ میں مصطفیٰؐ کے برابر نہیں کوئی

☆ ☆ ☆

دل پر تیرے انوار کی بارش ہو جائے
خاصانِ الٰہی کی نوازش ہو جائے
آغوش میں لے لے تجھے خود رحمتِ حق
حاصل جو محمدؐ کی سفارش ہو جائے

☆ ☆ ☆

Presented by www.ziaraat.com

پائے مولائے جہاں حق کی قسم چومے ہیں
قدمِ حضرت سلطانِ امم چومے ہیں
فخریہ کہتی ہوئی منزل معراج آئی
میں نے سرکارِ دو عالم کے قدم چومے ہیں

☆☆☆

جس کے ساحل کا کسی رخ سے اشارہ نہ ملے
ختم ہوتا ہوا اُس کا کہیں دھارا نہ ملے
ذاتِ پیغمبرِ اسلام ہے وہ بحرِ علوم
عقل انساں کو کہیں جس کا کنارہ نہ ملے

☆☆☆

چشمِ ایماں کو محمدؐ یہ دکھا دیتے ہیں
اپنے قدموں کے تصّرف کا پتہ دیتے ہیں
عرش ہی کو وہ بناتے نہیں بس فرش اپنا
فرش پہ چل کے اسے عرش بنا دیتے ہیں

☆☆☆



آپ کے عرفان ہی کا حق پسندی نام ہے
ہوش مندی، ارجمندی، عقلمندی نام ہے
وہ جگہ کہلائی پستی جو رہی قدموں سے دور
اور جہاں پہنچے حضور، اس کا بلندی نام ہے

☆☆☆

یہ بات کہنے سب اہلِ نوشت و خواند لگے
کہ اس کے سامنے سارے چراغ ماند لگے
بنا گئی اسے پرنور خاکِ پائے نبیؐ
کرم ہے ان کا جو سورج کو چار چاند لگے

☆☆☆

شانِ خرامِ ناز دکھاتے چلے گئے
تابانیوں کو ان کی بڑھاتے چلے گئے
قدموں سے اپنے منزلِ معراج میں رسول
تاروں کو چار چاند لگاتے چلے گئے

☆☆☆

Presented by www.ziaraat.com

کب ذاتِ محمدؐ کی بلند آج ہوئی ہے
یہ روزِ ازل دہر کی سرتاج ہوئی ہے
سچ پوچھئے تو چوم کر ان کے قدمِ پاک
خود منزلِ معراج کو معراج ہوئی ہے

# مدح

## حضرت علیؑ

Presented by www.ziaraat.com

معترف قرآن کا ایک ایک سورہ ہو گیا
اہتمامِ ردِّ ہر اجماع و شوریٰ ہو گیا
حیدرِ صفدر ہوئے پیدا تو کعبے نے کہا
آج میرا مقصد تعمیر پورا ہو گیا

☆☆☆

ادنیٰ سے بیاں رتبہ عالی نہیں ہوتا
مدّاح علیؑ کا کبھی غالی نہیں ہوتا
لفظوں سے ادا کیسے ہو تعریف علیؑ کی
کوزوں سے سمندر کبھی خالی نہیں ہوتا

☆☆☆

کس کو پیاسا تو کسے چشمہِ جاری سمجھوں
سخت حیران ہوں کیا خالقِ باری سمجھوں
سامنے چہرہِ حیدر کے ہے فرقانِ کریم
کس کو قرآن بتاؤں کسے قاری سمجھوں

☆☆☆



نمایاں دل کے احساسات کی تصویر کرتے ہیں
وفا کا نقش لوحِ سنگ پر تحریر کرتے ہیں
امیرالمومنین ہوتا ہے بس وہ ایک خوش قسمت
زچہ خانے کو جس کے دو نبی تعمیر کرتے ہیں

☆☆☆

حق کا حقیقتاً مجھے حامل بنا دیا
محفل میں وجہِ رونقِ محفل بنا دیا
پیدا ہوئے علیؑ تو یہ بولا خدا کا گھر
تو نے مجھے طواف کے قابل بنا دیا

☆☆☆

قائل نہ صرف میرے قلم کا کُمیتؒ ہے
کہتا ہر ایک آج یہ دشمن سمیت ہے
خالق کا جو ولی تھا وہ کعبہ میں آگیا
اترا ہے بیت میں یہ کوئی اہلِ بیتؑ ہے

☆☆☆

Presented by www.ziaraat.com

اگرچہ اُس سے تجھے بغض ہے کدورت ہے
مگر وہ دین کی سب سے اہم ضرورت ہے
ہے اس کے رخ کی زیارت عبادتِ خالق
خبر ہے کچھ کہ علیؑ کتنا خوب صورت ہے

☆ ☆ ☆

نہ دیکھا تونے کہ اُس سے تجھے کدورت ہے
وگرنہ وہ تو عیاں آئینے کی صورت ہے
علیؑ کے حقِ خلافت کو ماننے کے لئے
ذرا سے جذبۂ انصاف کی ضرورت ہے

☆ ☆ ☆

مختلف اجزا نہیں پورا شمارہ پڑھ لیا
نقطہ نقطہ' سورہ سورہ' پارہ پارہ پڑھ لیا
چہرہ حیدر تو کیا آیا نظر یوں جانئے
دم زدن میں آپ نے قرآن سارا پڑھ لیا

☆ ☆ ☆



دل اِن کا مقابل کی طرف بڑھتا تھا
اور جوش عقیدت کا اُسے چڑھتا تھا
جب سامنے آتا تھا علیؑ کے قرآن
معلوم نہیں کون کسے پڑھتا تھا

☆ ☆ ☆

ایک تو ہے مصحفِ حق جو سراپا ہوش ہے
دوسرا انساں ہے جو مصحف سے ہم آغوش ہے
ہے کلامِ پاک اور حیدر میں بس اتنا سا فرق
ایک ہے قرآنِ ناطق دوسرا خاموش ہے

☆ ☆ ☆

تجھے بھی پھر شعورِ جذبۂ انصاف ہو جائے
تیرا دل بھی مثالِ آئینہ شفاف ہو جائے
علیؑ کے عشق سے چھٹتے ہیں بادل بت پرستی کے
نکل آئے جو یہ سورج تو مطلع صاف ہو جائے

☆ ☆ ☆

Presented by www.ziaraat.com

اِسی آئینے میں شفاف نظر آتا ہے
رخ حقیقت کا بہت صاف نظر آتا ہے
خود پیمبر جسے فرمائیں وہی ہے نائب
اک یہی پہلوئے انصاف نظر آتا ہے

☆☆☆

مئے نفاق سے جو شخص مست ہوتا ہے
بلند بھی نظر آئے تو پست ہوتا ہے
علیؑ کے غیر کو دیکھے جو چشمِ الفت سے
وہ حق پرست نہیں بت پرست ہوتا ہے

☆☆☆

سر وہ نغماتِ موده پہ نہیں دُھن سکتا
اور گل ہائے کمالات نہیں چُن سکتا
ہے منافق کی یہ پہچان کہ ٹھنڈے دل سے
میرے مولا کی وہ تعریف نہیں سُن سکتا

☆☆☆



تبلیغ کے شعبے میں سبکدوش رہا ہے
تنہا سببِ تکملۂ ہوش رہا ہے
پر لائے کہاں سے وہ لب و لہجۂ حیدر
قرآن بھی کچھ سوچ کے خاموش رہا ہے

☆☆☆

دستِ حق سے مئے عرفاں کا سبو لیتا ہوں
لذت مے کدۂ عالمِ ھُو لیتا ہوں
جب میرے سامنے ہو نقشِ کفِ پائے علیؑ
فرش پہ بیٹھ کے میں عرش کو چھو لیتا ہوں

☆☆☆

فضائے گلشنِ جنت کی سیر چاہتا ہے
اور احترامِ علیؑ کے بغیر چاہتا ہے
علاج کرلے کچھ اِس اپنی شر پسندی کا
بروزِ حشر اگر اپنی خیر چاہتا ہے

☆☆☆

Presented by www.ziaraat.com

صہبا ہے کسی بزم کی، پیمانہ کہیں کا
سرخی ہے کہیں اور کی، افسانہ کہیں کا
حیدر کا محب اور فدائے رخِ اغیار
پھر بنتا بھی ہشیار ہے، دیوانہ کہیں کا

☆☆☆

با وصفِ کمالِ ہمہ دانی نہیں آتے
ذہنوں میں مفاہیمِ نہانی نہیں آتے
حق مدحتِ حیدر کا ادا ہو بھی تو کیونکر
الفاظ کے قابو میں معانی نہیں آتے

☆☆☆

منفرد صاحبِ توقیر کسے کہتے ہیں
حامل قدرتِ تحریر کسے کہتے ہیں
لکھ کے محشر میں جو پروانہِ جنت دے دے
اور پھر کاتبِ تقدیر کسے کہتے ہیں

☆☆☆



زباں سے نامِ علیؑ بالعموم لیتا ہوں
سکون میں سرِ بابِ علوم لیتا ہوں
خیال جب بھی مجھے مرتضیٰ کا آتا ہے
نجف کی خاک تصور میں چوم لیتا ہوں

☆☆☆

میں رسمِ مہر و محبت کو عام کر دوں گا
تمام اہلِ جفا کو تمام کر دوں گا
علیؑ علیؑ کی صدائے حلال سے اکثر
مقصرین کا جینا حرام کر دوں گا

☆☆☆

جاں بلب، کیف بہ دل، فرق بکف، جاتا ہوں
اک نئی شان سے مولاؑ کی طرف جاتا ہوں
لوگ سنتا ہوں مہینوں میں پہنچتے ہیں وہاں
میں تو ہر سانس میں سو بار نجف جاتا ہوں

☆☆☆

Presented by www.ziaraat.com

شہرِ یثرب سے بصد عزّ و شرف جاتا ہے
کربلا ہوتا ہوا سُوئے نجف جاتا ہے
بند آنکھیں کئے تو اس پہ چلا جا اے دوست
ہاں یہی راستہ جنت کی طرف جاتا ہے

☆☆☆

اُنہی کے حکم سے نبضِ حیات چلتی ہے
اُنہی کے گرد کرم کی برات چلتی ہے
وہ جس کو چاہتے ہیں اذنِ خلد دیتے ہیں
وہاں بھی میرے ہی مولاؑ کی بات چلتی ہے

☆☆☆

جو راز آشکار ہوا اِنَّمَا کے بعد
سمجھا ہوں میں تصّرفِ فکرِ رسا کے بعد
اللہ اور علیؑ میں بس اتنا سا فرق ہے
وہ مصطفیٰ سے پہلے ہے، یہ مصطفیٰ کے بعد

☆☆☆



بلند اپنا جہاں میں مقام کرتا جا
زمیں پہ رہ کے فلک پر خرام کرتا جا
درود پڑھ کے تصوّر میں لا فضائے نجف
پھر اُس کو جھک کے ادب سے سلام کرتا جا

☆☆☆

تن میں ہے جتنا زور وہ سارا لگائیے
اور ساتھیوں کو کرکے اشارہ لگائیے
پھر بار بار مردِ مقصّر کے سامنے
مولا علیؑ کے نام کا نعرہ لگائیے

☆☆☆

لے کے جو بغضِ شہنشاہِ نجف جاتا ہے
ہو کے دنیا سے وہ محروم شرف جاتا ہے
اُس کی منزل کے تعیّن میں تذبذب کیسا
صاف ظاہر ہے جہنم کی طرف جاتا ہے

☆☆☆

Presented by www.ziaraat.com

یاد درسِ شوق کا ہر حرف ہونا چاہیے
وقت سارا معرفت میں صَرف ہونا چاہیے
ہاتھ آ جاتی ہے فوراً نعمتِ حُبِّ علیؑ
آدمی تھوڑا سا عالی ظرف ہونا چاہیے

☆☆☆

رُک گیا رودادِ اوصافِ جَلی کہتے ہوئے
کیوں جھجکتا ہے ولی کو تو ولی کہتے ہوئے
جب اُسے مولائے کُل تسلیم کرتا ہے تو پھر
مَوت کیوں آتی ہے تجھ کو یا علیؑ کہتے ہوئے

☆☆☆

بلند جو ہوں، وہ پستی سے مَس نہیں رکھتے
جو گُل ہوں وہ طلبِ خار و خس نہیں رکھتے
سوا ہو تختِ سلیمانؑ سے بوریا جن کا
وہ اقتدار کی دل میں ہَوس نہیں رکھتے

☆☆☆



نہیں، کہ کرکے، کسی کو شریک دیتا ہے
اکیلے دم پہ جو دیتا ہے ٹھیک دیتا ہے
اُسے حریصِ خلافت بتاتا ہے غافل
جو سلطنت کی سلیمانؑ کو بھیک دیتا ہے

☆☆☆

نگاہ جس کی وسیع و بلند ہوتی ہے
فقط اُسی کی طلب بہرہ مند ہوتی ہے
دلِ نجس میں سمائی کبھی نہ حُبِّ علیؑ
کہ یہ بہت ہی نفاست پسند ہوتی ہے

☆☆☆

پامال کبھی عقل کی سرحد نہیں کرتے
تائیدِ نظامِ روشِ بد نہیں کرتے
ایمانِ مجسّم ہی سے بس پاتے ہیں خیرات
اسلام فروشوں کی خوشامد نہیں کرتے

☆☆☆

Presented by www.ziaraat.com

کم ظرف کو "سہوا" بھی پکارا نہیں کرتے
احساس کی توہین گوارہ نہیں کرتے
ممنونِ کرم ہیں، تو امیرِ دو جہاں کے
محتاج کے ٹکڑوں پہ گزارہ نہیں کرتے

☆☆☆

آ اِدھر، منزلِ مقصود کو پانے کے لئے
ورنہ رہ جائے تو ٹھوکریں کھانے کے لئے
جستجو گر ہے محمدؐ کی تو چل سُوئے علیؑ
تجھ کو مل جائے گا در شہر میں جانے کے لئے

☆☆☆

تلاشِ حق کی طلب بھی عجیب ہوتی ہے
یہ ہو تو منزلِ عرفاں قریب ہوتی ہے
ہر ایک کو نہیں ملتی متاعِ حُبِّ علیؑ
کسی کسی کو یہ نعمت نصیب ہتی ہے

☆☆☆



جِلَو میں لے کے اِک کیفیتِ اعجاز آئے گی
دِکھانے پختگیِ عشق کا انداز آئے گی
تو مجھ کو روکتا ہے یاعلیؑ کہنے سے جیتے جی
مری خاکِ لحد سے بھی یہی آواز آئے گی

☆☆☆

فائدہ کچھ بھی نہ ہو گرچہ مگر ٹکرانا
اور ہر بار بہ اندازِ دِگر ٹکرانا
ڈھونڈنا احمدِ مرسل کا بغیرِ درِ علم
ایسا ہے جیسا کہ دیوار سے سر ٹکرانا

☆☆☆

چشم بینا چاہیے ہے ظرفِ عالی چاہیے
معرفت کے واسطے ذوقِ مثالی چاہیے
نور سے محروم کیا دیکھے جمالِ مرتضیٰ
حق شناسی کے لیے روشن خیالی چاہیے

☆☆☆

Presented by www.ziaraat.com

علی کے عشق میں حال اپنا غیر کرتا ہوں
ہوں چونکہ دشمنِ شر کارِ خیر کرتا ہوں
ہمیشہ رہتا ہے پیشِ نظر دیارِ نجف
میں اس جہاں میں بھی جنت کی سیر کرتا ہوں

☆ ☆ ☆

ختم فورا" خواہشِ عزّ و شرف کر دیجئے
آپ ہی اپنی بضاعت کو تلف کر دیجئے
یا تو دل میں عشقِ حیدر کو بسا لیجئے حضور
یا خیالِ مغفرت کو برطرف کر دیجئے

☆ ☆ ☆

گُہر ہوں وہ کہ میں اپنے صدف میں رہتا ہوں
بڑے مزے سے حصارِ شرف میں رہتا ہوں
تصورِ درِ مشکل کُشا کے صدقہ میں
کہیں بھی جاؤں میں شہرِ نجف میں رہتا ہوں

☆ ☆ ☆



زباں سے نامِ شہِ ذوالفقار لیتا ہوں
ولی کا اسمِ حُسیں بار بار لیتا ہوں
کسی بلا کا ہو جیسے ہی سامنا افسر
میں اپنے مولا کو فورا" پکار لیتا ہوں

☆ ☆ ☆

آ رہی ہے جو مصیبت اس کو رُد فرمائیے
اور غلامی کی عطا مجھ کو سند فرمائیے
اک دفعہ تو ساتھ میرے بات یہ کہہ کر تو دیکھ
یا علیؑ مشکل کُشا میری مدد فرمائیے

☆ ☆ ☆

نہ تخت رکھتے ہیں کوئی نہ تاج رکھتے ہیں
وقارِ حق کی مگر پھر بھی لاج رکھتے ہیں
جو خسروانِ جہاں کو نصیب ہو نہ سکے
قلندرانِ علی وہ مزاج رکھتے ہیں

☆ ☆ ☆

Presented by www.ziaraat.com

یک لخت گلِ حُسنِ عمل کھلتا ہے
اور غنچۂ پیمانِ ازل کِھلتا ہے
ہے مدحتِ حیدر وہ نسیم سحری
جس سے دلِ مومن کا کنول کِھلتا ہے

☆☆☆

پہلے دِل کو عشقِ علمِ بُوترابی چاہیے
بعد اس کے خواہشِ حکمت مآبی چاہیے
اِستفادہ کیجئے کچھ بابِ حکمت سے حضور
آپ کو گر نعمتِ حاضر جوابی چاہیے

☆☆☆

ہر فیصلۂ اہلِ خرد مان رہا ہوں
اور حق کے مقامات کو پہچان رہا ہوں
کیوں گوہرِ مقصود مرے ہاتھ نہ آئے
میں خاک سرِ دشتِ نجف چھان رہا ہوں

☆☆☆



وَلی کے عشق میں دل جس کا چاک ہوتا ہے
وُہی تو جُملہ نقائص سے پاک ہوتا ہے
اُسی کے ذرّوں کو کہتے ہیں اہلِ حق اکسیر
نجف میں جا کے جو پیوندِ خاک ہوتا ہے

☆☆☆

بُھلا کے ذہن سے فرمائشِ رسولؐ گئی
اَہم تھی جس کی محبت اسی کو بُھول گئی
نہ مستفیض ہوئی بابِ علمِ احمد سے
قسم خدا کی تری زندگی فضول گئی

☆☆☆

شہِ نجف کے جو قدموں کی دُھول ہوتے ہیں
وہ ذرّے ہی تو حقیقت میں پھول ہوتے ہیں
جو معتقد نہیں اس کے تو خود کو اُن سے بچا
کہ ایسے لوگ نہایت فضول ہوتے ہیں

☆☆☆

Presented by www.ziaraat.com

بصد خلوص و خضوع و خشوع ہوتا ہے
اک حصّہ دن کا دوبارہ شروع ہوتا ہے
بحکمِ حیدرِ کرّار سمتِ مغرب سے
جو چھپ گیا تھا وہ سورج طلوع ہوتا ہے

☆ ☆ ☆

بابِ شرفِ مرتضوی کھول رہا ہوں
جانے کے لیے خُلد میں پر تول رہا ہوں
رضوانِ جنان میرے لیے قصر سجاؤ
میں بندۂ درگاہِ نجف بول رہا ہوں

☆ ☆ ☆

جو دل شعور کا روشن چراغ ہوتا ہے
علیؑ کی مدح سے وہ باغ باغ ہوتا ہے
پسند کرتا ہے خوشبو ہمیشہ اے افسرؔ
وہ آدمی جو صحیح الدماغ ہوتا ہے

☆ ☆ ☆



اُس کو طلبِ حق کا طریقہ نہیں آتا
حل کرتا ہوا وہ یہ دقیقہ نہیں آتا
مرتا نہیں جو حُسنِ شہنشاہِ نجف پر
اس شخص کو جینے کا سلیقہ نہیں آتا

☆ ☆ ☆

دینِ اسلام کے ہمدرد کا دیوانہ ہوں
مردِ میداں جو ہے اس فرد کا دیوانہ ہوں
بزدلوں کی تجھے تعریف مبارک اے دوست
میں تو اک مرد ہوں اور مرد کا دیوانہ ہوں

☆ ☆ ☆

وہ اس پہلو سے بھی مفہومِ صف آرائی لیتا ہے
اور اس کے ساتھ درس ناصیہ فرسائی لیتا ہے
درِ خیبر کی چولیں از سرِنو ہلنے لگتی ہیں
خدا کا شیر گر سوتے میں بھی انگڑائی لیتا ہے

☆ ☆ ☆

Presented by www.ziaraat.com

جتنے پیغمبر ہیں اُن سب کی امامت چاہیے
اور لا محدود اعجاز و کرامت چاہیے
مدحتِ شاہِ نجف برداشت کرنے کے لئے
احمدِ مختار کی سی استقامت چاہیے

☆☆☆

شرابِ شیشۂ حکمت سے دل کو مست کرتا ہے
وہی تمیز مابینِ بلند و پست کرتا ہے
جو کُھل کر باندھتا ہے عہدِ عشقِ مرتضیٰ افسر
وہی تو مغفرت کا اپنی بندوبست کرتا ہے

☆☆☆

جو زبردست ہو وہ زیر نہیں ہو سکتا
کم کبھی حوصلۂ شیر نہیں ہو سکتا
مدحتِ حضرت سلطانِ نجف سے افسرؔ
دلِ مومن تو کبھی سیر نہیں ہو سکتا

☆☆☆



دہر میں کوئے محمدؐ ہی کا آوازہ ہے
پھر بھی وہ بھٹکے گا جس کو غلط اندازہ ہے
ایک تو شہرِ معارف کا ہے ملنا مشکل
دوسرے اُس کا فقط ایک ہی دروازہ ہے

☆☆☆

جو اہلِ عقل ہیں کب جابجا لگاتے ہیں
علیؑ ہی سے دلِ حق آشنا لگاتے ہیں
فقیر جتنے سمجھدار ہیں جہاں میں وہ سب
فقط امیر کے در پر صدا لگاتے ہیں

☆☆☆

ویرانے سے یہ بادِ بہاری نہیں گزری
ایک بار بھی تو رحمتِ باری نہیں گزری
سہواً بھی کسی کے دلِ ناپاک سے افسرؔ
عشقِ شہِ مرداں کی سواری نہیں گزری

☆☆☆

Presented by www.ziaraat.com

متاعِ شوق کو خود سے جدا نہیں کرتا
وہ اپنے دل پہ کبھی یہ جفا نہیں کرتا
علیؑ کا عشق اک ایسی نماز ہے جس کو
قضا کے وقت بھی مومن قضا نہیں کرتا

☆ ☆ ☆

دُور قسمت کا کبھی پھیر نہیں ہو سکتا
زیر ہو جائے جو وہ شیر نہیں ہوسکتا
جائے جنت میں سرِ حشر علیؑ کا دشمن
روز روشن میں یہ اندھیر نہیں ہو سکتا

☆ ☆ ☆

عقل نے خوشخبری آکے اچانک دی ہے
راہ قسمت نے اُسے ذاتِ نبی تک دی ہے
مل گیا بزمِ رسالت میں اُسے اذنِ وُرود
جس نے بھی جاکے درِ علم پہ دستک دی ہے

☆ ☆ ☆



شب و روز سحر و شام بنا لیتے ہیں
بُہَر اِقدام و بُہَر گام بنالیتے ہیں
یا علیؑ کہہ کے ہم اک مرتبہ صدقِ دل سے
اپنا بگڑا ہوا ہر کام بنا لیتے ہیں

☆ ☆ ☆

بھلا مخالفِ اربابِ جُور کیا لے گا
بتا دے کر کے ذرا دل میں غور کیا لے گا
علیؑ کا عشق تھا سب کچھ وہ مل چکا تجھ کو
تو حق سے بندۂ مومن اب اور کیا لے گا

☆ ☆ ☆

جو نہایت منفرد ہے وہ عبادت کیجئے
چشمِ دل سے روئے حیدر کی زیارت کیجئے
مصحفِ خاموش تو پڑھتے ہیں روزانہ حضور
بولتے قرآں کی بھی اک دن تلاوت کیجئے

☆ ☆ ☆

Presented by www.ziaraat.com

نیکا نام گرچہ روز و شب تا دیر لیتا ہے
حصار نامرادی پھر بھی اس کو گھیر لیتا ہے
سبب یہ ہے کہ مسلم، شہر عرفان و معارف کا
نظر آتے ہی دروازہ نگاہیں پھیر لیتا ہے

☆☆☆

اَسرارِ خداوندِ جہاں کھول رہا تھا
دریائے فصاحت کے گہر رُول رہا تھا
خود چشمِ محمدؐ نے یہ دیکھا سرِ معراج
پردے میں نصیری کا خدا بول رہا تھا

☆☆☆

حُسنِ افکار کی خالق سے سند مانگی ہے
اور کہہ کہہ کے ھُوَ اللہُ اُحد مانگی ہے
حضرت احمدِؐ مُرسَل ہی پہ موقوف نہیں
ہر نبی نے مرے مولا سے مدد مانگی ہے

☆☆☆



متحیر فلکِ پیر نظر آتا ہے
اک نیا منظرِ تسخیر نظر آتا ہے
ہیں علیؑ گود میں احمدؐ کی، کہ یہ نزدِ حرم
چاند سورج سے بغلگیر نظر آتا ہے

☆☆☆

علیؑ کے عشق میں ایسا جنون ملتا ہے
کہ جس سے ذوقِ علوم و فنون ملتا ہے
محبتِ شہِ مرداں میں کیوں نہ میں تڑپوں
کہ اِس تڑپ میں حقیقی سکون ملتا ہے

☆☆☆

سچائی کی پُرکیف ادائیں لی ہیں
حُورانِ بہشتی سے دعائیں لی ہیں
عقبیٰ کے مصائب سے وہی ہے محفوظ
جس نے رخِ حیدر کی بلائیں لی ہیں

☆☆☆

Presented by www.ziaraat.com

سخی وہی ہے جو سائل سے رَدّ و کَد نہ کرے
گر التجا کرے کوئی تو اُس کو رَد نہ کرے
میں اعتراض ترا کس طرح کروں تسلیم
علیؑ علیؑ ہی نہیں ہے اگر مدد نہ کرے

☆☆☆

جب تصور میں محمدؐ کا جمال آتا ہے
دفعتاً حیدرِ صفدر کا خیال آتا ہے
اُس کے در ہی کی تو ہوتی ہے نگاہوں کو تلاش
جب کسی شہر میں جانے کا سوال آتا ہے

☆☆☆

پاکر بنامِ گُل نہ کوئی خار و خس چلے
بھولے سے بھی نہ حُکمِ ہَوا و ہَوس چلے
کرکے بیاں فضائلِ مولائے کائنات
مومن بنادوں سب کو اگر میرا بس چلے

☆☆☆



مدت سے کر رہا تھا تیرا انتظار چاند
حیرت سے دیکھتا ہے تجھے بار بار چاند
قربان تجھ پہ شیرِ الٰہی ہزار چاند
تجھ سے لگے نبی کی نبوت کو چار چاند

☆☆☆

نگاہِ حق میں وہی دل نواز ہوتا ہے
اُسی کے پاس شرف کا جواز ہوتا ہے
درِ علومِ خدا پر بصد خلوصِ وفا
جو سرجھکائے وہی سرفراز ہوتا ہے

☆☆☆

خدا کے نور سے جو لَو لگائے بیٹھا ہوں
دل اپنا دونوں جہاں سے اٹھائے بیٹھا ہوں
اِس آرزو میں کہ بن جاؤں کُشتۂ الفت
نجف کی راہ میں دُھونی رَمائے بیٹھا ہوں

☆☆☆

Presented by www.ziaraat.com

اِس کے رستے میں رکاوٹ نہ کوئی آنے دو
مئے گلفام کے بھر کر اِسے پیمانے دو
مجھ کو روکا درِ جنت پہ تو رضواں نے کہا
یہ گدائے درِ حیدر ہے اِسے جانے دو

☆ ☆ ☆

صاحبِ عزت و توقیر و شرف کہتے ہیں
عارفِ شانِ بزرگانِ سلف کہتے ہیں
چمنِ عقل کی خوشبو سے معطر ہوں میں
مجھ کو دیوانہِ صحرائے نجف کہتے ہیں

☆ ☆ ☆

ہم ہیں حیدرؑ کے پرستار بتادو اُس کو
جس سے بُھن جائے کلیجا وہ سزا دو اُس کو
گر منافق کو اٹھانا ہے بھری محفل سے
مدحتِ حیدرِ کرّار سنا دو اس کو

☆ ☆ ☆



غم و آلام سے یک لخت چھُڑا دیتے ہیں
دم میں بگڑی ہوئی تقدیر بنا دیتے ہیں
میں بھی قسمت سے ہوں ان کا ہی مریض الفت
دردِ دل کی جو مسیحا کو دوا دیتے ہیں

☆ ☆ ☆

ہزار بار سرِ منزلِ شرف پہنچا
بغور سنتا ہوا بانگِ لا تَخَفْ پہنچا
علیؑ کے فیض سے حاصل ہوئی ہے یہ قدرت
ادھر ارادہ کیا اور ادھر نجف پہنچا

☆ ☆ ☆

حسبِ خواہش درِ جنت پہ مُدارات ہوئی
مثلِ احباب فرشتوں سے مری بات ہوئی
وہیں کام آئی مرے دستِ خدا کی تحریر
وہیں حسنینؑ کے درزی سے ملاقات ہوئی

☆ ☆ ☆

Presented by www.ziaraat.com

لے کر ولیِ حق سے اجازہ لگالیا
تقدیر میں تھا چونکہ لہٰذا لگالیا
ہے صرف سرخرو وہی جس نے بہ ذوق و شوق
خاکِ نجف کا چہرہ پہ غازہ لگالیا

☆☆☆

مجھ کو درِ حکمت کی شناسائی ملی ہے
یعنی کوئی دانائی سی دانائی ملی ہے
ہاں مجھ کو بھی سودا ہے محبت کا اسی کی
جس در سے مسیحا کو مسیحائی ملی ہے

☆☆☆

یہ فقط تیرا ہی اعزاز و شرف ہے آ جا
ہر کلی تیرے لیے جام بکف ہے آجا
کُھل کے ازخود یہ کہا مجھ سے درِ جنت نے
تو ثنا خوانِ شہنشاہِ نجف ہے آ جا

☆☆☆



مصیبتوں میں جو ان کو پکار لیتے ہیں
وہ لذّتِ کرمِ بے شمار لیتے ہیں
علیؑ کے عشق میں جو حالِ دل بگڑنے دیں
وہی تو عاقبت اپنی سنوار لیتے ہیں

☆☆☆

دنیا کی مشکلات کا حل تیرے بس میں ہے
سو معجزوں کا عطر ترے اک نَفَس میں ہے
جب دستِ حق لقب ہے ترا اے شہہِ نجف
پھر ساری کائنات تری دسترس میں ہے

☆☆☆

آپ گردن پر مری مشقِ ستم فرمائیے
اور بہرِ عشق مولودِ حرم فرمائیے
مجھ کو تو قربان ہونا ہے علیؑ کے نام پر
بندہ پرور مجھ پہ یہ جلدی کرم فرمائیے

☆☆☆

Presented by www.ziaraat.com

تدارکِ خلشِ بے نوائی کرتے ہیں
علاجِ عارضۂ نارسائی کرتے ہیں
ہیں بادشاہوں سے بہتر وہی فقیر افسر
جو بابِ علم پہ جاکر گدائی کرتے ہیں

☆☆☆

درِ جناں پہ بھی حکمِ امام چلتا ہے
اُنہی کے فیض سے سارا نظام چلتا ہے
وہ لکھ کے دیں گے تو جنت میں داخلہ ہوگا
وہاں بھی ان کی سفارش سے کام چلتا ہے

☆☆☆

کسی کو وہ نگہِ پاکباز دیتا ہے
کسی کو نعمتِ عمرِ دراز دیتا ہے
بطورِ خاص مگر جس پہ مہرباں ہو خدا
علیؑ کے عشق سے اس کو نواز دیتا ہے

☆☆☆



وہیں لطافتِ باغِ جناں نظر آئی
قمر دکھائی دیا کہکشاں نظر آئی
نجف کی خاک کو دیکھا جو غور سے میں نے
تو وہ بھی ہمسرِ ہفت آسماں نظر آئی

☆☆☆

لوٹنا ہے اگر اس کو تو یہ گھر حاضر ہے
ہیں اگر تیر چلانے تو جگر حاضر ہے
یاعلیؑ کہنے پہ گر کٹتی ہے گردن حضرت
آپ تلوار نکالیں مرا سر حاضر ہے

☆☆☆

دام میں تزویر کے شہباز آ سکتا نہیں
سوئے باطل کوئی حق انداز آ سکتا نہیں
جو سزا تجویز کر سکتے ہوں کر لیجئے حضور
یا علیؑ کہنے سے میں تو باز آ سکتا نہیں

☆☆☆

Presented by www.ziaraat.com

اترے جو علی اس میں تو بولا کعبہ
صد شکر میرے قبلہ و کعبہ آئے

رک گیا روداد اوصاف جلی کہتے ہوئے
کیوں جھجکتا ہے ولی کو تو ولی کہتے ہوئے
جب اسے مولائے کل تسلیم کرتا ہے تو پھر
موت کیوں آتی ہے تجھ کو یا علی کہتے ہوئے

موصوف کے کلام سے محافل میں ایک سرشار کر دینے والی کیفیت کا پیدا ہونا تبلیغی مقاصد کے لیے بہت مفید ہے یہی وہ صورت حال ہے جس کے پیش نظر میں نے کتاب ہذا کو از سر نو شائع کرنے کا ارادہ کیا ہے۔ میرے ادارہ منہاج الصالحین کی ہمیشہ یہ کوشش رہی ہے کہ محض مفید و کار آمد تحریروں کو زیور طباعت سے آراستہ کیا جائے افسر عباس صاحب کے قطعات کی یہ کتاب محشر خاموش آج سے چند سال پیشتر طبع ہو چکی ہے لیکن اب بازار میں دستیاب نہیں ہے۔ مذکورہ صورت حال کے پیش نظر میں اس کتاب کو دوبارہ شائع کر رہا ہوں۔ میرا پروگرام ہے کہ موصوف کا تمام کلام شائع ہو جائے۔ اس سلسلہ میں میرا دوسرا قدم یہ ہو گا کہ میں ان کی ایک کتاب قرطاس و قلم کو شائع کروں جو



دس پندرہ سال پہلے طبع ہوئی تھی اور اب نایاب ہے۔ اس میں تقریباً ایک ہزار قطعات ہیں۔ اس کے بعد موصوف کے باقی کلام کو طبع کروں گا۔ امید ہے کہ قارئین کرام میرے اس جذبہ میں شریک ہو کر ثواب دارین حاصل کریں گے۔

فقط

علامہ ریاض حسین جعفری فاضل قم

Presented by www.ziaraat.com

وہ شے جس کی اُنہیں درکار ہے بہتات لیتا جا
برائے نوریاں تو نور کی برسات لیتا جا
فرشتوں سے اگر کچھ کام لینا ہے تجھے غافل
علیؑ کے عشق کی ان کے لیے سوغات لیتا جا

☆☆☆

حد سے بڑھ کر ایک مفلس کی پذیرائی ہوئی
بار آور شیرِ خالق کی شناسائی ہوئی
حق نے مانا اُس کو شہرِ علم کے در کا فقیر
حشر میں آفسر کی کتنی عزت افزائی ہوئی

☆☆☆

مالک کونین کی حاصل حضوری ہو گئی
خود بخود پیشِ نظر تصویر نوری ہوگئی
خواب میں آیا نظر روئے امیرالمومنین
دل کی دیرینہ تمنا آج پوری ہوگئی

☆☆☆



ہے صرف عشقِ صدق کی دُھن گا رہا ہوں میں
نغموں کو میرے غور سے سُن گا رہا ہوں میں
کونین گونجتے ہیں فرشتوں کی داد سے
مولائے کائنات کے گن گا رہا ہوں میں

☆☆☆

قبضہ میں ساری دولتِ احساس آگئی
جس شے کا تھا فراق وہی پاس آگئی
جشنِ بہارِ خلد کی حاجت نہیں اسے
جس کو نجف کی آب و ہوا راس آگئی

☆☆☆

ولیِ حق سے جتاتا ہوا رشتہ اُترا
اور پڑھتا ہوا خالق کا نوشتہ اُترا
تھے محمدؐ پہ فدا دل سے اُحد میں حیدر
ان کے گُن گاتا ہوا جب تو فرشتہ اُترا

☆☆☆

Presented by www.ziaraat.com

ہر ایک راہ میں جو روشنی دکھائی ہے
ولی کے فیض سے اس نے یہ بات پائی ہے
در علی سے اِسے مل گئی ہیں کچھ کرنیں
یہ آفتاب نہیں کاسہِ گدائی ہے

☆ ☆ ☆

وِرد رکھتے ہیں اِسی کا دوستان اہل بیتؑ
ہے اِسی پر منحصر اقرار شان اہل بیتؑ
ہیں یہ دو عنوان ہی تو مذہبِ حق کی اساس
"یا علی مشکل کشا" بر دشمنان اہل بیت

☆ ☆ ☆

جینے کی آرزو میں نجف جا رہا ہوں میں
اور پھر بہت قریب اسے پا رہا ہوں میں
وہ میرے انتظار سے گھبرا گئے نہ ہوں
رضوانِ خلد سے یہ کہو آ رہا ہوں میں

☆ ☆ ☆



میانِ انجمنِ ہست و بود پڑھتے ہیں
ہوا جو نورِ خدا کا وُرود پڑھتے ہیں
شہِ نجف کا کچھ حُسن و جمال ایسا ہے
ملک بھی دیکھ کے جس کو درود پڑھتے ہیں

☆ ☆ ☆

حلقے میں اہلِ ذوق کے شامل نہیں رہا
ناقص پرست بن گیا کامل نہیں رہا
جو چہرہِ عدوے علیؑ پر ہوا نثار
وہ شخص منہ دکھانے کے قابل نہیں رہا

☆ ☆ ☆

بجا ہمیشہ میں ہوش و حواس رکھتا ہوں
غمِ حسینؑ میں خود کو اُداس رکھتا ہوں
علیؑ کے عشق کو دل سے جدا نہیں کرتا
میں مغفرت کی سند اَپنے پاس رکھتا ہوں

☆ ☆ ☆

Presented by www.ziaraat.com

اُسی کو حق کا نوشتہ دکھائی دیتا ہے
کہ جس کو باطنی رشتہ دکھائی دیتا ہے
علیؑ کے بچّوں کا خدمت گزارِ خاص ہے وہ
جو بالعموم فرشتہ دکھائی دیتا ہے

☆☆☆

اُس کے اطراف میں جنت کا چمن رہتا ہے
مئے فردوس سے مَس اُس کا دہن رہتا ہے
بس اُسی شخص کو ملتا ہے سکونِ خاطر
عشقِ حیدر میں جو ہر وقت مگن رہتا ہے

☆☆☆

اَن گنت مدح کے گل دستہ میں گل باندھے ہیں
اور پئے نائبِ سلطان رُسل باندھے ہیں
بحر اوصافِ علیؑ ہو نہیں سکتا تھا عبور
جب تو قرآن نے تعریفوں کے پُل باندھے ہیں

☆☆☆



جمع عشاق جو حیدر کے کہیں ہوتے ہیں
عرش کے جتنے مکیں ہیں وہ وہیں ہوتے ہیں
صِرف اُس بزم میں ہم ہی نہیں ہوتے موجود
وہیں قدسی وہیں جبریل امیں ہوتے ہیں

☆☆☆

طائرِ روح ترا سوئے قفس آتا ہے
جانبِ مرحلۂ حرص و ہَوس آتا ہے
چھوڑ کر عِلم کا در سوئے جہالت ہے رواں
کم نگاہی پہ تری مجھ کو ترس آتا ہے

☆☆☆

فیض سے جس کے تری ذات سکوں پاتی ہے
اُس کے دشمن کی محبت تجھے تڑپاتی ہے
وہ علیؑ جس کے سبب زندگی تونے پائی
نام لیتے ہوئے اُس کا تجھے موت آتی ہے

☆☆☆

Presented by www.ziaraat.com

بلند سارے جہاں سے اُسی کا پایہ ہے
اُسی کا ذکر کتاب خدا میں آیا ہے
سمجھ رہا ہے زمانہ جسے بہارِ اِرم
وہ شہرِ علم کے دیوار و در کا سایہ ہے

☆☆☆

کام یہ تو بڑے خوشنودئ داور کر دے
ذرّہِ خاک کو مثل شہِ خاور کر دے
گر یہ خواہش ہے کہ مل جائے تجھے دولتِ حق
دل کو اپنے، رخ حیدر پہ نچھاور کر دے

☆☆☆

کون کہتا ہے کہ اک عمرِ ابد درکار ہے
مختصر سی شیرِ خالق کی مدد درکا ہے
امتحانِ عشقِ حیدر میں ہوں جاکر کامیاب
آپ کو گر اپنی بخشش کی سند درکار ہے

☆☆☆



وہ چیز جو تھی وافعِ آفات مل گئی
منکر نکیر کے لیے سوغات مل گئی
دونوں جہاں کی نعمتیں حاصل ہوئیں اسے
جس کو درِ علوم سے خیرات مل گئی

☆☆☆

سچ یہ ہے وہی واقفِ اسرار ہوا
بیڑا اُسی انسان کا بس پار ہوا
آزادی کا مفہوم اُسی نے سمجھا
جو عشق میں حیدر کے گرفتار ہوا

☆☆☆

نہ باغِ دولت و ثروت کی سیر مانگتا ہوں
نہ مملکت کوئی مانندِ غیر مانگتا ہوں
شہِ نجف میں تری بارگاہِ عالی سے
بس اپنے حسنِ عقیدت کی خیر مانگتا ہوں

☆☆☆

Presented by www.ziaraat.com

هالهٔ نورِ خدائے پاک جس کے گرد ہے
یا علیؑ مشکل کشا اس کا مسلسل ورد ہے
جو امانت داریِ قرآن کا ہے استاد فن
وہ فرشتہ بھی مرے مولا کا اک شاگرد ہے

☆ ☆ ☆

وہ بختِ خفتہ کو اپنے جگا کے آیا ہے
غنیم جتنے تھے سب کو بھگا کے آیا ہے
اُسی فقیر کی ٹھوکر میں ہے شہنشاہی
جو بابِ علم پہ پھیرا لگا کے آیا ہے

☆ ☆ ☆

عِلم کو ساتھ جو لاتی ہے وہ صَولت پائی
خرچ کرنے سے جو بڑھ جائے وہ دَولت پائی
خانۂ حق سے چلے خانۂ حق تک پہنچے
یہ وہ دَولت ہے جو حیدرؑ کی بدَولت پائی

☆ ☆ ☆



دعائیں خیریت کی ہو کے میں دل شاد دیتا ہوں
اور اپنے ولولوں کی صدقِ دل سے داد دیتا ہوں
امیرالمومنین کے عشق کی نعمت پہ اے افسرؔ
خود اپنی ذات کو اکثر مبارک باد دیتا ہوں

☆ ☆ ☆

کب کوئی اُس کو نعمتِ محدود مل گئی
جو چاہیے تھی وہ رہِ معبود مل گئی
جس نے علیؑ کے نقشِ قدم پر رکھی جبیں
اس راہ رو کو منزلِ مقصود مل گئی

☆ ☆ ☆

سمت سے اُس کی یہ پیغام مِلا کرتا ہے
عشق حیدر دلِ مومن پہ جِلا کرتا ہے
اُس کی جو خوشبو ہے اس سے تو یہی ہے ظاہر
یا علیؑ کہہ کے ہر ایک پھول کِھلا کرتا ہے

☆ ☆ ☆

Presented by www.ziaraat.com

ظاہرا مرتبہ وَصل مِلا کرتا ہے
صلۂ بندگی دراصل مِلا کرتا ہے
کوئی موسم ہو ہمیں عشق علی ہے حاصل
یہ وہ پھل ہے جو بلا فصل ملا کرتا ہے

☆ ☆ ☆

نرالی شان نئی آن بان رکھتا ہوں
میں اپنے فرض کا ہر وقت دھیان رکھتا ہوں
خوشا نصیب کہ پہنچا سرِ دیارِ نجف
میں آج زیرِ قدم آسمان رکھتا ہوں

☆ ☆ ☆

سفر وہ کرکے نہایت طویل آتے ہیں
سلام کرتے بھر سنگِ میل آتے ہیں
یہ تاجدارِ ولایت کا ہے درِ اقدس
برائے سجدہ یہاں جبرئیل آتے ہیں

☆ ☆ ☆



دشمنِ حق کا جگر اُس نے ہی برمایا ہے
خاص اس پر کرم اللہ نے فرمایا ہے
ہے زمانے میں درِ عِلم کا جو شخص فقیر
اس کے قبضے میں بڑا قیمتی سرمایہ ہے

☆ ☆ ☆

بَصد ادا سرِ راہِ اصول جاتا ہے
بکھیرتا ہوا حکمت کے پھول جاتا ہے
اُسی کو ہوتے ہیں ازبر حقیقتوں کے سبق
علیؑ کی یاد میں جو خود کو بھول جاتا ہے

☆ ☆ ☆

سانچے میں مودت کے نہ جو شخص ڈھلے گا
وہ تا بہ ابد آتشِ دوزخ میں جلے گا
رکھ جیب میں تو عشقِ علیؑ کا زرِ خالص
سکہ یہی بازارِ قیامت میں چلے گا

☆ ☆ ☆

Presented by www.ziaraat.com

جتنے بھی داغِ معاصی ہیں وہ فوراً دُھل جائیں
ناز برداری پہ گردوں کے فرشتے تُل جائیں
حق نُما الفت حیدر کی کرن ہے اتنی
اس کو تو دل میں کرے بند تو آنکھیں کُھل جائیں

☆☆☆

توفیقِ خیر کر تجھے پروردگار دے
جان اور دل تصورِ حیدر پہ وار دے
گر واقعی تو ان کا محب ہے تو اس طرح
مولا علیؑ کے حُسن کا صدقہ اتار دے

☆☆☆

پہلے تجھے شرافتِ افکار چاہیے
پھر شوقِ عشقِ حیدرِؑ کرّار چاہیے
پستی میں رہنے والے کو ملتا نہیں یہ حُسن
اِس کے لیے بلندیِ کردار چاہیے

☆☆☆



ظاہر ہے یہ کہ تجھ کو خرد کا جنون ہے
اور ساتھ ہی رگوں میں بھی پاکیزہ خون ہے
ہونے لگا ہے تجھ کو علیؑ ولی سے عشق
یہ تو تری نجات کا واضح شگون ہے

☆☆☆

بھلا کس وقت شیرِ حق شہنشاہی نہیں کرتا
وہ لمحہ کون سا ہے جب ید اللہی نہیں کرتا
خدا کے ہاتھ سے لینے میں کیوں تجھ کو تکلّف ہے
خدا کا ہاتھ تو بخشش میں کوتاہی نہیں کرتا

☆☆☆

طلب خدا سے مسلسل عذاب کرتا ہے
کہ تو مخالفتِ بوتراب کرتا ہے
عدو کو اُن کے سمجھتا ہے رہبرِ جنت
فضول عاقبت اپنی خراب کرتا ہے

☆☆☆

Presented by www.ziaraat.com

خلوص کا سر و سامان تازہ ہوتا ہے
شعورِ حُرمتِ قرآن تازہ ہوتا ہے
علیؑ کے حسن کو دوں کیوں نہ اپنے دل میں جگہ
کہ اس کے ہونے سے ایمان تازہ ہوتا ہے

☆ ☆ ☆

نہاں جو دل میں ہے اس شے کا احتساب کرے
غلط دعاوی کا عالم میں سدباب کرے
قسم خدا کی وہ ہے "یاعلیؑ مدد" کی صدا
منافقت کو جو یک لخت بے نقاب کرے

☆ ☆ ☆

دل جو حکمت کے مدینے سے لگا لیتا ہے
لَو وہ پُرنور خزینے سے لگا لیتا ہے
جو درِ حیدرِ صفدر پہ جھکاتا ہے جبیں
علم بڑھ کر اُسے سینے سے لگا لیتا ہے

☆ ☆ ☆



جو تنہا ہو وہ محوِ بزم آرائی نہیں ہوتا
گدائی کرنے والا حاتم طائی نہیں ہوتا
جو ہوں بے علم وہ علمی مسائل حل نہیں کرتے
مریضوں سے کبھی کارِ مسیحائی نہیں ہوتا

☆ ☆ ☆

وہ ترک کبھی عقدہ کُشائی نہیں کرتا
اور دشمنِ جاں سے بھی بُرائی نہیں کرتا
دیتا ہے محمدؐ کا وصی علم کی خیرات
وہ کوچہ دانش میں گدائی نہیں کرتا

☆ ☆ ☆

ہر شخص کو قدرت یہ بڑائی نہیں دیتی
یہ وصف یہ طینت یہ صفائی نہیں دیتی
دل دشمنِ حیدر کا ہو کیوں آئینہ ساماں
پتھر میں کبھی شکل دکھائی نہیں دیتی

☆ ☆ ☆

Presented by www.ziaraat.com

رخِ علیؑ سے نگاہیں جو پھیرلیتا ہے
وہ اپنے گرد نحوست بکھیرلیتا ہے
قسم خدا کی جو خلدِ نجف سے منہ موڑے
عذاب اس کو جہنم کا گھیر لیتا ہے

☆☆☆

عزت و معرفت و شوکت و صَولت دی ہے
اور اقرارِ حقیقت کی بدولت دی ہے
کیوں تجھے دے نہیں سکتا وہ متاعِ دنیا
جس سخی نے تجھے ایمان کی دولت دی ہے

☆☆☆

بتول پاک کے جس شخص نے شوہر کو دیکھا ہے
بربِ کعبہ اُس نے بے بہا گوہر کو دیکھا ہے
علی کے مصحفِ رخ کی زیارت کرنے والے نے
بشر کی شکل میں قرآن کے جوہر کو دیکھا ہے

☆☆☆



درِ سلطانِ نجف پر جو ٹھکانہ ملتا
تجھ کو بھی گوہرِ عرفانِ زمانہ ملتا
عشقِ حیدر میں اگر کھو دیا ہوتا خود کو
ہر قدم پر تجھے حکمت کا خزانہ ملتا

☆☆☆

عاقل کے لیے فہم کا در بند نہیں ہے
جو اِس کا ہے منکر وہ خردمند نہیں ہے
لفظوں میں سماتی نہیں تعریف علیؑ کی
صہبا یہ کسی ظرف کی پابند نہیں ہے

☆☆☆

گو دل میں نہ ہوکوئی کدورت، نہیں ملتے
دکھلائیں حقیقت کی جو صورت، نہیں ملتے
مداحِ حیدرؑ کے لیے لاکھ ہو کاوش
الفاظ مگر حسبِ ضرورت نہیں ملتے

☆☆☆

Presented by www.ziaraat.com

بقولِ حضرتِ شاہِ حجاز پڑھتی ہے
یہ انکسار و خلوص و نیاز پڑھتی ہے
ہوئی زیارتِ حیدر تو یہ ہوا معلوم
شعور ہو تو نظر بھی نماز پڑھتی ہے

☆☆☆

اِس پہ کل ذوقِ سماعت صرف ہونا چاہیے
اور عزیز اس بات کا ہر حرف ہونا چاہیے
مدحِ حیدر جس قدر بھی ہو کھلے دل کا کنول
حق پرستوں کو وسیع الظرف ہونا چاہیے

☆☆☆

ہے نا واقف اُسی سے جو بسا اوقات کہتا ہے
خود اُس سے بے خبر ہے تو جو اکثر بات کہتا ہے
عطاء کرنے پہ گر اس کو سمجھتا ہی نہیں قادر
تو کس منہ سے علیؑ کو پھر خدا کا ہاتھ کہتا ہے

☆☆☆



حقیقت جس میں ڈھل جائے وہ افسانہ نہیں ملتا
تحمل جس کو ہو اس کا وہ فرزانہ نہیں ملتا
ادا ہوتی نہیں لفظوں سے تعریفِ شہِ مرداں
سما جائے یہ مے جس میں وہ پیمانہ نہیں ملتا

☆☆☆

خواہ کتنے ہی سلیقہ سے ادا ہوں صرف ہوں
پھر بھی کچھ محدود ہیں الفاظ ہوں یا حرف ہوں
تاجدارِ اَولیاء کی منقبت کے واسطے
لفظ بھی درکار ہیں وہ جو وسیع الظرف ہوں

☆☆☆

اظہار خیالات کا ہر چند ہوا ہے
اور قلب بھی مدّاح کا خورسند ہوا ہے
تعریفِ علیؑ لفظوں سے کس طرح ہو ممکن
کوزہ میں سمندر بھی کبھی بند ہوا ہے

☆☆☆

Presented by www.ziaraat.com

خدا کے نور کی عظمت کا اعتراف کرے
قبول اپنی ہی دیوار میں شگاف کرے
ہے اُس کی گود میں وہ آج صاحبِ اوصاف
کہ جس کا کعبہ تو کیا کل جہاں طواف کرے

☆ ☆ ☆

میری طرح یہی درسِ شکیب دیتا ہے
جو اِس سے آگے بڑھے وہ فریب دیتا ہے
جب اُس پہ بیٹھے علیؑ تو پکاری روحِ نبیؐ
یہ فرد ہی مری مسند کو زیب دیتا ہے

☆ ☆ ☆

سِوا محب کے کوئی اِس سے سرفراز نہیں
کہ ایک زندہ حقیقت ہے یہ مجاز نہیں
علیؑ کے رخ کی زیارت کو کیسے ترک کروں
کہ اِس نماز سے بہتر کوئی نماز نہیں

☆ ☆ ☆



تیرے نزدیک دو عالم کا شرف آ جائے
چل کے جنت تری خود تیری طرف آ جائے
شوقِ دیدار ہو کامل تو ہے ممکن یہ بھی
نظر اٹھنے بھی نہ پائے کہ نجف آ جائے

☆ ☆ ☆

دلوں کو دولتِ درسِ جہاد ملتی ہے
متاعِ حوصلہ و اعتماد ملتی ہے
درِ علیؑ ولی پر صدا لگا کے تو دیکھ
ہر اک طرح کی یہاں سے مراد ملتی ہے

☆ ☆ ☆

نظر نہ آئے جو تحریر اس کو صاف کرے
جُدا ضمیر کے معبد کا ہر غلاف کرے
علیؑ علیؑ کی صدا ہی تو ہے وہ ایک عمل
منافقت کا جو فی الفور اِنکشاف کرے

☆ ☆ ☆

Presented by www.ziaraat.com

# عرض مصنف

اب سے چند سال پیشتر میرا ایک مجموعہ کلام "قرطاس و قلم" کے نام سے شائع ہو چکا ہے اس مجموعہ میں ایک ہزار قطعات درج تھے- یہ تمام قطعات خاصان بارگاہ الٰہی محمد و آل محمد علیہم السلام کی مدح و منقبت پر مشتمل تھے- اب مجھے ایک اور مجموعہ کے شائع کرنے کی سعادت حاصل ہوئی ہے- اس مجموعہ کلام کا نام "محشر خاموش" ہے یہ تقریباً آٹھ سو قطعات پر مشتمل ہے- ان قطعات کا موضوع بھی چہاردہ معصومین علیہم السلام ہیں- یہ قطعات کیسے ہیں اور ان کی کیا قدر و قیمت ہے اس کا فیصلہ صاحب ذوق قارئین کریں گے- میری رائے کی اس میں کوئی اہمیت نہیں ہے- مشک آنست کہ خود ببوید نہ کہ عطار بگوید اور بقول شخصے کہ

خوشبو کو تعارف کی ضرورت نہیں ہوتی

اگر ان میں کوئی خوبی ہے تو وہ پڑھنے والوں کو خود بخود محسوس ہو جائے گی اور اگر نہیں ہے تو میری وکالت بھی کچھ کام نہ آئے گی- مجھے یہ بھی احساس ہے کہ چونکہ غلطی لازمہ بشریت ہے لہٰذا اس بات کا قوی امکان ہے کہ اس شعری مجموعہ میں مختلف مقامات پر غلطیاں موجود ہوں- اگر ایسا ہے تو وہ ایک ایسی بات ہوگی جو میرے لیے تکلیف کا باعث نہیں ہوگی اس لیے کہ میں بہرحال ایک انسان ہوں اور غلطی کرنا میری فطرت میں داخل ہے-

میں چونکہ دلی کا رہنے والا ہوں اس لیے میرے اسلوب اظہار میں وہاں کی



زبان کا بڑا دخل ہے' دوسرے علاقوں کے افراد کو ممکن ہے میری زبان پر اعتراض ہو مگر میں کیا کروں کہ وہ زبان میرے خمیر میں داخل ہے- میرے رگ و پے میں سمائی ہوئی ہے' میرا نطق اس کی پوری گرفت میں ہے اور وہ ایک ایسے شہر کی زبان ہے جسے آسانی سے نظرانداز نہیں کیا جاسکتا-

ان قطعات کی تخلیق کی غرض و غایت ایک تو اپنے مذہبی جذبات کی تسکین ہے دوسرے حصول ثواب ہے- تیسرا سبب یہ ہے کہ اگر کسی متکلم کی گفتگو میں کوئی اچھا شعر برمحل استعمال ہو جائے تو وہ گفتگو کو چار چاند لگا دیتا ہے- مجھے چونکہ مجالس کو خطاب کرنے کا شرف حاصل ہے لہٰذا مذہب موضوعات پر نہایت پر تاثیر' برجستہ اور قطعی طور پر فیصلہ کن اشعار کی مجھے از حد ضرورت محسوس ہوتی تھی- جس کے نتیجے میں یہ قطعات تخلیق ہوئے اور میرے سامعین اس بات کے گواہ ہیں کہ میں نے ان قطعات سے خاطرخواہ فائدہ اٹھایا- مجھے یہ بات کہنے میں کوئی باک نہیں ہے کہ مجلس پڑھنے والا جو شخص بھی مذکورہ قطعات کو شعر خوانی کی فنکارانہ صلاحیت کے ساتھ برمحل استعمال کرنے کی کوشش کرے گا اس کو اپنی نثری گفتگو کو پرتاثیر بنانے میں بہت زیادہ کامیابی ہوگی-

میرے ان قطعات کو ملک کے مشہور و معروف نامور ادیب جناب افتخار عارف صاحب نے بے حد پسند فرمایا- افتخار صاحب کی یہ پسندیدگی یقیناً میرے لیے باعث عزت و افتخار ہے- ان کی تقریظ جو اسی مجموعہ میں شامل ہے میری اس بات کی گواہ ہے-

گزشتہ مجموعہ کلام "قرطاس و قلم" میں جناب احمد ندیم قاسمی صاحب کی ایک تقریظ تھی وہ بھی اس مجموعہ میں درج ہے- مجھے اس بات پر فخر ہے کہ میرے

Presented by www.ziaraat.com

بصد اعزاز ملتی ہے بسا اوقات ملتی ہے
جو آ جائے اُسی کو علم کی سوغات ملتی ہے
طلب کرلے کچھ اُس سے مال و زر تو شرک ہو کیونکر
تجھے ایمان کی جس شخص سے خیرات ملتی ہے

☆☆☆

نہ صرف سورہِ رحمٰن ختم ہوتا ہے
کلامِ پاک بیک آن ختم ہوتا ہے
زیارتِ رخِ مشکل کشا کے صدقہ میں
پلک جھپکتے ہی قرآن ختم ہوتا ہے

☆☆☆

حقیقتاً" وہی حق کو پسند کرتے ہیں
وہی تو ناطقہ باطل کا بند کرتے ہیں
انہی سے پستیاں رہتی ہیں دُور دنیا میں
علیؑ علیؑ کے جو نعرے بلند کرتے ہیں

☆☆☆



ہر وقت لازوال شرف میرے ساتھ ہے
جس کا گہر ہوں میں وہ صدف میرے ساتھ ہے
ہر گام پر تصوّرِ کامل کے فیض سے
میں ہوں نجف کے ساتھ نجف میرے ساتھ ہے

☆☆☆

پُر کشش اُن کے سبب سے سب نظارے ہو گئے
خوشنما ارض و سما کے ماہ پارے ہو گئے
بیشتر ذرّے درِ حیدر کے مہکے بن کے پھول
اور جو باقی بچے وہ چاند تارے ہو گئے

☆☆☆

جو کچھ سمجھ رہا ہے وہ سب تیری بھول ہے
تحقیق و جستجو کا تکلّف فضول ہے
آ تجھ کو میں بتاؤں کہ کیا شے ہے کہکشاں
یہ شیرِ کردگار کے قدموں کی دھول ہے

☆☆☆

Presented by www.ziaraat.com

وہ وجہِ رشکِ امارت ہے جو غریبی ہے
کہ اِس کا حق سے تعلق بہت قریبی ہے
امیر بزمِ جناں اُس پہ ہے کرم فرما
یہی تو بندہ مومن کی خوش نصیبی ہے

☆ ☆ ☆

تو اگر اپنا ہے تو غیروں کی دمسازی نہ کر
کاروبارِ زندگی میں فتنہ پردازی نہ کر
یا علیؑ مشکل کشا کہنے دے مجھ کو مستقل
یہ عبادت ہے تو اس میں دخل اندازی نہ کر

☆ ☆ ☆

چونکہ ہے مطلعِ انوار پہ ڈیرا اپنا
سورج اپنا ہے سحر اپنی سویرا اپنا
خوف کچھ ہم کو جہالت کے اندھیرے کا نہیں
ہے درِ شہرِ معارف پہ بسیرا اپنا

☆ ☆ ☆



کچھ اِس قدر وہ وجہِ قرار و شکیب ہے
کہتے ہیں کم نظر کہ نظر کا فریب ہے
اِس میں نہیں ہے اُن کی بھی کوئی خطائے خاص
حیدر کی شخصیت ہی بڑی دیدہ زیب ہے

☆ ☆ ☆

وہ چیز جو ہے دافعِ آفات مل گئی
یعنی ضیائے شمعِ کمالات مل گئی
بس وہ فقیر ہی تو حقیقت میں ہے امیر
جس کو درِ علوم سے خیرات مل گئی

☆ ☆ ☆

مستقل گیسوئے افکار سنوارے جاؤں
چہرہ جذبہِ اخلاص نکھارے جاؤں
شوق گر کوئی مجھے ہے تو یہی ہے افسر
اپنے مولا کو بلا فصل پکارے جاؤں

☆ ☆ ☆

Presented by www.ziaraat.com

خدا کے حُکم سے کب انحراف کرتے ہیں
حقیقتوں کا کھلا اعتراف کرتے ہیں
بلند رتبہ ہیں حجّاجِ خانۂ حق سے
وہ دل جو روئے علی کا طواف کرتے ہیں

☆ ☆ ☆

نقش و نگارِ صدق ابھارے چلا گیا
روئے تصورات، نکھارے چلا گیا
مقصود دشمنوں کا جلانا تھا اس لئے
مولا کو مستقل میں پکارے چلا گیا

☆ ☆ ☆

جانِ چمن بصورتِ معقول بن گیا
ہر شخص کی نگاہ میں مقبول بن گیا
کیا خوب اُس کو داد ملی جوشِ عشق کی
غنچے نے یا علیؑ جو کہا پھول بن گیا

☆ ☆ ☆



کہتا ہے کون شوکتِ شاہی کا نام ہے
وہ روئے حق کے حُسنِ دوامی کا نام ہے
دنیا کے تاج و تخت سے کیا اس کو واسطہ
شاہی تو مرتضیٰؑ کی غلامی کا نام ہے

☆ ☆ ☆

شریک ہو کے ملی یا بِلا شریک ملی
خدا کے ہاتھ سے جو شے ملی وہ ٹھیک ملی
نزولِ مصحفِ انوار اس کے دل پہ ہوا
درِ علوم سے جس کو کرم کی بھیک ملی

☆ ☆ ☆

پسند جس کو ہو ابنِ نمیر کی آواز
وہ کیا سنے گا جنابِ امیرؑ کی آواز
یہ ہے صدائے حقیقت اُسی کو پہنچے گی
سنائی دے جسے اپنے ضمیر کی آواز

☆ ☆ ☆

Presented by www.ziaraat.com

نہ کہیں روشنی ہوتی نہ سویرا ہوتا
چار جانب شبِ تاریک کا ڈیرا ہوتا
گر الٹتے نہ علیؑ چہرۂ انور سے نقاب
محفلِ عالمِ امکاں میں اندھیرا ہوتا

☆☆☆

حُسنِ منزل جانئے روحِ سُبل کہہ لیجئے
رہروانِ عشق کا سامانِ کُل کہہ لیجئے
اصل میں وہ ہے علیؑ کے جسمِ اقدس کی مہک
آپ اُسے اپنی زباں میں بوئے گُل کہہ لیجئے

☆☆☆

یک زباں ہوکر چراغِ آگہی کہنے لگے
زندگی، تابندگی، رخشندگی کہنے لگے
بوترابی حُسن کی تھی اک وہ ادنیٰ سی جھلک
جس کو ہم اپنی زباں میں روشنی کہنے لگے

☆☆☆



تھا مئے توحید سے جو پُر وہ پیمانہ ملا
سر زمینِ حکمت و دانش میں کاشانہ ملا
مل گیا سب کچھ مجھے مولا علیؑ کے ہاتھ سے
شمعِ عشقِ حق ملی جنت کا پروانہ ملا

☆☆☆

مہرِ حق کی تاب سے نظروں کو خیرہ کر لیا
ذہن کو اس طرح چمکایا کہ ہیرا کرلیا
الفتِ ایمانِ کُل کو جس نے دی دل میں جگہ
اُس نے گویا کُل محاسن کا ذخیرہ کرلیا

☆☆☆

دامن میں چرخِ فہم کے ماہ و نجوم لیں
با صد وقار لذّتِ کسبِ علوم لیں
قدموں پہ سجدہ ریز ہوں آکر بلندیاں
خاکِ درِ علوم کو، گر آپ، چوم لیں

☆☆☆

Presented by www.ziaraat.com

مشکل میں بھی مولا کو پکارا نہیں کرتا
اس سمت وہ "سہوا" بھی اشارہ نہیں کرتا
آ تجھ کو بتاؤں میں منافق کی نشانی
وہ مدحتِ حیدر کو گوارہ نہیں کرتا

☆☆☆

خدا کے فضل سے کار خدائی کرتا ہو
پیمبروں کی بھی مشکل کشائی کرتا ہو
دو روزہ دَورِ حکومت کی اس کو کیا پرواہ
جو دو جہان پہ فرماں روائی کرتا ہو

☆☆☆

یہ جس کے ہاتھ آئی وہی کامگار ہے
بیڑا اُسی کا حشر کے طوفاں سے پار ہے
حبِ علیؑ مذاق نہیں ہے میرے عزیز
یہ بہترین نعمتِ پروردگار ہے

☆☆☆



بیزار اُس کی ذات سے دنیائے شوق ہے
اُس فرد کے گلے میں جہالت کا طوق ہے
عشقِ علیؑ تو شُستہ مزاجی کی ہے دلیل
محروم ہے جو اس سے وہی کُور ذوق ہے

☆☆☆

جو مصیبت آ رہی ہے اس کو رُد فرمائیے
اور عطا مجھ کو غلامی کی سند فرمائیے
اک دفعہ تُو صدقِ دل سے بات یہ کہہ کر تو دیکھ
یا علیؑ مشکل کشا میری مدد فرمائیے

☆☆☆

دیدہ و دست و رخ و قلب و جگر جلتے ہیں
گرچہ ہیں نور کی مخلوق مگر جلتے ہیں
ولیِ حق کے قدم ہوتے ہیں اُس منزل پر
جہاں جاتے ہوئے جبریل کے پر جلتے ہیں

☆☆☆

Presented by www.ziaraat.com

ہو باب کتنا ہی کوئی اَدق، پڑھاتا ہو
ہر اہلِ ذوق کو وہ درسِ حق پڑھاتا ہو
گناہ گار بشر کی کرے گا کیوں بیعت،
جو جبرئیلِ امیں کو سبق پڑھاتا ہو

☆☆☆

مَس اُن کے لبوں سے یہی پیمانے رہیں گے
پیہم وہ اِسی شمع کے پروانے رہیں گے
حُسنِ اسدُاللہ کے سب صاحبِ ادراک
دیوانے تھے، دیوانے ہیں، دیوانے رہیں گے

☆☆☆

وقف اپنی محنتیں اُس کے لیے ساری کریں
حُسنِ خدمت کا اچھوتا سلسلہ جاری کریں
مرتبہ اُس کا گھٹاؤ گے بھلا تم کس طرح
جس کے بچوں کی فرشتے ناز برداری کریں

☆☆☆



فرع سے دُور کسی طرح یہاں اصل نہیں
درمیاں طالب و مطلوب کے جز وصل نہیں
شہر اور در کی جو نسبت ہے وہ دیتی ہے خبر
کہ علیؑ اور محمدؐ میں کوئی فصل نہیں

☆☆☆

ہُوا روشن یہ دیا کعبے کے طاقوں کے لئے
فصل یہ وقف ہے شاداب علاقوں کے لئے
مئے عرفانِ علیؑ سب کو نہیں مل سکتی
یہ تو مخصوص ہے شائستہ مذاقوں کے لئے

☆☆☆

گھاٹے کی سمت اُس کی تجارت چلی گئی
دامن بچا کے اس سے طہارت چلی گئی
جس نے بغیرِ حُبِّ علیؑ کیں ریاضتیں
محنت، تمام اس کی اکارت چلی گئی

☆☆☆

Presented by www.ziaraat.com

مجرم جو بنا دے وہ تجاہل نہیں کرتے
انصاف کے پہلو سے تغافل نہیں کرتے
مت لائیے اغیار کو حیدر کے مقابل
آقا کا غلاموں سے تقابل نہیں کرتے

☆☆☆

جس طرح شاخِ ثمردار ثمر دیتی ہے
یہ اسی طرح سے فردوس میں گھر دیتی ہے
الفتِ حیدرِ صفدر ہے علامت ایسی
جو خوش انجامیِ انساں کی خبر دیتی ہے

☆☆☆

کبھی بھٹکے نہ زمانے میں بگولوں کی طرح
اپنی منزل پہ پہنچ جائے رُسولوں کی طرح
شہِ مرداں کی محبت سے جو کرلے آباد
قلب تیرا بھی مہکنے لگے پھولوں کی طرح

☆☆☆



وَلی کے واسطے جس میں خشوع ہوتا ہے
بس اُس کو فہم اصول و فروع ہوتا ہے
اُنہی قلوب میں ہوتی ہے روشنی جن میں
علی کے عشق کا سورج طلوع ہوتا ہے

☆☆☆

کہے گا مجھ سے یہ غلماں، غلام حاضر ہے
نشاطِ شوق کا ساماں تمام حاضر ہے
تو دشمنانِ علیؑ کے لہو کا پیاسا تھا
ترے لئے مئے کوثر کا جام حاضر ہے

☆☆☆

اپنے دل میں لے کے کوئی نورِ ایمانی جھکے
یا منافق کی طرح با صد گران جانی جھکے
مولدِ حیدر ہے وہ جس کی طرف وقتِ نماز
دوست تو پھر دوست ہیں دشمن کی پیشانی جھکے

☆☆☆

Presented by www.ziaraat.com

نقشِ الفت قلبِ مومن پر بٹھانے کے لئے
خانۂ خالق کی بنیادیں اٹھانے کے لئے
آئے ہیں معمار اور مزدور بن کر دو نبی
میرے مولا کا زچہ خانہ بنانے کے لئے

☆☆☆

منبعِ نور کی آنکھوں کو زیارت ہو جائے
عبد کی دید میں خالق کی عبادت ہو جائے
روئے حیدر کو اگر دیکھے عقیدت سے کوئی
پورے قرآن کی، دم بھر میں، تلاوت ہو جائے

☆☆☆

گرد سے آلودہ چشم و قلب کا آئینہ ہے
روح ہے بیمار اور تاریک اس کا سینہ ہے
جس کی نظریں حیدری انوار سے محروم ہیں
اُس کی آنکھیں کتنی ہی بینا ہوں وہ نابینا ہے

☆☆☆



سامنے آنکھوں کے ہر وقت مدینہ ہوتا
دل میں پھر آلِ محمدؐ سے نہ کینہ ہوتا
آپ بھی میری طرح ہوتے علیؑ پر صدقے
آنکھ کے ساتھ اگر قلب بھی بینا ہوتا

☆☆☆

اُلجھن نہیں ہے اِس میں یہ سیدھی سی بات ہے
اور اِس کا ربط حق و صداقت کے ساتھ ہے
کس چیز کی عطا سے ہو عاجز علیؑ کا ہاتھ
جب اُن کا ہاتھ قادرِ مطلق کا ہاتھ ہے

☆☆☆

مقام اُن کے کتابُ اللہ میں مذکور ہوتے ہیں
حریمِ حق کی وہ تعمیر پہ مامور ہوتے ہیں
جو پیغمبر بھی ابراہیمؑ و اسماعیلؑ جیسے ہوں
وہ حیدر کی ولادت گاہ کے مزدور ہوتے ہیں

☆☆☆

Presented by www.ziaraat.com

حقیقت ہو گئی ہوتی فنا افسانہ رہ جاتا
گلستانِ شریعت کی جگہ ویرانہ رہ جاتا
بتوں سے پاک گر کرتے نہ اُس کو حیدرِ صفدر
خدا کا گھر یونہی بت خانے کا بت خانہ رہ جاتا

☆ ☆ ☆

روح میں روشنی علم اتر جاتی ہے
از سرِ نو مِیری تقدیر سنور جاتی ہے
یا علیؑ جیسے ہی آتا ہے میرے ہونٹوں پر
کعبۂ دل کی فضا نور سے بھر جاتی ہے

☆ ☆ ☆

بصد ادب اُسے جھک کر سلام کرتا ہے
حرم سمجھتے ہوئے احترام کرتا ہے
وُہی تو ہے میرے مولا کی جائے پیدائش
تو سجدہ جس کی طرف، صبح و شام کرتا ہے

☆ ☆ ☆



حرمتِ فکر کی جس سے تجھے تحریک ملی
اُس کی ہی تیرے لبِ نحس پہ تضحیک ملی
اُس کو کہتا ہے کہ قادر نہیں امداد پہ وہ
جس کے دروازہ سے ایماں کی تجھے بھیک ملی

☆ ☆ ☆

اُن کا یہی ہمیشہ سے انداز کار ہے
صرف اک اِسی طریقہ پہ دار و مدار ہے
پہلے ہی وہ گھٹاتے نہ تھے شانِ مرتضیٰ
اب بھی منافقوں کا یہی کاروبار ہے

☆ ☆ ☆

جو مناسب ہے وہی بات سنا دیتے ہیں
قصّہ صورتِ حالات سنا دیتے ہیں
جو سمجھتے نہیں حیدر کو سزاوارِ دُرود
ہم اُن افراد کو صلوات سنا دیتے ہیں

☆ ☆ ☆

Presented by www.ziaraat.com

حیثیت سے دشمنِ حق کی پکارا جائے گا
آخری درجہ میں دوزخ کے اتارا جائے گا
باز آجا بغضِ حیدر سے وگرنہ بے خبر
حشر کے میداں میں تو بے موت مارا جائے

☆ ☆ ☆

حاضر ہیں دل و دیدہ و جاں لیجئے قبلہ
اور آنے میں تاخیر نہ اب کیجئے قبلہ
وہ ذات فقط حیدرِ صفدر کی ہے جس سے
خود کعبہ کہے مجھ کو بنا دیجئے قبلہ

☆ ☆ ☆

جو سب سے حسینؑ ہے وہ ہدف تو دیکھیں
اک فرد کا مخصوص شرف تو دیکھیں
ہے چاند امامت کا نکلنے والا
قبلہ ذرا قبلے کی طرف تو دیکھیں

☆ ☆ ☆



ہرگز سخنِ حق اسے باور نہیں ہوتا
وہ شخص کبھی عاشقِ داور نہیں ہوتا
ہوتا نہیں جو غرق محبت میں علیؑ کی
وہ بحرِ حقیقت کا شناور نہیں ہوتا

☆ ☆ ☆

از سر نو نامِ مولائے جہاں لیتا ہوا
لذتِ کیفیّتِ عزمِ جواں لیتا ہوا
میں تو افسر روز محشر بھی اٹھوں گا قبر سے
یا علیؑ کہتا ہوا انگڑائیاں لیتا ہوا

☆ ☆ ☆

اک مرکزِ شائستہ نگاہی ہوں میں
اور رہگزرِ صدق کا راہی ہوں میں
کیوں شیرِ خدا کی نہ کروں میں تقلید
اللہ کے لشکر کا سپاہی ہوں میں

☆ ☆ ☆

Presented by www.ziaraat.com

مستقل راہِ وفا میں جو بڑھا کرتے ہیں
بس وہی لوگ نگاہوں پہ چڑھا کرتے ہیں
چہرہِ حیدرِ کرّار ہے قرآں غافل
اِس کو دیکھا نہیں کرتے ہیں پڑھا کرتے ہیں

☆ ☆ ☆

ترے خیال کی اِک تو قبیح صورت ہے
پھر اُس پہ دل میں نہاں بغض ہے کدورت ہے
علیؑ سے عشق ہو کیسے تجھے کہ اُس کے لئے
بڑے شعور بڑے ظرف کی ضرورت ہے

☆ ☆ ☆

عصیاں کے مرض کا کوئی چارہ نہیں ہوتا
بخشش کا کوئی اور سہارہ نہیں ہوتا
ہے عشقِ علیؑ دین کی بنیادی ضرورت
مومن کا بغیر اس کے گزارہ نہیں ہوتا

☆ ☆ ☆



بدخواہ نمائندہ خالق نظر آیا
اور قولِ پیمبر کے مطابق نظر آیا
جس کو بھی ہُوا مدحتِ حیدرؑ میں تامّل
مجھ کو وہ مسلمان منافق نظر آیا

☆ ☆ ☆

کیا بتائیں یہ کسی کو کہ کہاں تک پہنچے
جس جگہ ہم کو پہنچنا تھا وہاں تک پہنچے
اپنی رودادِ سفر مختصراً اتنی ہے
درِ حیدر سے چلے بابِ جناں تک پہنچے

☆ ☆ ☆

اُس سے از خود سخن آرائی کیا کرتی ہیں
اور تمنائے شناسائی کیا کرتی ہیں
جادہ حُبِّ علیؑ پر جو قدم رکھتا ہے
حکمتیں اُس کی پذیرائی کیا کرتی ہیں

☆ ☆ ☆

Presented by www.ziaraat.com

نہ سلطنت کی نہ افواج کی ضرورت ہے
نہ تخت کی نہ کسی تاج کی ضرورت ہے
برائے معرفتِ رتبۂ بلند علیؑ
شعور صاحبِ معراج کی ضرورت ہے

☆☆☆

بڑھ کے اظہار کی شدّت سے یہ خاموشی ہے
روح فرزانگی ہے جانِ خرد کوشی ہے
نہیں غافل کے لیے محویت عشق علیؑ
صاحبِ ہوش کی قسمت میں یہ مدہوشی ہے

☆☆☆

خرد کی روشنی دن رات ہوتی رہتی ہے۔
نمودِ صبحِ کمالات ہوتی رہتی ہے
دلِ مُحبِّ علیؑ میں خدا کی رحمت سے
ہمیشہ نور کی برسات ہوتی رہتی ہے

☆☆☆



وَلی کے پا کے اشارے برستے رہتے ہیں
کتابِ حُسن کے پارے برستے رہتے ہیں
علیؑ کے نور کا جس دل میں ہے گزر، اُس میں
ہمیشہ چاند ستارے برستے رہتے ہیں

☆☆☆

تجلیوں سے وہ دامن کو اپنے بھرتا ہے
بطورِ خاص سنورتا ہے اور نکھرتا ہے
نظر میں جس کی رہے آب وتابِ رُوئے علیؑ
وہ دل ہمیشہ شعاعوں سے غسل کرتا ہے

☆☆☆

عالم میں منفرد مرے مولا کی ذات ہے
جانِ جہانِ حُسن ہے روحِ صفات ہے
مولائے کائنات کی ہے اِک وہ شخصیت
جو ساری کائنات کی کُل کائنات ہے

☆☆☆

Presented by www.ziaraat.com

ہر چیز اسی روح کی قالب نظر آئی
جس رخ سے بھی دیکھا یہی غالب نظر آئی
ہم کو تو ہر اک شعبۂ دینِ نبوی میں
شان علی ابنِ ابی طالبؑ نظر آئی

☆☆☆

علم اہل عقل کے دل سے اتر سکتا نہیں
جس کو خود زندہ رکھے خالق، وہ مر سکتا نہیں
نور حیدر مٹ نہیں سکتا کسی تدبیر سے
کوئی دشمن روشنی کو قتل کرسکتا نہیں

☆☆☆

اہلبیت انسان میں حق بینی کی بے حد چاہیے
اُس کے دل میں وسعتِ چرخِ زبر جد چاہیے
شیرِ یزداں کی حقیقی معرفت کے واسطے
علم خالق چاہیے قلبِ محمدؐ چاہیے

☆☆☆



میزانِ مودۃ میں جذبات کو تولوں گا
پرسش ہو ہزار اسدم ہرگز نہیں بولوں گا
جب تک نہ یقیں ہوگا دیدار کا مولا کے
میں گوشۂ مرقد میں آنکھیں نہیں کھولوں گا

☆☆☆

بروز حشر محبّوں کو شاد رکھے گا
یقین ہے کہ ہمیں با مراد رکھے گا
اگرچہ تاک میں دشمن ہیں یا علیؑ لیکن
ہم آپ کو نہیں بھولے ہیں، یاد رکھے گا

☆☆☆

کبھی اُن کے دلوں تک ناشکیبائی نہیں آتی
اُنہیں پچھلی صفوں کی رزم آرائی نہیں آتی
علیؑ کے ماننے والے کبھی پیچھے نہیں ہٹتے
جو فوجِ شیرِ حق ہے اُس کو پسپائی نہیں آتی

☆☆☆

Presented by www.ziaraat.com

شان حیدر کی زمانے سے مٹا سکتی نہیں
رفعتِ افلاک کو نیچا دکھا سکتی نہیں
آندھیاں آتی رہیں، اٹھتی رہیں، چلتی رہیں
وہ علومِ حق کے سورج کو بجھا سکتی نہیں

☆☆☆

تھے خوف دل میں سب سرِ محشر لئے ہوئے
میں تھا خیالِ ساقیِ کوثر لئے ہوئے
آنکھوں کو میری چومنے آئے ملائکہ
پہنچا جو میں تصوّرِ حیدر لئے ہوئے

☆☆☆

کیا اُس کی آب ساقیِ کوثر کے سامنے
کیا شانِ حُسن نفسِ پیمبر کے سامنے
ممکن نہیں کہ کرسکے وہ اتنا حوصلہ
چاند اور آئے چہرہِ حیدر کے سامنے

☆☆☆



وہ ہرگز ہرکس و ناکس کے شیدائی نہیں ہوتے
ملاقاتِ رذائل کے تمنائی نہیں ہوتے
بھٹکتے ہی نہیں اُن کے قدم راہ محبت میں
جو مشتاقانِ حیدر ہیں وہ ہرجائی نہیں ہوتے

☆☆☆

توحید کے شعور سے عاری نہیں ہوں میں
یعنی شکارِ ذلّت و خواری نہیں ہوں میں
کعبہ کا بت شکن مرا ممدوحِ خاص ہے
اصنام مصلحت کا پجاری نہیں ہوں میں

☆☆☆

کرتا ہے تیری سفارش ترا خواجہ آجا
میری آغوشِ محبت میں سما جا آ جا
مجھ کو آتا ہوا دیکھا تو پکارا رضواں
جانے کب سے ترا مشتاق ہوں آجا آجا

☆☆☆

Presented by www.ziaraat.com

سمجھ کے خود کو بڑا خوش لقب لگاتا ہے
یسار و پیش و یمین و عقب لگاتا ہے
جو شخص چھوڑ کے در داخلِ مدینہ ہو
وہ شہرِ علم خدا میں نقب لگاتا ہے

☆ ☆ ☆

منفرد شان کا انسان نظر آتا ہے
اِک نمائندہ رحمٰن نظر آتا ہے
دیکھتا ہے سرِ منبر جو کوئی حیدر کو
باتیں کرتا ہوا قرآن نظر آتا ہے

☆ ☆ ☆

اقرار نمائندہِ داور نہیں کرتا
وہ حق کے بیانات کو باور نہیں کرتا
ہوتا نہیں گلزارِ ارم اس پہ تصدق
دل روئے علیؑ پر جو نچھاور نہیں کرتا

☆ ☆ ☆



خود مصحف رحمٰن پڑھا کرتا تھا
اور سورۃ الانسان پڑھا کرتا تھا
قرآں کو تو پڑھتے تھے بصد شوق علیؑ
اور آپ کو قرآن پڑھا کرتا تھا

☆ ☆ ☆

وہ پھول کی خوشبو ہے یہ منہ بند کلی ہے
یہ راز وہ افشا یہ خفی ہے وہ جلی ہے
اک علمِ الٰہی کے ہیں دو مختلف انداز
گر چپ ہو تو قرآں ہے جو بولے تو علیؑ ہے

☆ ☆ ☆

اُسے پکڑنے کا ہر سمت شور ہوتا ہے
مخالفت کا زمانے کی زور ہوتا ہے
درِ علوم سے ہٹ کر نہ جا قریبِ علوم
نقب لگا کے جو جائے وہ چور ہوتا ہے

☆ ☆ ☆

Presented by www.ziaraat.com

اِس میں مضمر امتحانِ جذبۂ ایمان ہے
کیجئے کچھ فیصلہ حاصل اگر عران ہے
ہے کتابِ حق علیؑ کے روبرو بتلایئے
کون ہے اِن میں سے قاری کون سا قرآن ہے؟

☆☆☆

مدّاحِ جرّار میں چیدہ نظر آیا
اور قائلِ اوصافِ حمیدہ نظر آیا
یہ ٹھوس حقیقت ہے کہ جب اس میں کیا غور
قرآن بھی حیدر کا قصیدہ نظر آیا

☆☆☆

خلاف عقل ہر اک اس کا حرف ہوتا ہے
تو وقت سارا تکدّر میں صرف ہوتا ہے
علیؑ کی مدح کو برداشت کر نہیں سکتا
ہر ایسا آدمی جو تنگ ظرف ہوتا ہے

☆☆☆



حاصل اُسے ہر عزّ و شرف ہوتا ہے
معبود بھی خود اُس کی طرف ہوتا ہے
ہوتا ہے وہی خواجۂ اربابِ نظر
جو بندۂ درگاہِ نجف ہوتا ہے

☆☆☆

ہے اختلاف حق سے، بصیرت کو کیا ہُوا
تیرے خلوص، تیری عقیدت کو کیا ہُوا
شک کر رہا ہے آپ کی مشکل کشائی میں
اے شیعۂ علیؑ تیری غیرت کو کیا ہُوا

☆☆☆

بطرزِ خاص جگانے نصیب آئے گی
پیامِ شوق کی بن کر نقیب آئے گی
قدم بڑھائے گا جتنا کوئی نجف کی طرف
بہشت اتنی ہی اُس کے قریب آئے گی

☆☆☆

Presented by www.ziaraat.com

مفہوم اِن کا ایک ہے گو ہیں پیام دو
لبریز ایک مے سے ہیں گرچہ ہیں جام دو
فردوس بھی ہے ٹھیک نجف بھی درست ہے
یہ ایک ہی مقام ہے جس کے ہیں نام دو

☆ ☆ ☆

محب کی منتظر پیہم وفا کی انجمن رہتی
طلب گارِ علاجِ گردشِ چرخِ کہن رہتی
علیؑ بھی اہلِ دنیا کی طرح ہوتے اگر افسر
تو میّت احمدؐ مرسل کی بے گور و کفن رہتی

☆ ☆ ☆

ہر سمت ابرِ رحمت معبود چھا گیا
منظر بنا کچھ ایسا جو دل میں سما گیا
دشتِ نجف کی خاک پہ رکھے جونہی قدم
محسوس یہ ہوا کہ میں جنت میں آ گیا

☆ ☆ ☆



رتبہ بہت بلند ہے پہلے امام کا
نائب ہے وہ رسولِ فلک احتشام کا
جس کا یہ آفتاب بھی ہے اک خفیف جز
وہ نور ہے علیِ علیہ السلام کا

☆ ☆ ☆

ہاتھ تیرے جو دل صدق شناس آ جائے
موت کے بعد کی ہستی تجھے راس آ جائے
عشقِ حیدر سے اگر دور نہ رکھے دل کو
چل کے خود گلشنِ جنت ترے پاس آ جائے

☆ ☆ ☆

تھا بہرِ تیغ زور جو تھا دائیں ہاتھ کا
دل کہہ رہا تھا معجزہ دکھلائیں ہاتھ کا
خیبر کے دور کا توڑنا صرف الٹے ہاتھ سے
ایک کھیل تھا علیؑ کے لئے بائیں ہاتھ کا

☆ ☆ ☆

Presented by www.ziaraat.com

والله کبھی یونہی نہیں رکھی ہے
پیشانی بصد حُسنِ یقیں رکھی ہے
اسرار کے چہرہ سے اٹھے ہیں پردے
جب بھی درِ حیدر پہ جبیں رکھی ہے

☆☆☆

کب کوئی صحرا خدانخواستہ بل جائے گا
گلستانِ معرفت آراستہ مل جائے گا
ہے محمدؐ کی طلب تو بابِ حکمت پر پہنچ
شہر میں جانے کا تجھ کو راستہ مل جائے گا

☆☆☆

گہر کو چھوڑ کے کیوں جانبِ خذف دیکھوں
میں کس غرض سے کوئی روئے بے شرف دیکھوں
رخِ امیر کے دیدار سے نہیں فرصت
جو دل بھرے تو کسی دوسری طرف دیکھوں

☆☆☆



مرکوز دو عالم کا شرف دیکھ رہا ہوں
معلوم ہے کچھ کس کی طرف دیکھ رہا ہوں
لیتے ہین فرشتے مری نظروں کی بلائیں
میں سوئے شہنشاہِ نجف دیکھ رہا ہوں

☆☆☆

رنگ اپنا بزمِ حق میں جماتا نہیں کوئی
میری طرح ثواب کماتا نہیں کوئی
دل ہو چکا فدائے جمالِ ابو تراب
اب دوسرا نظر میں سماتا نہیں کوئی

☆☆☆

منسوب علیؑ سے ہو تو اعلیٰ ہو جائے
اور بول ترا دہر میں بالا ہو جائے
تو نورِ علیؑ سے جو کرے کسبِ فیوض
ظلمت کدہِ دل میں اجالا ہو جائے

☆☆☆

Presented by www.ziaraat.com

کہتا ہے کون منزلِ انوار آئے گی
ہر اِک قدم پہ وادیِ پُرخار آئے گی
جو سوئے شہر جائے گا دروازہ چھوڑ کر
ہر بار اُس کے سامنے دیوار آئے گی

☆☆☆

جو روحِ چمن ہے وہ کلی دیکھ رہا ہوں
گل دستۂ اوصافِ ولی دیکھ رہا ہوں
دامن مِرا کھینچیں نہ ابھی اور مناظر
میں حُسنِ کمالاتِ علیؑ دیکھ رہا ہوں

☆☆☆

طلب خدا سے جو توفیقِ خیر کرتے ہیں
وہ چاک چاک گریبانِ غیر کرتے ہیں
ہے جن کو دانش و بینش کی احتیاج بہت
وہ شہرِ علم کی جی بھر کے سیر کرتے ہیں

☆☆☆



دُور اس سے کوئی رتبۂ عالی نہیں رہتا
ہو جاتا ہے زردار سوالی نہیں رہتا
لبریز ہو دل جس کا مئے حب علیؑ سے
اس شخص کا دامن کبھی خالی نہیں رہتا

☆☆☆

عبور حُسنِ طلب کا وہ جادہ کرتا ہے
حصولِ علم کا پختہ ارادہ کرتا ہے
علیؑ کے باب مقدس پہ سجدہ ریز ہو جو
نبیؐ سے صرف وہی استفادہ کرتا ہے

☆☆☆

واقف ہو ترا قلب بھی آدابِ علم سے
پھر تو بھی مستفیض ہو اربابِ علم سے
تیرے بھی ہاتھ آئے خزانہ علوم کا
جائے جو شہرِ علم میں تو بابِ علم سے

☆☆☆

Presented by www.ziaraat.com

کسی لمحے نہیں رکتی ہمہ اوقات ہوتی ہے
مسلسل، مستقل، شام و سحر، دن رات ہوتی ہے
رہے مصروف جو حضرت علیؑ کے عشق میں اکثر
خدا کے نور کی اُس قلب پہ برسات ہوتی ہے

☆☆☆

کشادہ دل میں شہرِ علم کا دروازہ ہو جائے
تری عزت کا برّ و بحر میں آوازہ ہو جائے
بھٹکنا چھوڑ دے مذہب کے چوراہے پہ تو فوراً
علیؑ کے مرتبہ کا گر تجھے اندازہ ہو جائے

☆☆☆

احوال معرفت کا تری دل خراش ہے
اور شیشۂ تجسّسِ حق پاش پاش ہے
رکھ دے جبینِ شوق درِ شہرِ علم پر
تجھ کو اگر خزانۂ حق کی تلاش ہے

☆☆☆



یک بیک قافلۂ فصلِ بہار آتا ہے
چمنِ فکر کے غنچوں پہ نکھار آتا ہے
اُس کا الفاظ میں اظہار نہیں ہو سکتا
یا علیؑ کہنے سے جو دل کو قرار آتا ہے

☆☆☆

ہے جس کا تو خواہاں وہ اُجالا مل جائے
میری طرح اک رتبۂ اعلیٰ مل جائے
بن جائے اگر دل سے غلامِ حیدر
پھر تجھ کو بھی جنت کا قبالہ مل جائے

☆☆☆

باطل سے اُس کے دل کی جدائی نہیں ہوئی
اور حق کی سمت راہ نمائی نہیں ہوئی
بابِ امیر کا جو نہیں بن سکا فقیر
ذاتِ نبی تک اُس کی رسائی نہیں ہوئی

☆☆☆

Presented by www.ziaraat.com

مردِ غلام اُس کو اِسے حُر پسند ہے
اُس کو خذف عزیز اِسے دُر پسند ہے
دشمن کی اور علیؑ کے مُحب کی ہے یہ شناخت
بزدل پسند وہ یہ بہادر پسند ہے

☆☆☆

ملال دُور رہے اور سُرور آ جائے
جو تیرے پاس نہیں وہ شعور آ جائے
علیؑ کے عشق کا دل میں چراغ روشن کر
جو چاہتا ہے کہ چہرے پہ نور آ جائے

☆☆☆

تو ہی فقط اِس باب میں محروم نہیں
واضح یہ ہر اک ذہن پہ مفہوم نہیں
کیا مرتبہ حیدر کو دیا ہے حق نے
یہ تیرے فرشتوں کو بھی معلوم نہیں

☆☆☆



خلوص سے جو غلامِ ابو تراب بنا
چراغِ رہ گزرِ بزمِ خاک و آب بنا
حقیر ذرّہ تھا وہ بھی جو کرکے سجدۂ شوق
درِ علوم سے اُٹھا تو آفتاب بنا

☆☆☆

حال اس کا سدا دہر میں خستہ رہتا
مینہ اس پہ اندھیروں کا برستا رہتا
پاتا نہ اگر فیضِ رخِ حیدر سے
سورج بھی اُجالوں کو ترستا رہتا

☆☆☆

حیراں ہیں زبانیں تو لُغت دنگ ہوئی ہے
اور سامنے میزان کے پاسنگ ہوئی ہے
ہیں معنی اوصافِ علیؑ اِتنے توانا
الفاظ کی خود ان پہ قبا تنگ ہوئی ہے

☆☆☆

Presented by www.ziaraat.com

باطل کبھی سچائی میں ضم ہو نہیں سکتا
مغضوب پہ خالق کا کرم ہو نہیں سکتا
جو حلقۂ احبابِ علیؑ سے ہُوا خارج
وہ داخلِ گلزارِ اِرم ہو نہیں سکتا

☆☆☆

جو شخص جتنا با خبر و حق پرست ہے
اُتنا ہی وہ محبتِ حیدر میں مست ہے
اِس قیمتی اثاثہ پہ نازاں نہ ہو تو کیوں
سامانِ آخرت کا یہی بندوبست ہے

☆☆☆

نہیں ہے اس میں کوئی شک، ضرور ملتا ہے
اسے خزانۂ فکر و شعور ملتا ہے
جو بابِ شہرِ معارف پہ رکھ دے اپنی جبیں
قدم قدم پہ اُسے سیلِ نور ملتا ہے

☆☆☆



ترک فوراً جہل و کج فہمی کا جادہ کیجئے
اور مُصمّم کسبِ حکمت کا ارادہ کیجئے
صحتِ افکار کی گر واقعی ہے احتیاج
عِلم کے در پر پہنچ کر اِستفادہ کیجئے

☆☆☆

نہ کسل مند نہ عاجز نہ سست ہوتا ہے
وہ چاق ہوتا ہے چوبند و چست ہوتا ہے
رہے مریض جو عشقِ علیؑ کا اے افسرؔ
وہی تو ذہن ہے جو تندرست ہوتا ہے

☆☆☆

اِس قدر خوبیِ تقدیر نہیں ہو سکتی
اِتنی بے ساختہ تحریر نہیں ہو سکتی
مطلعِ ذہن پہ اُبھرا ہے علیؑ کا چہرہ
اِس سے بہتر کوئی تصویر نہیں ہو سکتی

☆☆☆

Presented by www.ziaraat.com

کلمہ گو بھی مسلمان بھی کہلاتے ہیں
خیر سے عارفِ قرآن بھی کہلاتے ہیں
یا علیؑ کہنے کے منکر ہیں جنابِ واعظ
اور پھر صاحبِ ایمان بھی کہلاتے ہیں

☆☆☆

زمانے بھر سے جدا صبح و شام رکھتا ہوں
بڑے عجیب در و سقف و بام رکھتا ہوں
علیؑ کے عشق کی خوشبو ہے میرے ہر جانب
میں اب بھی خلدِ بریں میں قیام رکھتا ہوں

☆☆☆

ہم مرتبہ اوپر تلے سامان رکھا ہو
اِک دوسرے پہ مصحفِ رحمٰن رکھا ہو
کعبے میں علیؑ دوشِ محمدؐ پہ ہیں ایسے
قرآن پہ جس طرح سے قرآن رکھا ہو

☆☆☆



اِن کی تھوڑی سی چمک اُن میں جو ضم فرمائی
منفرد انجمنِ نور بہم فرمائی
یا علیؑ اتنے جو روشن ہیں مہہ و مہر و نجوم
ہے یہ سب آپ کے قدموں کی کرم فرمائی

☆☆☆

منفرد کیوں نہ ہو عالم میں ولی کی صورت
تاب و تب اس میں ہے نورِ ازلی کی صورت
عِلمِ معبود کو اظہار کی خواہش ہوئی جب
آ گیا سامنے بن کر وہ علیؑ کی صورت

☆☆☆

وہی بخشا گیا جس شخص نے چاہی توبہ
دے گئی اک شرفِ لا متناہی توبہ
یا علیؑ کہنے سے ہو جاؤں میں تائب افسر
غلطی مجھ سے یہ سرزد ہو' الٰہی توبہ

☆☆☆

Presented by www.ziaraat.com

حقیقت یہ سبھی اہل نوشت و خواند کہتے ہیں
رخِ حیدر سے ہر تابندگی کو ماند کہتے ہیں
مرے مولا کی گردِ راہ کا وہ بھی ہے ایک ذرّہ
جسے اہلِ زمیں اپنی زباں میں چاند کہتے ہیں

☆☆☆

وہ جس کو چاہے یہ معجز نمائی دیتا ہے
جہانِ حُسن کی فرمانروائی دیتا ہے
نگاہ ہو تو علیؑ ولی کے چہرے میں
خدا کے نور کا جلوہ دکھائی دیتا ہے

☆☆☆

رات کو لے کے تجلّیِ سحر آئی ہیں
ایک انسان کی صورت میں نظر آئی ہیں
یہ علیؑ آئے ہیں یا آج کتابیں چاروں
عرشِ اعظم سے بیک وقت اتر آئی ہیں

☆☆☆



جو خفی تھا وہ ملا آج جلی کی صورت
تھا جو مصحف نظر آیا وہ ولی کی صورت
نُطق سے خود کو ہم آغوش جو پایا افسر
دیکھتا رہ گیا قرآن علیؑ کی صورت

☆☆☆

جس کو بھی تھوڑا بہت ذوقِ نوشت و خواند ہے
آج پھیکا اُس کی نظروں میں فلک کا چاند ہے
وہ چمک ہے فاطمہ بنتِ اسد کے چاند میں
چاند کا تو ذکر کیا سورج بھی جس سے ماند ہے

☆☆☆

ہمت فزا و پُر اثر و شاندار ہے
واقف مگر وہی ہے جو ایمان دار ہے
بزدل جو ہو اُسے بھی بناتا ہے شیر دل
کچھ اس قدر یہ لفظِ علیؑ جاندار ہے

☆☆☆

Presented by www.ziaraat.com

سورج ہے جیسے صرف اُجالوں کے واسطے
پاکیزہ قلب پاک خیالوں کے واسطے
ایسے ہی باغِ خلد کو حق نے کیا ہے خَلق
مولا علیؑ کے چاہنے والوں کے واسطے

☆ ☆ ☆

امیرِ مملکتِ نام و ننگ مت کہنا
منافقین سے مصروفِ جنگ مت کہنا
بروزِ حشر مِرے واسطے درِ جنت
کُھلے نہ خود تو علیؑ کا ملنگ مت کہنا

☆ ☆ ☆

عیوب و نقص سے بالکل ہے چونکہ پاک اللہ
مقصّرین کے جھونکے گا منہ میں خاک اللہ
ولیِ حق کا لگایا جو آپ نے نعرہ
تو میرے دل کا کنول کِھل گیا' جزاک اللہ

☆ ☆ ☆



نشّہِ بادہِ جرأت اُسے چڑھ جاتا ہے
درسِ مردانگی یک لخت وہ پڑھ جاتا ہے
یا علیؑ شیرِ خدا جو بھی کہے اے افسرؔ
دفعتاً حوصلہ اُس شخص کا بڑھ جاتا ہے

☆ ☆ ☆

مہرباں چونکہ ہوا عادل و رحمٰن اللہ
سب پہ کرتا ہے امامت کی عیاں شان اللہ
خانہِ حق میں علیؑ دوشِ نبی پر ہیں بلند
منظرِ نورِ علیؑ نور ہے' سبحان اللہ

☆ ☆ ☆

دیدار کا حیدر کے تمنائی نہ کہنا
شیدائی تولّائی تبرّائی نہ کہنا
محشر میں مجھے ڈھونڈتا از خود مِرے نزدیک
رضواں جو نہ آ جائے تو مولائی نہ کہنا

☆ ☆ ☆

Presented by www.ziaraat.com

یہ صورتِ آرائش و زیبائی نہ ہوتی
اِس شان کی پھر انجمن آرائی نہ ہوتی
ہوتی جو نہ پامال وہ قدموں سے علیؑ کے
جنت میں یہ رنگینی و رعنائی نہ ہوتی

☆☆☆

ملتا ہے وہیں اُس کو دو عالم کا شرف بھی
اس جا ہیں محمدؐ بھی محمدؐ کے خلف بھی
کہتے ہیں جسے صاحبِ ایمان کی جنت
وہ کرب و بلا بھی ہے مدینہ بھی نجف بھی

☆☆☆

کچھ توجہ جو سوئے دیدہِ نم فرمائی
روح کے واسطے تسکین بہم فرمائی
یا علیؑ آپ نے دی ہے یہ حیاتِ تازہ
مجھ سے نا چیز پہ اور اِتنی کرم فرمائی

☆☆☆



جہاں پہ راز محبت کا فاش کرتی ہے
توہمات کے بت پاش پاش کرتی ہے
نہیں محبِّ علیؑ ہی تلاشِ جنت میں
خود ایسے شخص کو جنت تلاش کرتی ہے

☆☆☆

حاصل اُس کو نئے انداز کا اک جوش ہوا
اور وہ تازہ مسرت سے ہم آغوش ہوا
یا علیؑ کہنے نہ پایا تھا جو فوراً "اَفسر
دل میرا بارِ تکدّر سے سبکدوش ہوا

☆☆☆

وہ قُدسیوں کا مُحَلِّ رکوع ہوتا ہے
وہیں سے آخری سورج طلوع ہوتا ہے
جہاں فرشتوں کی ہوتی ہیں ختم پروازیں
علیؑ کا اَوج وہاں سے شروع ہوتا ہے

☆☆☆

Presented by www.ziaraat.com

کیا شے ہے حقیقت کی کہانی، نہیں سمجھا
اسلام کا مفہومِ نہانی نہیں سمجھا
جس نے شہِ مرداں سے عقیدت نہیں رکھی
ایمان کے وہ شخص معانی نہیں سمجھا

☆☆☆

جس نے نجف کی خاک پہ سجدہ ادا کیا
اس کو خدا نے داخلِ شہرِ بقا کیا
جو مر مٹا وصیِ محمدؐ کے حُسن پر
اُس نے قضا کو اپنی سپردِ قضا کیا

☆☆☆

حکمت کا قریب اس کے مدینہ نہیں آتا
اور ہاتھ حقائق کا خزینہ نہیں آتا
مرتا نہیں جو حُسنِ شہنشاہِ نجف پر
اُس شخص کو جینے کا قرینہ نہیں آتا

☆☆☆



وہ جس کے دل میں خضوع و خشوع ہوتا ہے
اسے شعورِ سجود و رکوع ہوتا ہے
غروب جس میں نہ ہو ماہتابِ عشقِ علیؑ
اسی دماغ میں سورج طلوع ہوتا ہے

☆☆☆

گر طلب تجھ سے کرے خالقِ باری قیمت
دے گا کس طرح تو آدھی ہو کہ ساری قیمت
یا علیؑ کہنے کو ہلکا نہ سمجھ ورنہ تجھے
حشر میں دینی پڑے گی بڑی بھاری قیمت

☆☆☆

محروم وہ معانیِ قرآن سے رہا
بالکل جدا پیمبرِ ذیشان سے رہا
جس نے سنی نہ غور سے ایمانِ کُل کی بات
بے بہرہ وہ حقیقتِ ایمان سے رہا

☆☆☆

Presented by www.ziaraat.com

اُس کے لیئے فنا بھی پیامِ بقا ہوئی
یعنی جفا جو تھی وہ وفا آشنا ہوئی
دیوانہ علیؑ کو کبھی آ سکی نہ مَوت
اس کی قضا جو تھی وہ ہمیشہ قضا ہوئی

☆☆☆

زُمرہ میں وہ کُفّار کے مرقوم رہا ہے
موجود بھی ہوتے ہوئے معدوم رہا ہے
رکھتا جو نہ تھا حُبِّ علیؑ کا زرِ خالص
وہ دولتِ ایمان سے محروم رہا ہے

☆☆☆

اک گام پہ بھی رحمتِ یزداں نہیں ملی
پَل بھر بھی اُس کو نعمتِ قرآں نہیں ملی
عشقِ علیؑ کے ذوق سے محروم جو رہا
اس کو جہاں میں لذّتِ ایماں نہیں ملی

☆☆☆



اُونچی ہے میری فکر بہت آسمان سے
مضمون مجھ کو ملتے ہیں حکمت کی کان سے
مدحِ ابو تراب سے فرصت مجھے نہیں
شُکرِ خدا ادا میں کروں کس زبان سے

☆☆☆

عرشِ علا پہ جن کے قدم کی کمند ہے
شخصیتِ علیؑ انہیں دل سے پسند ہے
دوشِ نبی پہ دیکھ کے بولے ملائکہ
رتبہ ابوتراب کا کتنا بلند ہے

☆☆☆

منکر اسیرِ کشمکشِ چون و چند ہے
اور معترف کی چرخ سے آگے کمند ہے
دیکھے گا وہ علیؑ کا نشانِ قدم وہیں
جس شخص کا خیال جہاں تک بلند ہے

☆☆☆

Presented by www.ziaraat.com

دل اُس کا ہے شریف ارادہ بلند ہے
باطل سے اس کو بغض ہے وہ حق پسند ہے
انوارِ روئے حیدرِ کرّار دیکھ کر
کھو بیٹھا ہے جو عقل وہی عقلمند ہے

☆☆☆

باطل کو کبھی حق یہ بڑائی نہیں دیتا
یہ ذوق یہ خوبی یہ بھلائی نہیں دیتا
اوصاف علیؑ کیسے نظر آئیں عدو کو
نابینا کو خورشید دکھائی نہیں دیتا

☆☆☆

رخِ باطل پہ نظر اُن کی جمی ہوتی ہے
ہجرِ اغیار میں پلکوں پہ نمی ہوتی ہے
وہی ہوتے ہیں زیادہ مرے مولا کے خلاف
خون میں جن کے شرافت کی کمی ہوتی ہے

☆☆☆

Presented by www.ziaraat.com



جن پر جہاں میں باب نبوت کا بند ہے
اِن کی ہر اک ادا اُنہیں بے حد پسند ہے
کُھل کر بتاؤں کیا شہِ مرداں کی خوبیاں
اک بحرِ بے کراں ہے جو کوزے میں بند ہے

☆☆☆

سینے میں اُس کے حق کی محبت کا جوش ہے
اور اُس کے پاس گوشِ نصیحت نیوش ہے
پی کر شرابِ الفتِ مولائے کائنات
جس کو رہا نہ ہوش وہی اہلِ ہوش ہے

☆☆☆

ممکن تھے جتنے حُسن کے وہ سب نظارے ہیں
مولا کی ذاتِ پاک میں اوصاف سارے ہیں
کیا پوچھتے ہو حیدرِ صفدر کی خوبیاں
اس کہکشاںِ علم میں لاکھوں ستارے ہیں

☆☆☆

نہ کیوں ضمیر ہو زندہ اگر جِلائے علیؑ
زہے نصیب کہ صہبائے حق پلائے علیؑ
شرابِ خوش نظری کا رہا نہ وہ محتاج
نصیب ہو گئی جس کو مئے ولائے علیؑ

☆☆☆

بہت عظیم امامت کا خانوادہ ہے
وہی کہے گا یہ جس کا بلند ارادہ ہے
ہوں چاہے دوسرے پلڑے میں دو جہاں پھر بھی
جو وزن عشقِ علیؑ میں ہے وہ زیادہ ہے

☆☆☆

نہاں حجابِ خاک میں ہر چند ہو گیا
آزادیِ اُصول کا پابند ہو گیا
الحاق اُس کا ہو گیا باغِ بہشت سے
خاکِ رہِ نجف کا جو پیوند ہو گیا

☆☆☆



سینے میں جس کسی کے دلِ حق شناس ہے
اُس کو فضائے شہرِ مودت ہی راس ہے
رکھتا ہے بس خزانۂ عشقِ علیؑ وہی
قبضہ میں جس کے دولتِ ہوش و حواس ہے

☆☆☆

بالکل غلط کہ دین کا وہ غم گُسار ہے
یہ بھی نہیں دُرست کہ ایماندار ہے
جس کو علیؑ میں آئیں نظر چند خوبیاں
وہ بدنصیب بے خبری کا شکار ہے

☆☆☆

وہی راہِ وفا کا راہی ہے
اُس کی قسمت میں کجکلاہی ہے
جو امیرِ نجف کی ہو ممنون
وہ فقیری بھی بادشاہی ہے

☆☆☆

Presented by www.ziaraat.com

خریدوں موت میں کیونکر حیات کے بدلے
قبول کیوں کروں دوزخ نجات کے بدلے
یہ سبز باغ دکھائے مجھے ہزار کوئی
علیؑ کا عشق نہ دوں کائنات کے بدلے

☆☆☆

انہی سے رحمتِ خالق قریب ہوتی ہے
خدا کی ذات اُنہی کی حبیب ہوتی ہے
علیؑ کے عشق میں ہوتے وہی ہیں دیوانے
جنہیں شعور کی دولت نصیب ہوتی ہے

☆☆☆

ولی کے عشق میں حالت بہت عجیب ہوئی
تو اُن سے رحمتِ ربِ جہاں قریب ہوئی
تجلّیِ رخِ حیدر پہ مر مٹے جو لوگ
انہی کو زندگیِ جاوداں نصیب ہوئی

☆☆☆



نگاہِ حق میں عجیب و غریب ہوتے ہیں
عذابِ نار کے بالکل قریب ہوتے ہیں
علیؑ کو رکھتے ہیں جو لوگ چھوٹے درجہ پر
قسم خدا کی بڑے بدنصیب ہوتے ہیں

☆☆☆

ضد اُس سے کسی کو کسی صورت نہیں ہوتی
دل میں کسی انساں کے کدورت نہیں ہوتی
ازخود نہ بڑھیں کیوں رخِ حیدر کے پرستار
خوشبو کو سفارش کی ضرورت نہیں ہوتی

☆☆☆

قلب کو از سرِ نو عزمِ جواں ملتا ہے
روح کو تغزیہِ تاب و تواں ملتا ہے
کیوں نہ ہر وقت کرے مدحِ شہنشاہِ نجف
اِس سے مومن کو قرارِ دل و جاں ملتا ہے

☆☆☆

Presented by www.ziaraat.com

بروزِ حشر مصیبت کو دُور کرنا ہے
ہجومِ یاس میں کارِ شعور کرنا ہے
تو بحرِ الفتِ حیدر میں ڈوب جا اے دوست
جو پُل صراط کو پَل میں عبور کرنا ہے

☆☆☆

وہ مبتلائے عذابِ شدید ہوتا ہے
جواب نعرۂ ھل من مزید ہوتا ہے
عدو علیؑ کا پسِ مرگ ہی نہیں ناری
وہ جیتے جی بھی جہنم رسید ہوتا ہے

☆☆☆

بقا کا کرکے فراموش وہ اُصول گیا
جہانِ فانی سے رنجیدہ و ملُول گیا
نہ یاد آئے علیؑ جس کو تا دمِ آخر
وہ اوّلین فریضہ کو اپنے بھول گیا

☆☆☆



اُس کو بھی یہی رونقِ محفل نظر آیا
کونین پر ترجیح کے قابل نظر آیا
بندہ تو کوئی شے ہی نہیں، مولا علیؑ کے
مدّاحوں میں اللہ بھی شامل نظر آیا

☆☆☆

جب تذکرۂ حسن لبِ جُو نکل آیا
بے ساختہ ذکرِ گل و خوشبو نکل آیا
رخ جب بھی کیا دل نے کسی خوبی کی جانب
تعریفِ یدُ اللہ کا پہلو نکل آیا

☆☆☆

صاحبِ ذہنِ رَسا بے سر و ساماں نکلا
اُس کے لب پر گلۂ تنگیِ داماں نکلا
مدحِ حیدر میں کہے گرچہ ہزاروں قطعے
دلِ آفسر کا مگر پھر بھی نہ ارماں نکلا

☆☆☆

Presented by www.ziaraat.com

تیرِ جفا کا خود کو نشانہ بنا لیا
اپنی قضا کا آپ بہانہ بنا لیا
جو شخص چل دیا درِ حیدر کو چھوڑ کر
دوزخ میں اس نے اپنا ٹھکانہ بنا لیا

☆☆☆

اِس باب میں خالق نے لگائی ہے کڑی شرط
ہر دل پہ نگینہ کی طرح اُس نے جڑی شرط
بخشش کے لیے خالقِ اکبر کی طرف سے
ہے عشقِ شہنشاہِ نجف سب سے بڑی شرط

☆☆☆

انصاف کے جذبہ کو جگائے رکھنا
باطل کو بہت دور بھگائے رکھنا
دوزخ سے اگر خود کو بچانا ہے تمہیں
دل حیدرِ صفدر سے لگائے رکھنا

☆☆☆



ہو ٹھیک تو دے فائدہ ہر ایک گھڑی بات
بن جائے مہکتے ہوئے پھولوں کی لڑی بات
کر دیتے ہیں حق آپ ادا مدحِ علیؑ کا؟
کیا کہتے ہیں، کچھ سوچئے، منہ چھوٹا بڑی بات

☆☆☆

خالق سے مغفرت کا اشارہ نہیں ملا
جنت کا دل فریب نظارہ نہیں ملا
یوں جانئے وہ گر گیا دوزخ کی آگ میں
مولا علیؑ کا جس کو سہارہ نہیں ملا

☆☆☆

ہے تو آئینہ مگر زنگ نظر آتا ہے
غرق حیرت میں ہے اور دَنگ نظر آتا ہے
علوی حُسن کی تشریح ہے کچھ اِتنی وسیع
دامنِ لفظ و بیاں تنگ نظر آتا ہے

☆☆☆

Presented by www.ziaraat.com

خواہشِ بادہ کشی کچھ بھی جو باقی ہوگی
دلِ میکش میں ضرور الفتِ ساقی ہوگی
ذوقِ عرفانِ علیؑ اُتنا ہی ہوگا اُس کو
جتنی جس شخص میں شائستہ مذاقی ہوگی

☆ ☆ ☆

گر نامِ علیؑ وردِ زباں رہتا ہے
احساس ضعیفی کا کہاں رہتا ہے
حیدر سے ہو مضبوط تعلق جس کا
پیری میں بھی وہ فرد جواں رہتا ہے

☆ ☆ ☆

اُس کا مزاجِ کسبِ تیقّن دُرست ہے
حاصل جو اُس کو ہے وہ تدین درست ہے
سمجھے گا صرف رتبہِ مولائے کائنات
وہ شخص جس کا ذہنی توازن درست ہے

☆ ☆ ☆



پسند حسن شہِ خاص و عام ہے مجھ کو
ولی کے عشق کی دُھن صبح و شام ہے مجھ کو
مخل ہزار ہوں ناکامیاں زمانے کی
پرستشِ رخِ حیدر سے کام ہے مجھ کو

☆ ☆ ☆

وہ شے جو ہے خلافِ خرد چاہتا ہے تو
شغلِ جفا زِ رُوئے حسد چاہتا ہے تو
تفویض جو کرے گا مخالف اُسی کا ہے
پھر اس پہ مغفرت کی سند چاہتا ہے تو

☆ ☆ ☆

خیالِ گردشِ لیل و نہار کون کرے
خراب' لطف' بھلا' بار بار' کون کرے
جب آ چکا ہے تصوّر میں بابِ شہرِ علوم
پھر اپنے سجدوں کو' اے دل' شمار کون کرے

☆ ☆ ☆

Presented by www.ziaraat.com

نہ صرف یہ کہ وہ عزمِ صمیم رکھتا ہے
شعورِ رمزِ الف لام میم رکھتا ہے
علیؑ کے حُسن کا ہوتا ہے دل سے دیوانہ
وہ خوش نصیب جو عقلِ سلیم رکھتا ہے

☆☆☆

ارم سے بڑھ کے گراں قدر ہے وِلائے علیؑ
خوشا نصیب کہ دل میں مِرے سمائے علیؑ
نہ دوں کسی کو زرِ کہکشاں کے بھی بدلے
کہیں سے ہاتھ جو آ جائے خاکِ پائے علیؑ

☆☆☆

حصارِ آیۂ تطہیر کھینچ لیتا ہوں
تو اپنا خود خطِ تقدیر کھینچ لیتا ہوں
میں جب بھی چاہتا ہوں صفحۂ تصوّر پر
علیؑ کے حُسن کی تصویر کھینچ لیتا ہوں

☆☆☆



بَری عیوب سے جس کا ضمیر ہوتا ہے
وہی فدائے جنابِ امیر ہوتا ہے
علیؑ کے نور سے ہوتا ہے مستنیر اَفسر
وہ باشعور جو روشن ضمیر ہوتا ہے

☆☆☆

وہ عشق ہی نہیں حاصل جسے دوام نہ ہو
سحر وہی ہے تعاقب میں جس کے شام نہ ہو
یہ چاہتا ہوں تصوّر میں لا کے بابِ علوم
اک ایسا سجدہ کروں جس کا اختتام نہ ہو

☆☆☆

نگاہِ حق میں ترا اعتبار بڑھ جائے
تصرّفات بڑھیں اختیار بڑھ جائے
علیؑ کے رتبہ میں کوئی کمی نہ کر اے دوست
جو چاہتا ہے کہ تیرا وقار بڑھ جائے

☆☆☆

Presented by www.ziaraat.com

شرابِ صدق مع جامِ نور ملتی ہے
خلوص ہو تو یہ نعمت ضرور ملتی ہے
خرد کی شرط ہے عرفانِ مرتضیٰ کے لئے
یہی وہ مے ہے جو بقدرِ شعور ملتی ہے

☆ ☆ ☆

یوں بزم کوئی دید کے قابل نہ ملے گی
عشاق میں ایسی تپشِ دل نہ ملے گی
کیا دیکھتا ہے انجمنِ عشقِ علیؑ کو
اِس شان کی کونین میں محفل نہ ملے گی

☆ ☆ ☆

باطل سے لڑکے خلد کا حق دار ہو گیا
فردوس کی جزا کا سزاوار ہو گیا
آزاد ہو گیا وہ جہنم کے خوف سے
جو عشقِ مرتضیٰ میں گرفتار ہو گیا

☆ ☆ ☆



مقصود باغ خلد بریں کی جو دید ہے
پھر تجھ کو ایسی شے کی ضرورت شدید ہے
مولا علیؑ کے عشق کو لے جا تو اپنے ساتھ
قفلِ درِ جناں کی یہ واحد کلید ہے

☆ ☆ ☆

رُکنے سے ہے غرض نہ روانی سے کام ہے
دریا کو رفعِ تشنہ دہانی سے کام ہے
دشمن ہو دوست ہو کوئی اپنا ہو یا ہو غیر
مولا علیؑ کو فیض رسانی سے کام ہے

☆ ☆ ☆

ہو ضوفگن' بدن پہ مرے "یا علیؑ مدد"
اور نقش پیرہن پہ مرے "یا علیؑ مدد"
مل جائے تاکہ خود ہی نکیرین کو جواب
لکھ دینا تم کفن پہ مرے "یا علیؑ مدد"

☆ ☆ ☆

Presented by www.ziaraat.com

خدا کا شکر کہ یہ صورتِ قرار بنی
تصوّرات کی اک شکل پائیدار بنی
زہے نصیب کہ اس میں ملی مجھے بھی جگہ
علیؑ کے خاص غلاموں کی جو قطار بنی

☆☆☆

جس کو محبتِ شہِ ابرار مل گئی
قدموں کو اس کے منزلِ انوار مل گئی
لُٹ کر علیؑ کے عشق میں آئی ہے جس کو نیند
اُس کو خدا سے دولتِ بیدار مل گئی

☆☆☆

عبور کرکے جو باغِ اُصول جاؤں میں
تو سُوئے منزلِ حُسنِ قبول جاؤں میں
یہ آرزو ہے کہ کہتا ہوں جن کو میں مولا
وہ یاد آئیں تو پھر خود کو بھول جاؤں میں

☆☆☆



کَرم تمام وصیِ رسولِ پاکؐ کا ہے
نتیجہ اُن کی توجہ کا انہمام کا ہے
کب اتنی نور فشاں تھی جبینِ روحُ الاَمیں
یہ سب کرشمہ دیارِ نجف کی خاک کا ہے

☆☆☆

کہے یہ کون سرِ راہِ کہکشاں نہ ملا
غلط ہے یہ بھی کہ بالائے آسماں نہ ملا
وہ چاند تاروں کے چہرے ہوں یا جبینِ مَلک
کَرم گُسارِ غبارِ نجف کہاں نہ ملا

☆☆☆

فضائے روح دل آویز ہوتی جاتی ہے
جو چیز ہے وہ طرب خیز ہوتی جاتی ہے
کَرم گُسار ہے چونکہ شعاعِ نورِ علیؑ
چراغِ فکر کی لَو تیز ہوتی جاتی ہے

☆☆☆

Presented by www.ziaraat.com

رہِ ہستی میں دانائی کے کاشانے نہیں ملتے
جہانِ حق سے فکر و فن کے نذرانے نہیں ملتے
نہیں تسلیم کرتے جو علیؑ کو ساقیِ کوثر
شرابِ معرفت کے اُن کو پیمانے نہیں ملتے

☆ ☆ ☆

وہ شمعِ خرافات کے پروانے نہیں ہیں
اُن لوگوں کے دل کعبے ہیں بت خانے نہیں ہیں
جو ہوش گنوا بیٹھے ہیں رستے میں نجف کے
وہ اہلِ خرد ہیں کوئی دیوانے نہیں ہیں

☆ ☆ ☆

اُنہیں کبھی خبرِ پیش و پس نہیں ہوتی
اور ان کی تابہ فلک دسترس نہیں ہوتی
نہ ہوتا نورؑ علیؑ نور چہرۂ جبریل
نجف کی خاک جبیں سے جو مس نہیں ہوتی

☆ ☆ ☆



دماغ و دل میں حقائق کا راج چاہتا ہے
جہانِ حق سے وفا کا خراج چاہتا ہے
مریضِ الفتِ سرتاجِ اَولیاء بن جا
گر اپنی کم نظری کا علاج چاہتا ہے

☆ ☆ ☆

وہ چاہے صاحبِ اقلیم و تاج و تخت ہوتا ہے
مگر دل اُس کا پتھر سے زیادہ سخت ہوتا ہے
علیؑ کے عشق کی دولت نہیں ملتی جسے افسر
وہی سب سے زیادہ دہر میں بدبخت ہوتا ہے

☆ ☆ ☆

کب ایسا کام کوئی ہوشیار کرتا ہے
غلط جو راہ ہے وہ اختیار کرتا ہے
وہ گننے بیٹھا ہے قطروں کو بحر کے گویا
جو خوبیوں کو علیؑ کی شمار کرتا ہے

☆ ☆ ☆

Presented by www.ziaraat.com

نثار اُسی پہ تو عقلِ سلیم ہوتی ہے
جو اُس پہ ہو وہی منزلِ عظیم ہوتی ہے
ہو جس کے دونوں سِروں پر خدائے پاک کا گھر
وُہی تو راہ ہے جو مستقیم ہوتی ہے

☆☆☆

میری ہی طرح وہ بھی سرافراز رہے ہیں
بالائے فلک زمزمہ پرداز رہے ہیں
جب مدحتِ حیدر میں زباں کھولی ہے میں نے
جبریلِ امیں میرے ہم آواز رہے ہیں

☆☆☆

اَذہان پہ آفاق نئے کھول رہے ہیں
پیہم نئے انداز سے پر تول رہے ہیں
مدحت میں علیؑ کی تیری کاوش نہیں افسر
یہ حضرتِ جبریلِ امیں بول رہے ہیں

☆☆☆



خم اُس کے در پہ جبینِ نیاز کرتی ہے
اور اپنے آپ کو یوں سرفراز کرتی ہے
وہ قلب کِھلتا ہے جس میں علیؑ کے عشق کا پھول
بہارِ خلدِ بریں اُس پہ ناز کرتی ہے

☆☆☆

جس پہ اللہ کا مخصوص کرم ہوتا ہے
بس وہی عارف مَولودِ حرم ہوتا ہے
جب رہِ مدحتِ حیدر سے میں کرتا ہوں رُجوع
رفعتیں ہوتی ہیں اور میرا قدم ہوتا ہے

☆☆☆

وہ ہے گر آفتاب تو یہ ماہتاب ہے
اُس کی کوئی مثال نہ اِس کا جواب ہے
کیا پوچھتے ہو احمدؐ و حیدر کا مرتبہ
اِک اِن میں شہرِ علم ہے اِک اُس کا باب ہے

☆☆☆

Presented by www.ziaraat.com

جو سب سے منفرد ہو وہ شہباز چاہیے
طائر بھی کوئی صاحبِ اعجاز چاہیے
یہ ہے فضائے عِلم علیؑ اس کے واسطے
روحُ الامیں کی طاقت پرواز چاہیے

☆ ☆ ☆

تجلّیوں کو نئی کائنات دیتا ہوں
اور اِک جدید نظامِ حیات دیتا ہوں
جبیں پہ جب بھی سجاتا ہوں خاکِ راہِ نجف
میں آفتابِ درخشاں کو مات دیتا ہوں

☆ ☆ ☆

مدحِ وَلی میں عدل کا اثبات چاہیے
جس بات میں ہو وزن وہی بات چاہیے
شایانِ بابِ عِلم نہیں ہے مرا سجود
اِس کے لیے جبینِ سماوات چاہیے

☆ ☆ ☆



بڑے ادب سے حریمِ شرف میں آیا ہوں
شریک ہوکے فرشتوں کی صف میں آیا ہوں
نثار خلد ہوئی ہے ہر اِک قدم پہ مرے
میں سر کے بل جو دیارِ نجف میں آیا ہوں

☆ ☆ ☆

مئے شکست کا ساغر پلا کے رکھ دوں گا
میں خاک میں ترے ارماں ملا کے رکھ دوں گا
جو مجھ کو روکا تو پھر "یا علی مدد" ہی سے میں
درِ نفاق کی چُولیں ہلا کے رکھ دوں گا

☆ ☆ ☆

اہل حق کے لب پہ تو صلِّ علی آ جائے گا
یاد ان کو منظرِ قالوا بلیٰ آ جائے گا
جیسے ہی منہ سے مرے نکلے گا یا مولا علیؑ
قلعہِ باطل میں فورا" زلزلہ آ جائے گا

☆ ☆ ☆

Presented by www.ziaraat.com

تیری جانب سے کرم کی جو گزارش ہو جائے
تجھ پہ خاصانِ الٰہی کی نوازش ہو جائے
لَو لگالے تو اگر نورِ علیؑ سے اے دوست
تیرے افکار پہ انوار کی بارش ہو جائے

☆ ☆ ☆

حریمِ رفعتِ حیدر کا جب در باز کرتا ہوں
تو اپنی خوبیِ تقدیر پہ میں ناز کرتا ہوں
اُنہی کے پاس مجھ کو ڈھونڈ لیں اہلِ وِلا افسرؔ
میں جبریلِ امیں کے ساتھ ہی پرواز کرتا ہوں

☆ ☆ ☆

میں بابِ علم پہ مرنے کا شوق رکھتا ہوں
خدا کا شکر کہ پاکیزہ ذوق رکھتا ہوں
وہ جس کے عشق کی قلبِ ملک میں ہے زنجیر
گلے میں اس کی غلامی کا طوق رکھتا ہوں

☆ ☆ ☆



لیے ساتھ میں روحِ ایمان جاؤں
سوئے باغِ جنت بصد شان جاؤں
علیِؑ ولی دل یہی چاہتا ہے
تری ہر ادا پہ میں قربان جاؤں

☆ ☆ ☆

تیرے ہمراہ ترا دل جو مسلماں ہو جائے
اہلِ اسلام سے تو صاحبِ ایماں ہو جائے
عشقِ حیدر کا جو چمکے ترے دل میں سورج
بزمِ افکار میں یک لخت چراغاں ہو جائے

☆ ☆ ☆

جاں فدا نائبِ سلطانِ اُمَم پر کر دے
دل نچھاور شہِ مرداں کے قدم پر کر دے
پوری ہو جائے گی عمرِ ابدی کی خواہش
خود کو قربان تو مولودِ حرم پر کر دے

☆ ☆ ☆

Presented by www.ziaraat.com

پسند اُن کو بھی اوصاف بس حمیدہ ہیں
وہ مجھ سے بڑھ کے خرد مند و سن رسیدہ ہیں
علیؑ کو اپنا ولی وہ بھی کرتے ہیں تسلیم
فرشتے جتنے ہیں سب میرے ہم عقیدہ ہیں

☆☆☆

اک مکاں میں جیسے ہو اہلِ سُخَن کی انجمن
اور ہو آراستہ ارباب فن کی انجمن
حیدر صفدر کو دیکھیں خوبیوں کے رخ سے آپ
فرد کا تو فرد ہے اور انجمن کی انجمن

☆☆☆

کارِ تخریب کو تعمیر بنا دیتے ہیں
دم میں بگڑی ہوئی تقدیر بنا دیتے ہیں
خاکِ بے مایہ کو مولائے دو عالم کے غلام
ٹھوکریں مار کے اکسیر بنا دیتے ہیں

☆☆☆



اگر شعور مودت کا تجھ کو ٹھیک رہے
تو مستقل تجھے ملتی کرم کی بھیک رہے
علیؑ علیؑ کی صدا کر دے سنگ کو پانی
زباں کے ساتھ اگر روح بھی شریک رہے

☆☆☆

ہے جو بے عقل تو دولت کا پجاری بن جا
ورنہ ادراک کا اِک چشمہ جاری بن جا
تاج اور تخت کی خواہش کے لگاکر ٹھوکر
تو در شہر معارف کا بھکاری بن جا

☆☆☆

جیسے رواں ہوں نور کے دھارے ہزارہا
رقصاں ہوں علم و فن کے شرارے ہزارہا
حیدر میں خوبیاں ہیں کچھ اس طرح جیسے ہوں
دامن میں کہکشاں کے ستارے ہزارہا

☆☆☆

Presented by www.ziaraat.com

سر کے بل رہ گزرِ عشق میں چل کر رکھ دے
یا علیؑ کہہ کے درِ علم پہ تو سر رکھ دے
یہ سلیقہ جو میسر ہو تو پھر جب چاہے
دشمنِ حق کی رگِ جاں پہ تو نشتر رکھ دے

☆ ☆ ☆

عشقِ معصوم کے جذبات جو پیدا ہو جائیں
اہلِ افلاک تری ذات پہ شیدا ہو جائیں
ربط ہو خاص جو حیدر سے تو یکدم تجھ پر
عرش اور فرش کے اسرار ہویدا ہو جائیں

☆ ☆ ☆

طعنہ زن لب بھی تو محرومِ تکلّم ہو جائے
مستقل طور پہ دُور اس سے تبسم ہو جائے
صدقِ دل سے تو پُکارے شہ مرداں کو اگر
برپا اغیار کی محفل میں تلاطم ہو جائے

☆ ☆ ☆



کسی لمحے نہیں دن رات عطا کرتے ہیں
لطفِ بے پایاں کی سوغات عطا کرتے ہیں
تم سمجھتے ہو جنہیں کوچہِ حیدر کے فقیر
وہ شہنشاہوں کو خیرات عطا کرتے ہیں

☆ ☆ ☆

جو تاجدارِ وِلایت پہ جان دینے لگے
تو خود بَلا تجھے بڑھ کر امان دینے لگے
پڑھے نماز محبت علیؑ کی دل سے اگر
رُواں دُواں تیرے تن کا اذان دینے لگے

☆ ☆ ☆

کب کسی پست گزرگاہ پہ رک جاتا ہوں
اوج پر صورتِ ارواحِ سُبک جاتا ہوں
خود کو پاتا ہوں حقیقت میں سرِ باغِ بہشت
درِ حیدر پہ تصور میں جو جھک جاتا ہوں

☆ ☆ ☆

Presented by www.ziaraat.com

موت بھی آئی تو پیغامِ بقا ہو جائے گی
جو سزا ہے وہ مرے حق میں جزا ہو جائے گی
عشقِ حیدر پر نہ دے مجھ کو قضا کی دھمکیاں
یہ نماز ایسی نہیں ہے جو قضا ہو جائے گی

☆ ☆ ☆

زیست کی کشتی بھنور سے سُوئے ساحل جائے گی
روح کو چین آئے گا دل کی کلی کھل جائے گی
شاہِ مرداں کی محبت میں اگر مارا گیا
حد سے بڑھ کر جان کی قیمت مجھے مل جائے گی

☆ ☆ ☆

تھرتھرائے ہوئے سب اُن کے در و بام رہیں
اور وہ خود خائف و لرزاں سحر و شام رہیں
یا علیؑ کہنے کا گر تجھ کو سلیقہ آ جائے
نام سے ترے عدو لرزہ براندام رہیں

☆ ☆ ☆



روح کو لطفِ عقیدت بخدا آ جائے
دونوں باتیں جو ہوں پوری تو مزا آ جائے
ایک تو سجدہ میسر ہو درِ حیدر کا
دوسرے سر کو جھکاتے ہی قضا آ جائے

☆ ☆ ☆

جو ہے رسولؐ کا وہی اس کا خمیر ہے
یہ بھی اُنہی کی طرح کا روشن ضمیر ہے
جھکنے پہ بھی علیؑ کی نہ کم ہوں گی رفعتیں
یہ ہے وزیر ایسا جو خود بھی امیر ہے

☆ ☆ ☆

سنوارتا ہوا اپنا نصیب جاتا ہوں
تو جبرئیل کا بن کر رقیب جاتا ہوں
دکھائی دیتی ہے نزدیک اُتنی ہی جنت
درِ علیؑ کے میں جتنا قریب جاتا ہوں

☆ ☆ ☆

Presented by www.ziaraat.com

لئے جلوَ میں حسین کائنات جاتی ہے
دکھاتی، منظرِ حُسنِ حیات جاتی ہے
جناں میں جائیں گے ہم اس طرح علی کے ساتھ
کسی امیر کی جیسے برات جاتی ہے

☆☆☆

ہمکنار اُس مُشک سے قبلہ کا نافہ ہوگیا
جس کی قدر افزائی سے عاجز قیافہ ہو گیا
پیدا ہونے سے وہاں شانِ علیؑ تو کیا بڑھی
بلکہ خود کعبہ کی عزت میں اضافہ ہوگیا

☆☆☆

جو نہ پایا ہو کسی نے وہ شرف پایا ہے
حق سے اک فخرِ بزرگانِ سلف پایا ہے
جس کی قیمت کے تعیّن سے ہیں عقلیں عاجز
صدف کعبہ نے وہ دُرِّ نجف پایا ہے

☆☆☆



اُس کے لیے کلامِ خدا میں وَعید ہے
اور منتظر اسی کا عذابِ شدید ہے
رکھتا ہے اپنے دل میں جو بغضِ ابوتراب
اُس شخص کی جہان میں مٹی پلید ہے

☆☆☆

شفا کی خاک سے تم آیہِ تطہیر لکھ دینا
یہی ہے بس مِرا سرنامہِ تقدیر لکھ دینا
نہ لکھنا لوحِ تربت ہی پہ بس دیوانہِ حیدر
کفن پر بھی مِرے یارو یہی تحریر لکھ دینا

☆☆☆

جو لازوال ہو حاصل میں وہ کمال کروں
حقیقتوں سے مُزیّن رخِ خیال کروں
ہے میری اول و آخر بس اک یہی خواہش
کہ بابِ علم پہ سجدہ میں انتقال کروں

☆☆☆

Presented by www.ziaraat.com

مولا علیؑ کی دل سے اگر آرزو کرے
یہ شوق روزِ حشر تجھے سُرخرو کرے
پھر تو نہ جستجو کرے باغِ بہشت کی
باغِ بہشت آپ تری جستجو کرے

☆☆☆

خود کو عرفان کی منزل سے گزارے جاؤں
دل میں چڑھتے ہوئے سورج کو اتارے جاؤں
شوق گر کوئی مجھے ہے تو یہی ہے افسرؔ
اپنے مولا کو مسلسل میں پکارے جاؤں

☆☆☆

کوئی خاطی جو راہِ مکتبِ معصوم لیتا ہے
تو لطف معرفت اُس کا دلِ محروم لیتا ہے
جو بابِ شہرِ حکمت پر جھکاتا ہے جبیں اپنی
جہانِ عِلم پیشانی کو اُس کی چُوم لیتا ہے

☆☆☆



علیؑ سے عشق ہے اور اُن کے دشمن سے کدورت ہے
تو یہ اے دوست تیری مغفرت کی خاص صورت ہے
ہر اک منزل پہ اس پونجی کو رکھیو خانۂ دل میں
رہِ حق کے مسافر کی یہ بنیادی ضرورت ہے

☆☆☆

اربابِ حق آگاہ میں ممتاز ہوا ہوں
پہنچا ہوں سرِ عرش وہ شہباز ہوا ہوں
کچھ شک نہیں اس میں کہ یُداللہ کے در پر
میں جتنا جھکا اُتنا سر افراز ہوا ہوں

☆☆☆

گرچہ وہ پاس مرے بن کے رقیب آتا ہے
اور ہمراہ لیے حُسنِ عجیب آتا ہے
جس قدر جھکتا ہوں میں بابِ علومِ حق پر
اُتنا ہی چرخِ بریں میرے قریب آتا ہے

☆☆☆

Presented by www.ziaraat.com

سبیلِ حق میں ہستی کا اگر انفاق ہوجائے
نگاہوں میں قیامِ رفعتِ آفاق ہو جائے
سفینہ پار لگ جائے ہماری زندگانی کا
علیؑ کے عشق میں حاصل جو اِستغراق ہو جائے

☆ ☆ ☆

ہے بحرِ نور قلبِ قلندر لئے ہوئے
ذرّہ ہے روشنی کا سمندر لئے ہوئے
انوارِ مرتضیٰ سے توّسُل جو ہے تو میں
اک کہکشاں ہوں سینے کے اندر لئے ہوئے

☆ ☆ ☆

آخری وقت مِرا بزمِ شرف میں آئے
خاک ہونے کو گہر اپنے صدف میں آئے
عمر تو میری کٹی عشقِ علیؑ میں اَفسر
کیا ہی اچھا ہو اگر موت نجف میں آئے

☆ ☆ ☆



تو علاج اپنے مرض کا کوئی شافی کرلے
حاصل اربابِ شریعت سے معافی کرلے
دل میں حیدر کو بسا حد سے زیادہ اے دوست
ہو سکے جتنی گناہوں کی تلافی کرلے

☆ ☆ ☆

جہانِ جبر و استبداد سے روپوش ہو جائے
بُھلاکر ہوش کو اپنے مجسم ہوش ہو جائے
وہ کتنا صاحبِ تقدیر ہے جو یا علیؑ کہہ کر
زمانے میں ہمیشہ کے لیے خاموش ہو جائے

☆ ☆ ☆

نہ فقط فہمِ حقیقت کی مہارت پائی
بلکہ اللہ سے ایماں کی حرارت پائی
جس نے آباد کیا عشقِ علیؑ سے دل کو
اُس نے دنیا ہی میں جنت کی بشارت پائی

☆ ☆ ☆

Presented by www.ziaraat.com

اپنے ہی ہوش کو مدہوش نہیں کر سکتے
شمعِ عرفان کو خاموش نہیں کر سکتے
بھول سکتے نہیں ہم حیدرِ صفدر کو کبھی
محسنِ حق کو فراموش نہیں کر سکتے

☆☆☆

دل میں جو عشقِ بندہِ مولا صفات ہے
ہر شے پہ حکمران قلندر کی ذات ہے
محسوس مجھ کو ہوتا ہے اکثر خدا گواہ
جیسے یہ کائنات مری کائنات ہے

☆☆☆

وہ روندتے ہوئے حکمت کے پھول جاتے ہیں
خرد کے توڑ کے زرّیں اصول جاتے ہیں
علیؑ کے حسن کو وہ یاد رکھ نہیں سکتے
جو لوگ اپنی حقیقت کو بھول جاتے ہیں

☆☆☆



ساحل سے ہے غرض نہ سفینے سے کام ہے
مرنے کی آرزو ہے نہ جینے سے کام ہے
رکھے ہوئے ہیں۔ بادہ حُبِّ علیؑ کے جام
اور ان کے مستقل مجھے پینے سے کام ہے

☆☆☆

بزمِ رضائے رب میں وہی باریاب ہے
حاصل اُسی کو حد سے زیادہ ثواب ہے
اوج ابوتراب کے کامل شعور میں
ناکام جو بشر ہے وہی کامیاب ہے

☆☆☆

شگفتہ باغِ ولایت کا پھول سمجھے ہیں
اُنہیں وفا کا مجسّم اُصول سمجھے ہیں
سمجھ سکا نہ کوئی انکا مرتبہ افسر
علیؑ کو صرف خدا و رسولؐ سمجھے ہیں

☆☆☆

Presented by www.ziaraat.com

جو محو منقصتِ آلِ پاک ہوتا ہے
اُسی کا دامنِ امید چاک ہوتا ہے
شہید ہو نہیں سکتا کبھی عدوے علی
وہ اپنے ہاتھ سے خود ہی ہلاک ہوتا ہے

☆☆☆

جو روح پاک ہے وہی اِس کی کنیز ہے
مومن کو اپنی جان سے بڑھ کر عزیز ہے
ارباب حق سے چُھٹتی نہیں بعدِ مرگ بھی
یہ عشقِ مرتضیٰ بڑی انمول چیز ہے

☆☆☆

دل کی دھڑکن کو ہمیشہ تیز رہنا چاہیے
عشق کا دریا تلاطم خیز رہنا چاہیے
بادہ حبِّ علیؑ سے اپنا ساغر ہر گھڑی
باوجودِ مے کَشی لبریز رہنا چاہیے

☆☆☆



ایک بادہ نوش مرکزِ انوار ہو گیا
سب بے خبر رہے وہ خبردار ہو گیا
پی کر شرابِ الفتِ مولائے کائنات
بے ہوش جو ہوا وہی ہشیار ہو گیا

☆☆☆

کاندھے پہ جس کے بارِ مئے مشک بو رہا
یعنی شرابِ عشق علی کا سبو رہا
ہاتھ آئی صرف اُس کے ہی باغ ارم کی مے
یعنی بروزِ حشر وہی سُرخرو رہا

☆☆☆

درِ علوم و معارف کے پاس بُجھتی ہے
سنا کے قصہ شکر و سپاس بُجھتی ہے
جو اس جہان میں جویائے حق ہیں اُن کی فقط
شرابِ الفتِ حیدر سے پیاس بُجھتی ہے

☆☆☆

Presented by www.ziaraat.com

زندگی سے انتقامِ دامنِ محروم لیں
لذّتِ کیفیت خوش گامیِ معصوم لیں
اُن لبوں کی خوش نصیبی کی نہیں ہے انتہا
جو علیِؑ مرتضیٰ کے نقشِ پا کو چوم لیں

☆☆☆

حق شناسی کی تجھے اک اک ادا مل جائے گی
گر کرے گا غور تو شانِ خدا مل جائے گی
ابتدائے زندگی میں میرے مولا کی تجھے
الفتِ معبود کی ہر انتہا مل جائے گی

☆☆☆

گرمیِ ذوقِ نظارہ سرد ہوکر رہ گئی
شاخ جو سرسبز تھی وہ زرد ہو کر رہ گئی
تھا کفِ پائے علیؑ کا نقش اتنا پُرکشش
دل کُشی باغِ جنت گرد ہوکر رہ گئی

☆☆☆



جو کوئی انساں ہے اور اسلام کا فرزند ہے
اس کے استقبال کا باغِ جناں پابند ہے
اور تو سب لوگ دنیا میں ہیں خواہش مندِ خُلد
جو علی والے ہیں ان کی خُلد خواہش مند ہے

☆☆☆

خدا شناسی و حق آشنائی کہتے ہیں
وَلی کے ذوق کی جلوہ نمائی کہتے ہیں
وہ ہے ولیِ محمدؐ کی رفعتِ کردار
زبانِ حق میں جسے پارسائی کہتے ہیں

☆☆☆

ہمکنارِ فتح اِس کی جنگ ہو سکتی نہ تھی
دیکھ کر اس کو یہ دنیا دنگ ہو سکتی نہ تھی
اِس نے چومے ہیں کفِ پائے علیؑ ورنہ حضور
یہ دَھنک اتنی کبھی خوش رنگ ہو سکتی نہ تھی

☆☆☆

Presented by www.ziaraat.com

ہر چند نثارِ رخِ معصوم رہی ہے
خوش رنگی کی معراج سے محروم رہی ہے
ہے نقشِ کفِ پا مِرے مولا کا یقیناً
جُھک کر جسے یہ قوسِ قزح چوم رہی ہے

☆☆☆

منکشف تر رمزِ بود و ہست ہوتی جائے گی
مستقل ہشیار چشمِ مست ہوتی جائے گی
رفعتِ کردارِ حیدر پر کریں گے جتنا غور
آسمانوں کی بلندی پست ہوتی جائے گی

☆☆☆

ہاتھ اُس کے علم و حکمت کا خزینہ آ گیا
زندہ رہنے کا زمانے میں قرینہ آ گیا
شخصیت کا حیدرِ صفدر کی ہے ادنیٰ یہ فیض
جس نے ان پر جان دے دی اس کو جینا آ گیا

☆☆☆



اُس نے بخشش کی خبر مجھ کو بہ قلبِ شاد دی
دفعتاً مدّاحِ حیدر کو سخن کی داد دی
عرصۂ محشر میں میرے پوچھنے سے پیشتر
خازنِ جنت نے مجھ کو خود مبارک دی

☆☆☆

جستجو میں اُس کی کب شرمندگی مل جائے گی
ہاں نئے انداز کی تابندگی مل جائے گی
فلسفہ ہے بس میرے مولا کی الفت کا یہی
جو مَرے گا ان پہ اس کو زندگی مل جائے گی

☆☆☆

با ادب کہتی ہوئی بادِ بہاری جائے گی
شخصیت عزّت سے اِک اِک باری باری جائے گی
جشن کا ہوگا سماں آمد پہ اُن کی خلد میں
شان سے رندانِ حیدر کی سواری جائے گی

☆☆☆

Presented by www.ziaraat.com

ہے غلط بالکل کہ وہ آبِ فضا کا عکس ہے
اور نہ وہ آئینہ ارض و سما کا عکس ہے
جس کو سب قوسِ قزح کے نام سے کرتے ہیں یاد
وہ میرے مولا کے دامانِ عبا کا عکس ہے

☆☆☆

بیان کرتا ہوا مرتضیٰ کی شان جُھکا
گیا رکوع میں اور صورتِ کمان جُھکا
درِ علومِ الٰہی ۔ پہ بارہا افسر
برائے سجدۂ تعظیم آسمان جُھکا

☆☆☆

اِس کی تجلّیات کا وہ رنگ بھی نہیں
وہ طور وہ طریقہ نہیں ڈھنگ بھی نہیں
یہ کیا کرے گا مولا علیؑ کا مقابلہ
سورج تو ان کے نُور کا پاسنگ بھی نہیں

☆☆☆



نہ تیرے کان میں اہلِ جفا کا شور آئے
نہ زیر کرنے تجھے کوئی شاہ زور آئے
علیؑ کا بندۂ بے دام بن جو ہے خواہش
کہ ہاتھ میں ترے عالم کی باگ ڈور آئے

☆☆☆

مغفرت کی وہ مجھے لا کے سند تک دے گا
اپنے مولا کے پرستار کو بے شک دے گا
میں نہیں جاؤں گا لینے درِ جنت کی کلید
آ کے رضوان میرے دروازہ پہ دستک دے گا

☆☆☆

پہلے قدموں میں محبت کی نگاہیں ڈال دیں
بعد اُس کے حکمت و دانش کی راہیں ڈال دیں
بابِ شہرِ آگہی پر جیسے ہی رکھی جبیں
علم نے فوراً مری گردن میں باہیں ڈال دیں

☆☆☆

Presented by www.ziaraat.com

پئے حصولِ سکون و قرار کھینچا ہے
وفا کا نقش بصد اعتبار کھینچا ہے
ستائے کس طرح دشمن کہ اپنے چاروں طرف
علیؑ کے نام کا میں نے حصار کھینچا ہے

☆☆☆

گردوں کو ادب سے نگراں دیکھ رہا ہوں
خم بلکہ جبینِ دو جہاں دیکھ رہا ہوں
چوکھٹ ہے علیؑ کی یہ یقیناً جو یہاں میں
جبریل کے سجدوں کے نشاں دیکھ رہا ہوں

☆☆☆

حقیقت آشنا دل کی کہانی ہوتی جاتی ہے
بقا انجام اُن کی عمرِ فانی ہوتی جاتی ہے
جو انساں مرتے جاتے ہیں علیؑ کی راہِ الفت میں
فدا اُن پر حیاتِ جاودانی ہوتی جاتی ہے

☆☆☆



منفرد انجمن آرائی نظر آتی ہے
ایک ایک حور تماشائی نظر آتی ہے
میں سرِ دشتِ نجف آ گیا جب تو مجھ کو
باغِ فردوس کی رعنائی نظر آتی ہے

☆☆☆

قابلِ رشکِ بصیرت وہ بصارت کرلے
پیدا تحصیلِ محاسن میں مہارت کرلے
جو یہ چاہے کہ پڑھیں اس کی نگاہیں بھی نماز
وہ رخِ حیدرِ صفدر کی زیارت کرلے

☆☆☆

یک لخت جس طرح گلِ حُسنِ عمل کھلے
بے ساختہ بَروئے ہمہ بر محل کھلے
خُوشبو سے اُس بشر کی معطر ہے میرا دل
آمد سے جس کی کعبے کے دل کا کنول کھلے

☆☆☆

Presented by www.ziaraat.com

پڑھ کر دُرود کم نظری کو بھگایا ہے
سوئے ہوئے شعور کو اپنے جگایا ہے
پنہاں حقیقتیں مجھے آئیں نہ کیوں نظر
خاکِ نجف کا آنکھوں میں سُرمہ لگایا ہے

☆☆☆

شوق کے ہاتھوں پریشان ہوا جاتا ہے
اور تصدق عَلی الاعلان ہوا جاتا ہے
اس قدر بھائی ہے رنگینیِ صحرائے نجف
باغ فردوس کا قربان ہوا جاتا ہے

☆☆☆

ہو گئی حسنِ حقیقت کی کہانی روشن
نسبتاً اور بھی راہِ ہمہ دانی روشن
جلوہِ روئے علیؑ دل میں سمایا جتنا
ہو گئے اُتنے ہی قرآں کے معانی روشن

☆☆☆



آغوش میں جو بندہِ یزداں صفات ہے
قبضہ میں گویا مملکتِ شش جہات ہے
بیتِ خدا کے دل کی کلی کیوں کھلے نہ آج
پاس اُس کے کائنات کی کل کائنات ہے

☆☆☆

مت' راہِ اشتیاق میں قدموں کو سُست کر
بیدار رکھ دماغ کو اور دل کو چُست کر
مولود کعبہ جو ہے اُسے مان کر امام
اپنی نمازِ عشق کا قبلہ درست کر

☆☆☆

علیؑ کا نام مجھے جان سے بھی پیارا ہے
غروب ہو نہ سکے جو یہ وہ ستارہ ہے
چُھڑا سکے گا کوئی مجھ سے کس طرح یہ نام
کہ مجھ کو اس کے لیے مَوت بھی گوارہ ہے

☆☆☆

Presented by www.ziaraat.com

مُلک پاکیزگیِ فکر کی شاہی مل جائے
اور شاہی بھی تجھے لا متناہی مل جائے
آنکھ میں خاکِ نجف کا جو لگالے سرمہ
تجھ کو بھی نعمتِ شائستہ نگاہی مل جائے

☆☆☆

اور ہے احوال کی خوبی زُبُونی اور ہے
ظاہری شان اور حُسنِ اندرونی اور ہے
اور ہیں افکار کی پستی کے افسانہ نویس
اور خطیبِ منبرِ اَوجِ سَلُونی اور ہے

☆☆☆

روئے تخریب کا دلدادہ نہیں ہو سکتا
اس قدر وہ ورق سادہ نہیں ہو سکتا
ترک کرنے کے لیے عشقِ علیؑ کو مومن
کسی قیمت پہ بھی آمادہ نہیں ہو سکتا

☆☆☆



گو منفرد امیر تھے اور خوش نصیب تھے
وہ اِس جہاں میں فقر کے لیکن نقیب تھے
عمر اپنی پوری نانِ جویں پر گزار دی
مولا ہمارے کتنے عجیب و غریب تھے

☆☆☆

بصد فہم و سکون و صبر و اطمینان دیتا ہوں
میں اپنے روئے ایماں کو نرالی شان دیتا ہوں
یہی تو ہے ثبوتِ زندگیِ جاوداں میرا
کہ میں حُسنِ علیؑ مرتضیٰ پر جان دیتا ہوں

☆☆☆

خوں سے پُر اپنے ستم گر کے پیالے کر دوں
اور وفاداروں میں تقسیم اجالے کر دوں
ہے یہ ارماں کہ رگِ جاں کو علیؑ کی خاطر
دوڑ کر خنجرِ قاتل کے حوالے کر دوں

☆☆☆

Presented by www.ziaraat.com

اعجاز نہ ہو جس میں وہ قرآں نہیں ہوتا
معیوب نمائندۂ یزداں نہیں ہوتا
ہوتی نہیں جس کو شہِ مرداں سے محبت
وہ شخص کبھی صاحبِ ایماں نہیں ہوتا

☆☆☆

رتبۂ حیدرِ صفدر کو وہی جانتا ہے
وہی دنیا میں اُنہیں حق کا ولی مانتا ہے
ہو گئی معرفت احمدِ مرسل جس کو
بس وہی ذات یداللہ کو پہچانتا ہے

☆☆☆

تو جو فرمودۂ معبود پہ عامل ہو جائے
الفتِ حیدرِ کرّار کا حامل ہو جائے
حق شناسی کا تجھے فیض ملے پھر اتنا
کہ تو عارف ہی نہیں عارفِ کامل ہو جائے

☆☆☆



اگر اِس نور سے معمور وہ اک بار ہو جائے
تو دنیا کے لیے صد مطلعِ انوار ہو جائے
ہو صحت یاب کُلّی طور پر روحِ عمل تیری
علیؑ کے عشق میں گر دل ترا بیمار ہو جائے

☆☆☆

نظرِ حُسن میں اک حُسنِ جلی ہوتا ہے
اُس کا تو تابعِ مہمل بھی وَلی ہوتا ہے
پورے ایمان کی مِل جاتی ہے اُس سے دولت
حق نما کتنا یہ اک لفظِ علیؑ ہوتا ہے

☆☆☆

جس کا دل عاشقِ سلطان اُمَم ہوتا ہے
وہی وارفتۂ مولودِ حرم ہوتا ہے
بالعُموم اس کو ہی ملتی ہے مئے حُبِّ علیؑ
جس پہ اللہ کا مخصوص کرم ہوتا ہے

☆☆☆

Presented by www.ziaraat.com

کرو گر غور تو حُسنِ معانی اُس میں سارا ہے
یہ اندازِ نظر اہلِ خرد کو دل سے پیارا ہے
علیؑ کو شیرِ حق کہنا خردمندوں کی نظروں میں
بڑا موزوں، نہایت خوب صورت استعارہ ہے

☆ ☆ ☆

مرتبہ ایک تجھے ارفع و اعلیٰ مل جائے
رشک جس پر کرے سورج وہ اُجالا مل جائے
لکھ دے تحریرِ غلامی تو ولیِ حق کو
گر یہ خواہش ہے کہ جنت کا قبالہ مل جائے

☆ ☆ ☆

ہمیشہ حسنِ عقیدت سے کام لیتا ہوں
شرابِ الفتِ حیدر کا جام لیتا ہوں
رہِ عمل میں قدم جب بھی ڈگمگاتا ہے
علی کے دامنِ اقدس کو تھام لیتا ہوں

☆ ☆ ☆



کیا کوئی سمجھے گا اِس کو کہ کہاں رہتا ہوں
ہے جہاں نور کی برسات وہاں رہتا ہوں
اُس کو اربابِ وفا کہتے ہیں صحرائے نجف
آسماں جس کی زمیں ہے میں وہاں رہتا ہوں

☆ ☆ ☆

اُس کی آنکھوں کو حقیقت میں بصارت مل گئی
سینۂ مُردہ کو ایماں کی حرارت مل گئی
جس کے دل میں آ بسی حُبِّ علیؑ مرتضیٰ
یوں سمجھئے اس کو جنت کی بشارت مل گئی

☆ ☆ ☆

میزانِ حق میں عیب و ہنر تولتا ہوا
زندہ حقیقتوں کے گھر رُولتا ہوا
دیکھا علیؑ کو جس نے بھی مصروفِ گفتگو
قرآن اُس کو آیا نظر بولتا ہوا

☆ ☆ ☆

Presented by www.ziaraat.com

جیسے دُرود اسم رسولِ خدا کے ساتھ
مربوط ہے یہ نام شہِ لافتیٰ کے ساتھ
آتا نہیں یہاں کسی فردِ بشر کا نام
لفظِ علیؑ ہی جچتا ہے مشکل کشا کے ساتھ

☆☆☆

جس قدر در کا تھی اُتنی بڑائی مل گئی
گویا ہفت اقلیم کی فرمانروائی مل گئی
ہو گیا دنیا کی ہر اک چیز سے میں بے نیاز
عشقِ حیدر کیا ملا ساری خدائی مل گئی

☆☆☆

آلِ نبی و فخرِ صحابہ آئے
حسنینِ خوش اطوار کے بابا آئے
اترے جو علی اُس میں تو بولا کعبہ
صد شکر مرے قبلہ و کعبہ آئے

☆☆☆



علیؑ کے ہجر میں جو محوِ یاس رہتا ہے
وہ دور ہوتے ہوئے ان کے پاس رہتا ہے
شگفتگیِ اِرم ہے اُسی کی قسمت میں
جو دل فراقِ نجف میں اداس رہتا ہے

☆☆☆

کسی لطیف شجر کا ثمر نہیں ہوتا
اور اپنی اصل سے وہ باخبر نہیں ہوتا
جو اپنے دل میں رکھے دشمنیِ شاہِ نجف
اُس آدمی کا نسب معتبر نہیں ہوتا

☆☆☆

دیں پناہی، حق رسی، صدق آشنائی، مل گئی
مثلِ احمدؐ خلق کی فرمانروائی مل گئی
خوبیاں اتنی ملیں حیدر کو جب اللہ سے
پھر تعجب کیا اگر مشکل کشائی مل گئی

☆☆☆

Presented by www.ziaraat.com

والی اُسے کہتے ہیں وُلی کہتے ہیں
مجموعہ آیاتِ جلی کہتے ہیں
کہتے نہیں ہم لوگ علیؑ کو اللہ
اللہ کو البتہ علیؑ کہتے ہیں

☆☆☆

اُسے شعور فزوں از قیاس ہوتا ہے
جو لازمی ہے وہ فن اُس کے پاس ہوتا ہے
وہی سمجھتا ہے دُرِّ نجف کی قیمت و قدر
جو اس جہان میں گوہر شناس ہوتا ہے

☆☆☆

کم ظرف کوئی مرد قلندر نہیں ہوتا
تنگی کا گزر بحر کے اندر نہیں ہوتا
کیوں قلب نہ ہو عاشقِ حیدر کا کشادہ
وسعت نہ ہو جس میں وہ سمندر نہیں ہوتا

☆☆☆



پایاب کبھی کوئی سمندر نہیں ہوتا
بے عشق یداللہ قلندر نہیں ہوتا
رکھتا نہیں جو الفتِ حیدر کا خزانہ
وہ شخص نصیبے کا سکندر نہیں ہوتا

☆☆☆

قیمت کی احتیاج نہ بیعانہ چاہیے
ہاں جذبِہ خلوص کا نذرانہ چاہیے
بھر شرابِ عشقِ علیِ ولی فقط
قلبِ وفا شناس کا پیمانہ چاہیے

☆☆☆

جس میں ہوں سارے محاسن وہ ولی ہوتا ہے
حامل ندرتِ اوصافِ جلی ہوتا ہے
حُسن کے ایک بھی رخ سے نہیں ہوتا محروم
خوبیاں جس میں ہوں ساری وہ علی ہوتا ہے

☆☆☆

Presented by www.ziaraat.com

فضا جذبات کو کچھ اور دل آویز ملتی ہے
نظر جو شاخ آتی ہے وہی گلریز ملتی ہے
علیؑ کے عشق پر لگتا ہے جب بھی کفر کا فتویٰ
میرے رخشِ وفا کو اور بھی مہمیز ملتی ہے

☆☆☆

بن جائے وہ غذائے جہنم جو غیر ہو
احباب کے نصیب میں جنت کی سیر ہو
رہتی ہے میرے لب پہ ہمیشہ یہی دعا
یا رب علی کے چاہنے والوں کی خیر ہو

☆☆☆

اب طاقِ دل میں شوق کی مورت نہیں رہی
اچھی لگے جو دل کو وہ صورت نہیں رہی
حُبِّ علیؑ کے بعد کسی چیز کی مجھے
سچ پوچھئے تو کوئی ضرورت نہیں رہی

☆☆☆



جو فرضِ منصبی ہے خوب اسے پہچان کر نکلے
اور اپنی جان کی بازی لگانے جان کر نکلے
لگے جب کفر کے فتوے تو جو حیدر کے تھے عاشق
رہ عشقِ ولی میں اور سینہ تان کر نکلے

☆☆☆

آفاق کے محدود نظارے نہیں ہوتے
مسدود کبھی نور کے دھارے نہیں ہوتے
حیدر کے محاسن کا ہو کس طرح احاطہ
جو گن لئے جائیں وہ ستارے نہیں ہوتے

☆☆☆

چشمِ حق میں اک مقامِ عارفانہ مل گیا
ختم جو ہوتا نہیں وہ آب و دانہ مل گیا
دولتِ عشقِ علیؑ قبضہ میں جس کے آگئی
سب خزانوں سے بڑا اس کو خزانہ مل گیا

☆☆☆

Presented by www.ziaraat.com

شائستگیِ فکر سرِ بزم چاہیے
اور رزمگہ میں حوصلۂ رزم چاہیے
تیغ افگنی کے واسطے سچ تو یہ ہے کہ بس
شیرِ خدا سا مردِ اُولی العزم چاہیے

☆☆☆

اک طرح دشمن کی بیماری کا چارہ کر گئیں
اور یُد اللّٰہی کی جانب بھی اشارہ کر گئیں
جنگ کرنے جو بھی آیا سامنے فوراً اسے
بولتے قرآں کی ضربیں پارہ پارہ کر گئیں

☆☆☆

عداوت سے وہ درسِ حوصلہ افزائی لیتے ہیں
تو ویرانوں سے کارِ انجمن آرائی لیتے ہیں
محبت پر علیؑ کی جب کوئی مطعون کرتا ہے
مرے جذبے نئے انداز سے انگڑائی لیتے ہیں

☆☆☆



اُس کو ساری دولتِ حق آشنائی مل گئی
خوش نگاہی، پاک بازی، پارسائی مل گئی
جس نے دنیا ترک کر دی بابِ حکمت کے لئے
اس کو زندانِ جہالت سے رہائی مل گئی

☆☆☆

بندۂ مخصوصِ حق ہیں منفرد انساں ہیں
محشرِ خاموش ہیں اور بولتے قرآن ہیں
حیدرِ صفدر بقولِ حضرتِ ختم الرسل
سر سے لے کے پیر تک ایمان ہی ایمان ہیں

☆☆☆

وہاں تاریکیِ پیہم کا بسیرا دیکھا
اور بے علمی کو ڈالے ہوئے ڈیرا دیکھا
رہی جس دل کی فضا حُبِّ علیؑ سے خالی
اُس میں ہر سمت گھٹا ٹوپ اندھیرا دیکھا

☆☆☆

Presented by www.ziaraat.com

تغیر آشنا افلاس کا احوال ہو جائے
نکل آئے تو پستی سے بلند اقبال ہو جائے
فراست سے اگر لے کام تو میری طرح تو بھی
علیؑ کے عشق کی دولت سے مالا مال ہو جائے

☆☆☆

مستند اُس شخص کی حق آشنائی ہو گئی
ہر عمل میں اُس کے پیدا پارسائی ہو گئی
دُور اس سے ہو گئیں کردار کی سب خامیاں
جس کی بابِ شہرِ حکمت تک رسائی ہو گئی

☆☆☆

اُسی کا طرزِ تفکر تو عاقلانہ ہے
وہیں تو معرفت و علم کا ٹھکانہ ہے
ہے جس دماغ میں روشن چراغِ حُبِّ علیؑ
اُسی میں ندرتِ افکار کا خزانہ ہے

☆☆☆



حقیقتاً جسے حق سے شعور ملتا ہے
اُسے کمالِ بصیرت ضرور ملتا ہے
چراغ حب علی جس کے دل میں روشن ہو
قدم قدم پہ اُسے سیلِ نور ملتا ہے

☆☆☆

عبد میں معبود کی جب رونمائی ہو گئی
عام پھر کیفیتِ حق آشنائی ہو گئی
سامنے آئے علیؑ تو کور چشموں کے سوا
اُن کی صورت پر فدا ساری خدائی ہوگئی

☆☆☆

تو جو رفعت سے ہو مربوط تو اعلیٰ ہو جائے
تجھ کو بھی معرفتِ عالمِ بالا ہو جائے
اُس میں گر آئے نکل حُبِّ علیؑ کا سورج
گوشہ گوشہ میں تیرے دل کے اجالا ہو جائے

☆☆☆

Presented by www.ziaraat.com

لب پہ جب نام شہنشاہِ حُسنین آتا ہے
نورِ حق دل میں بصد زینت و زین آتا ہے
اُس کا الفاظ میں اظہار نہیں ہو سکتا
یا علیؑ کہنے سے جو روح کو چین آتا ہے

☆☆☆

یاد مجھ کو پھر روش اپنی پرانی آ گئی
اک نئی دریائے الفت میں روانی آ گئی
دفعتاً تازہ ہوا حُبِّ علیؑ کا ولولہ
کفر کے فتووں سے ایمان پر جوانی آ گئی

☆☆☆

بیٹا ابو طالب کا حَسنین کا بابا ہے
ہے آلِ محمدؐ کی اور فخرِ صحابہ ہے
حیدر جسے کہتے ہیں گر غور کرو تو وہ
قبلہ کا تو قبلہ ہے اور کعبے کا کعبہ ہے

☆☆☆



اپنا ہو کہ بیگانہ دیوانہ کہ فرزانہ
کہتا نہ کوئی اُس کو توحید کا کاشانہ
حیدر کا زچہ خانہ بنتا نہ اگر افسر
"رہ جاتا یونہی کعبہ بت خانے کا بت خانہ"

☆☆☆

قدم قدم پہ اُسے خلد سے قریب کرے
ہر ایک صاحبِ ادراک کا رقیب کرے
اُسی کا حق ہے جو کہلائے مردِ خوش قسمت
خدا علیؑ کی محبت جسے نصیب کرے

☆☆☆

دین میں اس کو نمایاں سحر و شام رکھا
خاص اعزاز سے دنیا میں سرِ عام رکھا
شکلِ انساں میں ایمان ہوا جب ظاہر
اس کا خود قادرِ مطلق نے علیؑ نام رکھا

☆☆☆

Presented by www.ziaraat.com

ذہن اُس شخص کا بیمار ہے ناکارہ ہے
کِلمہ گو سہی، پر جہل کا وہ مارا ہے
جو درِ علم کو رکھتا نہیں منظورِ نظر
مذہبی طور پہ وہ آدمی آوارہ ہے

☆☆☆

یونہی یہ معترضِ بے شعور جائز ہے
کہ جس طرح سے شرابِ طہور جائز ہے
اگرچہ دوسری باتوں میں ہے وہ ناجائز
علیؑ کے عشق میں لیکن غرور جائز ہے

☆☆☆

جو ان کا دوست ہے وہ صاحبِ ادراک ہوتا ہے
جو دشمن ہے وہ از روئے خرد ناپاک ہوتا ہے
علیؑ کے بُغض کا آغاز جس کے دِل میں ہو اَفسر
ہر ایسے شخص کا انجام عبرت ناک ہوتا ہے

☆☆☆



جو تو دل سے غلامِ حیدرِ کرّار ہو جائے
تیری تقدیرِ خفتہ یک بیک بیدار ہو جائے
اُسی کو صحتِ افکار ملتی ہے فقط ہمدم
علیؑ کے عشق میں جو آدمی بیمار ہو جائے

☆☆☆

درِ حق سے سندِ ناصیہ فرسائی لی
لبِ جبریل سے دادِ سخن آرائی لی
بن گئی قوسِ قزح مدحِ علیؑ کی فوراً
جذبہ دل نے مرے جیسے ہی انگڑائی لی

☆☆☆

مردہ دل کے لیے پیغامِ حیات آتا ہے
لئے ہمراہ عزائم کی برات آتا ہے
یا علیؑ کہنا ہی اک ایسا عمل ہے جس سے
ڈگمگاتے ہوئے قدموں میں ثبات آتا ہے

☆☆☆

Presented by www.ziaraat.com

مئے عرفاں سے جو پُر ہے وہ پیمانہ بنایا ہے
خدائے لَم یَلِد کا خاص کاشانہ بنایا ہے
ملے خُلّت کا تمغہ کیوں نہ ابراہیمؑ کو افسر
انہوں نے میرے مولا کا زچہ خانہ بنایا ہے

☆☆☆

کوئے شہرِ نبوی مصر کا بازار بنے
مالکِ ارض و سما اُس کا پرستار بنے
شبِ ہجرت ہے فقط خوابِ علیؑ کی تعبیر
یعنی وہ سونا خدا جس کا خریدار بنے

☆☆☆

اِس کا قائل جو بھی ہے اُس کی نرالی شان ہے
اِس میں مضمر زندگی ہے زندگی کی آن ہے
اے عزیزِ من میں اِس نعرہ کو کیسے چھوڑ دوں
یاعلیؑ کہنا تو میرے دین کی پہچان ہے

☆☆☆



ہمیشہ دولتِ ایماں سے ہمکنار رہا
محبتِ شہِ مرداں میں بے قرار رہا
بدل سکے نہ مظالم ہمارے دل کی فضا
علیؑ کے عشق کا موسم سدا بہار رہا

☆☆☆

یہ قولِ حق شبِ ہجرت سنائی دیتا ہے
اور ایک دعوتِ حق آشنائی دیتا ہے
وہی ہے نائبِ احمد جو کافروں تک کو
تمام رات پیمبر دکھائی دیتا ہے

☆☆☆

نبیِ عام سے پیغمبرِ جلیل بنے
وجود حق کی بڑی مستند دلیل بنے
یونہی نہیں ہوئے اِتنے عظیم ابراہیم
بنایا مَولدِ حیدر تو وہ خلیل بنے

☆☆☆

Presented by www.ziaraat.com

پل بھر میں انتہائی بلندی پہ چڑھ گئی
اور ہر قدم پہ سورۂ والفتح پڑھ گئی
خندق کے روز شیر الٰہی کی ایک ضرب
رتبہ میں دو جہاں کی عبادت سے بڑھ گئی

☆ ☆ ☆

یہ ہی نہیں کہ زینتِ میدانِ حرب تھی
دھوم اُس کے مرتبہ کی سر شرق و غرب تھی
جو دو جہاں کی جملہ عبادت سے ہو سوا
خندق میں وہ علیؑ کی فقط ایک ضرب تھی

☆ ☆ ☆

معترف توحید کا وہ بندۂ یزداں نہیں
مُنکرِ اسلام ہے اور قائلِ قرآں نہیں
ہیں سراپا جب علیؑ ایمان تو ظاہر ہے پھر
جس کے یہ صاحب نہیں وہ صاحبِ ایماں نہیں

☆ ☆ ☆



خوف سے ہر اک قدم ظالم کا بھاری ہو گیا
اس لیے کہ موت کا فرمان جاری ہو گیا
ہیبتِ شیرِ الٰہی دیکھتے کے ساتھ ہی
پیکرِ مرحب پہ اِک لرزہ سا طاری ہو گیا

☆ ☆ ☆

ہے جو بالکل منفرد وہ بادشاہی مل گئی
راست بازانِ جہاں کی کجکلاہی مل گئی
کیا یہ کم خوبی ہے کہ حیدر کو بعدِ مصطفیٰ
خاندانِ اَولیاء کی سربراہی مل گئی

☆ ☆ ☆

وہ بے نیاز جس کو بھی یہ فخر و ناز دے
کر دے بلند رتبہ مقامِ فراز دے
چاہے جسے بنا دے علیؑ کا غلام خاص
مختارِ کُل ہے وہ جسے چاہے نواز دے

☆ ☆ ☆

Presented by www.ziaraat.com

میدانِ حرب و ضرب کا واحد وہ مرد ہے
ہیبت سے اُس کی، چہرہِ خورشید زرد ہے
حیدر کی ایک ضرب ہے وہ جس کے سامنے
مجموعہِ عبادتِ کونین گرد ہے

☆☆☆

جانبِ دوزخ رواں ہر ایک مردِ بد ہوا
تیغِ حیدر سے دو ٹکڑے دشمنِ احمدؐ ہوا
حیدری ضربت کے ہیں ادنیٰ سے یہ سارے شکار
مرحب وعنتر ہوئے، عمر و ابنِ عبدِ وُد ہوا

☆☆☆

دفعتاً برباد عزّت اُن کی ساری ہو گئی
کافری آمادہِ سجدہ گزاری ہو گئی
کیوں نہ ہوں کعبہ کے بت گر کر زمیں پر سجدہ ریز
ہیبتِ شیرِ خدا جو اُن پہ طاری ہو گئی

☆☆☆



یہ کبھی بیزار و نفرت خیز ہوتا ہی نہیں
خیر کا عادی ہے شر انگیز ہوتا ہی نہیں
میرے دل میں حُبِّ حیدر کی ہے گنجائش بہت
یہ وہ پیمانہ ہے جو لبریز ہوتا ہی نہیں

☆☆☆

حاصل اُسے مدارجِ ایمان ہی نہیں
اُس پر عیاں حقیقتِ قرآن ہی نہیں
ایمانِ کُل سے جس کا تعلق نہیں کوئی
وہ آشنائے لذّتِ ایمان ہی نہیں

☆☆☆

جہالت آشنا ذہنوں پہ وہ قربان ہوتا ہے
اُسے سرمایہِ باطل عزیز از جان ہوتا ہے
علیؑ کے مرتبہ کا ہو نہیں سکتا کبھی قائل
وہ جس کی فکر میں تہذیب کا فقدان ہوتا ہے

☆☆☆

Presented by www.ziaraat.com

جو تجھ کو حاملِ فکر و شعور رہنا ہے
جبیں جھکائے نبیؐ کے حضور رہنا ہے
تو شخصیت سے علی کی قریب تر ہو جا
اگر عذابِ الٰہی سے دور رہنا ہے

☆☆☆

ہر ذرّہ نجم بن گیا وہ کہکشاں بنی
نورانیت کی ہوش ربا داستاں بنی
تیرہ رجب کو نکلا جو کعبہ کی اُوٹ سے
اُس چاند کی چمک سے زمیں آسماں بنی

☆☆☆

رونقِ محفل بنا اور جانِ محفل ہو گیا
واقعی ہر حیثیت سے اب میں کامل ہو گیا
گود میں پاکر علیؑ کو بولا یہ کعبہ کو آج
خود کو میں قبلہ کہلوانے کے قابل ہوگیا

☆☆☆



تیرے باعث صاحبِ اجلال وصولت ہو گیا
مالک عِزّ و وقار و حُسن و دولت ہو گیا
بن کے مولد اُن کا حیدر سے کہا کعبہ نے یہ
قبلۂ کونین میں تیری بدولت ہو گیا

☆☆☆

وحی کیا چیز ہے قرآن کسے کہتے ہیں
کون مومن ہے مسلمان کسے کہتے ہیں
کُلِّ ایماں سے نہیں آپ کا جب ربط کوئی
آپ کیا جانیں کہ ایمان کسے کہتے ہیں

☆☆☆

حیثیت میری جو تھی بہتر سے بہتر ہو گئی
اَوج وہ مجھ کو ملا کہ تیری ہمسر ہو گئی
اُترے کعبہ میں علیؑ تو چرخ سے بولی زمیں
مرتبہ میں آج میں تیرے برابر ہو گئی

☆☆☆

Presented by www.ziaraat.com

گر نظر آئے کوئی نفسِ پیمبر لائیے
اپنے کاندھوں پر نہیں سر پر بٹھاکر لائیے
رفعت علم و عمل میں ندرتِ گفتار میں
ہے اگر کوئی تو حیدر کے برابر لائیے

☆☆☆

اک مکمل ضابطہ مدِّ مقابل ہو گیا
جب تو پژمردہ رخِ اربابِ باطل ہو گیا
خانۂ معبود میں حیدر تو کیا پیدا ہوئے
صورتِ انسان میں قرآن نازل ہوگیا

☆☆☆

محبوب تھی جو شے وہی دراصل آ گئی
کعبہ کے کان میں خبرِ وصل آ گئی
وارد ہوئے علیؑ ولی اس میں دفعتاً
فصلِ بہار آج بلا فصل آگئی

☆☆☆



کوفی ہے عراقی ہے کہ شامی لکھ دے
دے کر علم حق کو سلامی لکھ دے
حرّیتِ افکار ملے تجھ کو ابھی
حیدر کو اگر خط غلامی لکھ دے

☆☆☆

کام اپنے کرم ہی سے فقط لیجئے گا
یعنی ہمیں مایوس نہیں کیجئے گا
مولا یہ یقیں ہے کہ سرِ محشر آپ
فردوس کا پروانہ ہمیں دیجئے گا

☆☆☆

نظر کے سامنے گر منزلِ بلند آئے
تو کیوں نہ جوش میں عرفان کا سمند آئے
جب اُس کا دیکھنا معبود کی عبادت ہے
علیؑ کا چہرہ ہمیں کیوں نہ پھر پسند آئے

☆☆☆

Presented by www.ziaraat.com

عالم میں تھے سراپا تجمّلِ رسولِ پاکؐ
ایمان و آگہی کا تموّلِ رسولِ پاکؐ
اور اس جہانِ زیست میں از فرق تا قدم
مولائے کائنات تھے بالکل رسولِ پاکؐ

☆ ☆ ☆

حقیقت جو ہے وہ بالکل نہیں اس سے جدا لگتی
ہے بس اہلِ وفا کو اس میں ہی شانِ وفا لگتی
نبی نے جس کو فرمایا وہی ہے جانشیں اُن کا
کہیں گے ہم یہی، پوچھو جو تم، ہم سے خدا لگتی

☆ ☆ ☆

تو خود کو سمجھتا ہے جو خوش ذوق پہن لے
با جذبۂ اخلاص و بصد شوق پہن لے
مل جائے تجھے نعمت آزادی افکار
حیدر کی غلامی کا اگر طوق پہن لے

☆ ☆ ☆



قرارِ روح و دل و جسم و جاں ملے نہ ملے
کسی بھی سمت سے کوئی اماں ملے نہ ملے
نجف کی خاک کا ذرّہ ہوں مجھ کو کیا پرواہ
دیار خلد میں کوئی مکاں ملے نہ ملے

☆ ☆ ☆

میانِ منزلِ روزِ جزا بھگتنی ہے
پڑے گی جو بھی بحکمِ قضا بھگتنی ہے
ہمیں تو ملنا ہے اجرِ محبتِ حیدر
عدو کو اپنے کئے کی سزا بھگتنی ہے

☆ ☆ ☆

کہلا کے زمانے سے خوش اسلوب گیا ہوں
اور ہو کے خدا والوں میں محسوب گیا ہوں
کوثر کا کنارہ مرے ہاتھ آئے نہ کیونکر
ہیں عشقِ یُداللہ میں جو ڈوب گیا ہوں

☆ ☆ ☆

Presented by www.ziaraat.com

مولا کے ہر ملنگ پہ اس کی نگاہ ہے
وہ حقِ عاشقانِ ولایت پناہ ہے
جنت ہے جس کا نام عزیزانِ محترم
حیدر کے وہ غلاموں کی تفریح گاہ ہے

☆ ☆ ☆

جو بات کہہ رہا ہوں میں نتیجۂ شعور ہے
بنے ہیں جس سے مرتضٰی وہ کبریا کا نور ہے
ہے اِس قدر خبر مجھے اور اتنا جانتا ہوں میں
علیؑ تو ہوں نہ ہوں خدا، خدا علیؑ ضرور ہے

☆ ☆ ☆

صورت مجھے تسکیں کی دکھائی دی ہے
آواز بھی ہاتف کی سنائی دی ہے
بنتا نظر آیا ہے مجھے کام اپنا
جب نام کی حیدر کے دُہائی دی ہے

☆ ☆ ☆



بلا سے، شاخ کوئی اب ہلے ہلے نہ ہلے
اور اس میں پھول طرب کا کھلے کھلے نہ کھلے
شرابِ حُبِّ علیؑ پی چکے سب اہلِ ولا
اب اُن کو بادۂ کوثر ملے ملے نہ ملے

☆ ☆ ☆

وہ لطف وسعتِ بحرِ علوم لیتے ہیں
پھر اُس کی حق سے جزا بالعُموم لیتے ہیں
مئے اِرم کی اُنہیں آرزو نہیں رہتی
علی کے نقشِ قدم کو جو چوم لیتے ہیں

☆ ☆ ☆

جو سچ بتاؤں تو ربِ عُلیٰ ہی حافظ ہے
جہاں میں مالکِ روز جزا ہی حافظ ہے
عدوے مصحف ناطق ہے گر کوئی حافظ
تو اس کے علم و عمل کا خدا ہی حافظ ہے

☆ ☆ ☆

Presented by www.ziaraat.com

گرچہ رہ رو پہ بہت وقت کٹھن آتا ہے
اور ہر لمحہ لئے رنج و محن آتا ہے
سیدھی جاتی ہے مگر رہگزرِ عشقِ علیؑ
اِس کے آخر ہی میں جنت کا چمن آتا ہے

☆☆☆

نمایاں یا علیؑ اپنا جمال رکھیے گا
ہماری سمت رخ بے مثال رکھیے گا
بروزِ حشر نہ رہ جائیں دید سے محروم
ہم آپ کے ہیں ہمارا خیال رکھیے گا

☆☆☆

مِن جانب حق کوئی نوشتہ نہیں رکھتا
اور دے جو گواہی وہ فرشتہ نہیں رکھتا
وہ کفرِ مکمل ہی کا ہوگا کوئی شیدا
ایمانِ مجسّم سے جو رشتہ نہیں رکھتا

☆☆☆



اس کے علاوہ کب کوئی تدبیر چاہیے
بس ایک ہی یہ خوبی تقدیر چاہیے
جنت میں داخلہ کے لیے اے عزیز من
مولا علیؑ کے ہاتھ کی تحریر چاہیے

☆☆☆

خوشا نصیب کہ اہل ولا سمجھتے ہیں
مقام و مرتبہ مرتضیٰ سمجھتے ہیں
جو پی چکے مئے عشق علی کے جام اے دوست
وہ رند بادہ کوثر کو کیا سمجھتے ہیں

☆☆☆

جو کہہ رہی ہے حق کی انا کر رہا ہوں میں
باطل کے حامیوں کو فنا کر رہا ہوں میں
دھڑکن منافقین کے دل کی نہ کیوں ہو بند
مولا علی کی کھل کے ثناء کر رہا ہوں میں

☆☆☆

Presented by www.ziaraat.com

پختگی کا راز طشت از بام ہوکر رہ گیا
قلعہ سنگیں شکستہ جام ہو کر رہ گیا
شیر یزداں نے کیا جب اس پہ حملہ یک بیک
باب خیبر لرزہ براندام ہوکر رہ گیا

☆☆☆

وصف سارے میرے مولا کے رقم ہو جائیں
منتشر جتنے ہیں اجزا وہ بہم ہو جائیں
کئے جاؤں گا فضائل میں علیؑ کے تحریر
چاہے یہ دونوں میرے ہاتھ قلم ہو جائیں

☆☆☆

صاف آئینہ ایمان کئے جاؤں میں
جمع سرمایہ عرفان کئے جاؤں میں
یا علیؑ اب تو مری ایک ہی خواہش ہے فقط
دل و جاں آپ پہ قربان کئے جاؤں میں

☆☆☆



فروزاں اپنے کرم کا سراج رکھئے گا
ہمارے فرق پہ جنت کا تاج رکھئے گا
ہرایک دوست کو پہنچا کے خلد میں مولا
تمام چاہنے والوں کی لاج رکھئے گا

☆☆☆

وہی تو جامِ مئے خوشگوار پیتا ہے
اور اپنے جامہ عِزّ و شرف کو سیتا ہے
نہ پوچھو بازیِ ایمان جیتی ہے کس نے
علیؑ پہ مرتا تھا جو آدمی وہ جیتا ہے

☆☆☆

بلند جو ہوں وہ پستی سے مَس نہیں رکھتے
جو گُل ہوں وہ طلب خار و خس نہیں رکھتے
سِوا ہو تختِ سلیمانؑ سے بوریا جن کا
وہ اقتدار کی دل میں ہوس نہیں رکھتے

☆☆☆

Presented by www.ziaraat.com

باطل اگر ہے آپ کو مرغوب جایئے
بن کر جہاں سے بندۂ معتوب جایئے
مت بیٹھئے سفینۂ آلِ رسولؐ میں
ہے ڈوبنے کا شوق تو پھر ڈوب جایئے

☆☆☆

جو کام آئے ہراک منزل پہ وہ سوغات ملتی ہے
بلا چون و چرا، شام و سحر، دن رات ملتی ہے
درِ آلِ محمد سے بصد لطف و کرم افسر
زمانے کو شعورِ خیر کی خیرات ملتی ہے

☆☆☆

حق کے معیار پہ جو فرد تھا پورا اترا
بر خلافِ روشِ ملّتِ شوریٰ اترا
مدحتِ پنجتنِ پاک میں جب تو افسر
عرش سے لے کے مُلک دَھر کا سُورہ اترا

☆☆☆

Presented by www.ziaraat.com

# مدح

## مدح آل محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ادا فریضہ خدمت بہ شوق و ذوق کریں
پسند دل سے اطاعت کا اُن کی طوق کریں
وہ اہل بیتِ محمدؐ ہیں صرف اے افسرؔ
ملائکہ جنہیں جھک کر سلامِ شوق کریں

☆☆☆

مکّے میں بیٹھ جا کہ مدینے میں بیٹھ جا
شوقِ نجات لے کے تو سینے میں بیٹھ جا
بچنا ہے گر تلاطم میدانِ حشر سے
آلِ رسولِ حق کے سفینے میں بیٹھ جا

☆☆☆

آل کا جس کے لیے آج بہم سایہ ہے
کل اسی کے لیے خالق کا کرم سایہ ہے
جس پہ سایہ ہے یہاں آلِ عبا کا افسرؔ
انبیاء کا وُہی فردوس میں ہمسایہ ہے

☆☆☆



انہی کے زیرِ نگیں ہر دیار لگتا ہے
وہ ان کا عہد ہے جو استوار لگتا ہے
بچائیں گے تجھے طوفاں سے اہل بیت رسول
اِنہی کا ہے وہ سفینہ جو پار لگتا ہے

☆☆☆

وہ دُور کرکے سب اپنے عیوب جاتا ہے
کہ سوئے منزل فتح قلوب جاتا ہے
اُسی کی ناؤ تو لگتی ہے جا کے ساحل پر
جو عشقِ آلِ محمدؐ میں ڈوب جاتا ہے

☆☆☆

نجس اَذہان کی کچھ ہمت افزائی نہیں ہوتی
برائے منکرِ حق بزم آرائی نہیں ہوتی
درِ آلِ محمدؐ پر جلی حرفوں میں لکھا ہے
یہاں ناپاک ذہنوں کی پذیرائی نہیں ہوتی

☆☆☆

Presented by www.ziaraat.com

حق شناسانِ درِ خاصہِ باری نکلے
اپنے احوال پہ کرتے ہوئے زاری نکلے
جن کو سب لوگ سمجھتے تھے فرشتے اکثر
وہ درِ آلِ محمد کے بھکاری نکلے

☆ ☆ ☆

اُس کو روشِ حق کسی پہلو نہیں آتی
انصاف کی ہاتھ اس کے ترازو نہیں آتی
جو داخلِ گلزارِ مودت نہیں ہوتا
اُس شخص سے ایمان کی خوشبو نہیں آتی

☆ ☆ ☆

ثناء میں ان کی مکمل جو بَیت ہو جائے
نثار خلد مشیّت سمیت ہو جائے
بَلائیں لے ترے رخ کی جہانِ عمرِ ابد
جو تو فدائے غمِ اہلِ بیت ہو جائے

☆ ☆ ☆



اُس شخص سے حق ناخوش و آزردہ ہے
قانونِ خدا اُس کا ستم خوردہ ہے
کرتا نہیں جو آلِ محمدؐ سے وفا
زندہ بھی نظر آئے تو وہ مردہ ہے

☆ ☆ ☆

نہ صرف ذہن سے رفعِ شکوک کرتے ہیں
عطا گدا کو شکوہِ مُلوک کرتے ہیں
ہیں اہلِ بیت وہ محسن جو دشمنوں تک سے
خود اُن کے ظرف سے بڑھ کر سلوک کرتے ہیں

☆ ☆ ☆

مت جھوٹے رہبروں کا قبیلہ بنائیے
اک مرکزِ صفاتِ جمیلہ بنائیے
دربارِ کبریا میں رسائی کا گر ہے شوق
آلِ نبی کو اپنا وسیلہ بنائیے

☆ ☆ ☆

Presented by www.ziaraat.com

آفاقِ جہانِ ہمہ دانی نہیں ملتے
قرآن کے اسرار نہانی نہیں ملتے
جو آلِ محمدؐ سے گریزاں رہیں اُن کو
الفاظ تو ملتے ہیں معانی نہیں ملتے

☆☆☆

گروہِ اہلِ حق میں ہو کے وہ محسوب جاتا ہے
جہاں سے بن کے حق کا بندہ محبوب جاتا ہے
یہ بحرِ بے کنارِ عشق اہلِ بیت ہے افسر
وہی بس پار لگتا ہے جو اس میں ڈوب جاتا ہے

☆☆☆

آدمی کے پاس چاندی ہو نہ سونا چاہیے
اور نہ سونے کے لیے اُس کو بچھونا چاہیے
زندگی کے مرحلہ میں ساتھ ہو کچھ یا نہ ہو
ہاتھ میں دامانِ اہلِ بیت ہونا چاہیے

☆☆☆



خدا شناس جو ہو وہ دماغ ملتا ہے
ہر ایک گام پہ روشن چراغ ملتا ہے
ہیں اہلِ بیتِ محمدؐ ہی رہنمائے جہاں
انہی سے منزلِ حق کا سراغ ملتا ہے

☆☆☆

انوار نہ ہوتے خس و خاشاک نہ ہوتے
ہوتی نہ زمیں اور یہ افلاک نہ ہوتے
ملتے نہ کہیں شش جہت عالم امکاں
دنیا میں اگر پنجتنِ پاک نہ ہوتے

☆☆☆

جو ساتھ دے پیہم وہ خزینہ نہ ملے گا
لطف و کرمِ شاہِ مدینہ نہ ملے گا
کشتی سے نہ کر آلِ محمدؐ کی کنارہ
پھر تجھ کو کوئی ایسا سفینہ نہ ملے گا

☆☆☆

Presented by www.ziaraat.com

بشر کی مغفرت کا اُس میں پوشیدہ اشارہ ہے
وہ بخشش کا بہت مضبوط و مستحکم سہارہ ہے
جو اہلِ بیتِ احمد ہیں وہ ہیں اک ایسی کشتی جو
سفینہ کا سفینہ ہے کنارے کا کنارہ ہے

☆☆☆

علوم جس طرح محفوظ ہیں مدینہ میں
جواہرات ہیں سارے اسی خزینہ میں
سوارِ کشتیِ آلِ نبی نہیں ہم ہی
جنابِ نوحؑ بھی ہیں خود اِسی سفینے میں

☆☆☆

حریم قربتِ پروردگار میں پہنچا
نبی ہیں سارے جہاں اُس دیار میں پہنچا
نصیب جس کو ہوا قربِ اہلِ بیتِ نبی
وہی تو رحمتِ حق کے جوار میں پہنچا

☆☆☆



پُر سکوں یہ روشِ گردشِ حالات کہاں
یہ تیقن کی فضائیں یہ عنایات کہاں
یوں تو اِس بحرِ جہاں میں ہیں سفینے لاکھوں
کشتیِ آلِ محمدؐ کی مگر بات کہاں

☆☆☆

سر جھکائے درِ آل پر آیئے
نعمتِ خُلد معبود سے پایئے
اور منظور گر یہ نہیں ہے تو پھر
آپ دوزخ میں تشریف لے جایئے

☆☆☆

نعمت ہو جس پہ کوئی یہ وہ مائدہ نہیں
اس میں کوئی اصول نہیں قاعدہ نہیں
بے حُبِّ اہلِ بیت جہاں میں تمام عمر
پڑھتے رہو نماز کوئی فائدہ نہیں

☆☆☆

Presented by www.ziaraat.com

زمیں پہ عرش سے پیغامِ کردگار اُترا
علوم و حکمت و دانش کا شاہکار اترا
کلامِ حق کی ہیں تجسیم چودہ معصومینؑ
اب آپ سوچ لیں قرآن کتنی بار اترا

☆ ☆ ☆

نصیب اَزل سے اسے منزلت جلیلہ ہے
جدا تمام زمانہ سے یہ قبیلہ ہے
جو دم زدن میں ملا دے خدا سے بندہ کو
نبی کی آل ہی وہ منفرد وسیلہ ہے

☆ ☆ ☆

کبھی یثرب تو کبھی کرب و بلا پہنچا ہوں
اور کبھی نزدِ درِ عقدہ کُشا پہنچا ہوں
الفتِ آل کے جادے پہ چلا ہوں جب بھی
دم زدن میں درِ فردوس پہ جا پہنچا ہوں

☆ ☆ ☆



سخن بنا ہے تو اہلِ سُخن کے صدقے میں
چمن کھلا ہے بہارِ چمن کے صدقے میں
ہے ایک یہ بھی تو سرکارِ دو جہاں کی حدیث
کہ شش جہات بنے پنجتن کے صدقے میں

☆ ☆ ☆

خود میں بھی صفت کوئی جمیلہ نہیں رکھتا
اور جس کی ہو بخشش وہ قبیلہ نہیں رکھتا
محروم رہے گا چمنِ خلدِ بریں سے
جو آلِ محمدؐ کا وسیلہ نہیں رکھتا

☆ ☆ ☆

وہ بزمِ اہلِ خرد کا جلیس ہوتا ہے
عقیدہ اُس کا نہایت نفیس ہوتا ہے
ولائے آل کی دولت ملے جسے وہ شخص
غریب ہوتے ہوئے بھی رئیس ہوتا ہے

☆ ☆ ☆

Presented by www.ziaraat.com

بفیضِ پنجتنِ پاک و اہلِ بَیت ملے
رضائے خالقِ ارض و سما سمیت ملے
جو مدح آلِ محمدؐ میں تو کہے اشعار
ہر ایک بیت پہ جنت میں تجھ کو بیت ملے

☆☆☆

یوں حاملِ صفاتِ جمیلہ نہیں کوئی
اِتنا بلند بام قبیلہ نہیں کوئی
خالق کی معرفت کے لیے اس جہان میں
جز اہلِ بَیت پاک وسیلہ نہیں کوئی

☆☆☆

ہر دل کے لیے جلوہ نمائی نہیں ہوتی
ہر شیشے کی قسمت میں صفائی نہیں ہوتی
یہ بارگہہِ معرفت آلِ نبی ہے
یاں ہرکس و ناکس کی رسائی نہیں ہوتی

☆☆☆



پنہاں اسی میں خیر کی کل کائنات ہے
یعنی ہزار باتوں کی یہ ایک بات ہے
دامان آلِ احمدِ مختار تھام کر
جس راہ پر چلو وہی راہِ نجات ہے

☆☆☆

جبیں کا اُس کی نوشتہ دکھائی دیتا ہے
تو جبرئیل سے رشتہ دکھائی دیتا ہے
جو اہلِ بَیتِ محمدؐ کا خاص خادم ہو
مجھے وہ شخص فرشتہ دکھائی دیتا ہے

☆☆☆

ہوں قدم اُن کے جہاں اُس کو فلک کہتے ہیں
بات یہ اہلِ سماوات تلک کہتے ہیں
عام خدّام جو ہیں آل کے وہ ہیں قدسی
خادم خاص جو ہیں ان کو ملک کہتے ہیں

☆☆☆

Presented by www.ziaraat.com

خم سرِ تسلیم پیشِ حکمِ داور کر دیا
اور خود کو ہمسرِ خورشید خاور کر دیا
کیسا وہ بالغ نظر ہے جس نے اہل بیت• کی
رشکِ قرآں صورتوں پر دل نچھاور کر دیا

☆☆☆

جو تیری موت ہے وہ بھی حیات بن جائے
تو مستحقِ فلاح و نجات بن جائے
جو کرلے حفظ تو قرآنِ عشقِ آل نبی
بگڑ چکی ہے جو تیری وہ بات بن جائے

☆☆☆

جو کیا ہے ظاہری اسلام نے' آ جائے گا
ہر منافق کا گریباں تھامنے آ جائے گا
جس نے چھپ کر بھی کیا ہے آلِ احمد پر ستم
وہ بروزِ حشر کھل کر سامنے آ جائے گا

☆☆☆



جو ہے عزیز وہی شے وصول کرتا ہے
عمل مطابقِ روح اصول کرتا ہے
جو عشقِ آلِ محمدؐ میں ڈوب کر ہوں ادا
خدا بس ایسی نمازیں قبول کرتا ہے

☆☆☆

جو مرتضوی اور حسینی حسنی ہے
اِس بزمِ جہاں میں وہی قسمت کا دھنی ہے
بارہ ہیں امام اس کے تو معصوم ہیں چودہ
پھر اس پہ یہ خوبی ہے کہ وہ پنجتنی ہے

☆☆☆

سدا مرغوب جس کو عقل کا بطلان ہوتا ہے
وہی تو دشمنِ پیغمبرِ ذی شان ہوتا ہے
کبھی آل محمد سے محبت کر نہیں سکتا
کہ وہ منجملہ ذُرّیتِ شیطان ہوتا ہے

☆☆☆

Presented by www.ziaraat.com

جو حقیقت پر ہو مبنی وہ کہانی چاہیے
ختم جو ہرگز نہ ہو وہ زندگانی چاہیے
عُمر اپنی عشقِ اہلِ بیت میں کیجئے بُسر
آپ کو گر زندگیِ جاوِدانی چاہیے

☆☆☆

# مدح

## امامت و حسنینؑ

Presented by www.ziaraat.com

وہ جس کا درِ علم پہ ڈیرا نہیں ہوتا
دُور اُس کے مقدّر کا اندھیرا نہیں ہوتا
جس پر نہ پڑیں مہرِ امامت کی شعاعیں
اس ذہن کی قسمت میں سویرا نہیں ہوتا

☆☆☆

گردش میں مئے عشق کے پیمانے رہیں گے
لب پر طلبِ حسن کے افسانے رہیں گے
ہو لاکھ کوئی شمعِ امامت کا مخالف
پروانے تو پروانے ہیں پروانے رہیں گے

☆☆☆

خدا کا شکر میرے لب پہ اقرارِ امامت ہے
اس اقرارِ امامت سے مرا ایمان سلامت ہے
سُبک اِس کو سمجھتے ہیں بہت افراد' حالانکہ
یہ انساں کے صحیح الفکر ہونے کی علامت ہے

☆☆☆



ہر ایک مرکزِ ادراک و استفادہ ہے
جمالِ ذوق کا پیکر ہے نور زادہ ہے
حسنؑ، حسینؑ، ہی جیسے ہیں اس میں سارے امام
حَسین کتنا امامت کا خانوادہ ہے

☆☆☆

بصد یقین و بلا شک و ریب جانتا ہے
ہر ایک چیز کا وہ حُسن و عیب جانتا ہے
امام کھولے نہ کیوں کائنات کے اَسرار
خدا کے فضل سے وہ عِلم غیب جانتا ہے

☆☆☆

ممنون ہیں فروع بھی اُس کے اصول بھی
روحیں بھی فیض یاب ہوئی ہیں عقول بھی
میرا ہر ایک امام زمانے میں علم کا
گلزار بھی ہے' شاخ بھی' خوشبو بھی' پھول بھی

☆☆☆

Presented by www.ziaraat.com

جسمِ ناری جو ہے اک طرح سے نوری ہو جائے
اور پھر خوبیِ انجام ضروری ہو جائے
تو اگر خلد کے شہزادوں کا بن جائے غلام
مغفرت کی جو تمنّا ہے وہ پوری ہو جائے

☆ ☆ ☆

فرزند منفرد ہیں علیؑ و بتولؑ کے
ہیں پاسباں نظام فروع و اصول کے
اِک کردگارِ امن ہے اک داورِ جہاد
معجز نما ہیں دونوں نواسے رسول کے

☆ ☆ ☆

پسند وحشتِ جہالت کی دھول فرمائیں
جناب شوق سے خونِ اصول فرمائیں
نہیں ہے عشق جو جنت کے شاہ زادوں سے
تو پھر عذابِ جہنم قبول فرمائیں

☆ ☆ ☆



اِن جیسی نہیں ہے کسی انسان کی صورت
بے مثل ہیں یہ سورۂ رحمٰن کی صورت
زہراؑ کے کسی چاند کا کرلیجئے دیدار
دیکھی نہ ہو گر آپ نے قرآن کی صورت

☆ ☆ ☆

جو بھی تھے ازروئے دنیا پیارے پیارے واسطے
اُنکی خاطر رُد کئے ہم نے وہ سارے واسطے
صدقِ دل سے کی اِرم کے شاہزادوں سے وفا
ہم ہیں جنت کے لیے جنت ہمارے واسطے

☆ ☆ ☆

ناز بردارِ امامین نظر آتے ہیں
عبدِ شہزادیِ کونین نظر آتے ہیں
لوگ کہتے ہیں کہ یہ سب ہیں فرشتے افسر
مجھ کو تو خادمِ حسنین نظر آتے ہیں

☆ ☆ ☆

Presented by www.ziaraat.com

ہیں ان کے دونوں پسر دو جہاں کی زینت و زین
بہارِ علم کے پیکر ہیں مثلِ شاہِ حنین
کتاب عرش سے زہراؑ کی گود میں اتری
کبھی بصورتِ شبرؑ کبھی بشکلِ حسینؑ

☆ ☆ ☆

چونکہ تھی پیشِ نظر حق کی حمایت، اتری
اور دکھلاتی ہوئی راہ ہدایت اتری
ہیں وہ بس احمدؐ و زہراؑ و علیؑ و حسنینؑ
جن کی تعریف میں تطہیر کی آیت اتری

☆ ☆ ☆

تمیز کرکے خوبی و زشتی مین بیٹھ جا
پہلوئے رہروانِ بہشتی میں بیٹھ جا
ایسا نہ ہو کہ گھیر لے طوفاں کوئی تجھے
جلدی سے اہلِ بیت کی کشتی میں بیٹھ جا

☆ ☆ ☆

# مدح

## امام حسنؑ

Presented by www.ziaraat.com

تابندہ ہے بہت جو امامت حسنؑ کی ہے
دین خدا پہ خاص عنایت حسنؑ کی ہے
تمہید کربلا کی کریں گے یہ استوار
پہلے حسین سے بھی ضرورت حسنؑ کی ہے

☆☆☆

جلی کچھ اور محمدؐ کا نور فرمایا
خدا نے سارے اندھیرے کو دور فرمایا
تھیں جتنی ظلمتیں کافور ہو گئیں فوراً
حسن کے نور نے جس دم ظہور فرمایا

☆☆☆

بن کے دنیا میں نمائندۂ ایزد آیا
خود اَب وجد نے کہا فخر اَب وجد آیا
اُس کو خالق سے ملی صورت زیبائے حسنؑ
شکلِ انسان میں جب خُلقِ محمدؐ آیا

☆☆☆



گرچہ انداز حیات اُس کا بہت سادہ ہے
صورت ایسی ہے کہ اللہ بھی دل دادہ ہے
آپ کو فاطمہ زہراؑ یہ مبارک ہو کہ آج
آپ کی گود میں کونین کا شہزادہ ہے

☆☆☆

ہموار راستہ جو کیا انقلاب کا
باعث بنی تحفظِ اُمّ الکتاب کا
تاریخ جس کو دیتی ہے صلحِ حسنؑ کا نام
دیباچہ ہے وہ کرب و بلا کی کتاب کا

☆☆☆

حق کے چراغ کا تری آنکھوں میں نور ہو
تحقیق کے تقاضوں پہ حاصل عبور ہو
یہ سب صفات ہوں تو تجھے جاکے پھر کہیں
شخصیتِ حسنؑ کا مکمل شعور ہو

☆☆☆

Presented by www.ziaraat.com

دشمنِ جاں سے بھی یہ صلح پہ آمادہ ہے
پیکرِ ضبط ہے اور صبر کا دلدادہ ہے
منفردِ کیوں نہ ہو شانِ حسنؑ سبز قبا
یہ امام ایسا ہے جو امن کا شہزادہ ہے

☆ ☆ ☆

# مدح

## امام حسینؑ

Presented by www.ziaraat.com

ہمدرد اُس کا کوئی فرشتہ نہیں رہا
بخشش کا اُس کے حق میں نوشتہ نہیں رہا
مربوط ہو کے رہ گیا وہ اہلِ نار سے
جس کا غمِ حسینؑ سے رشتہ نہیں رہا

☆☆☆

وہ بے جواز نہیں با جواز پڑھتی ہے
بہ اتباعِ رسولِ حجاز پڑھتی ہے
وضو جو کرتی ہے اشکِ عزا سے اے افسر
وہ آنکھ ہی تو وفا کی نماز پڑھتی ہے

☆☆☆

زورِ جلّاد کا کچھ بھی نہ چلا کاٹ دیا
سرِ دشمن کو، سرِ دشتِ بلا کاٹ دیا
صبرِ شبیر نے دی ظلم کو اعدا کے شکست
یعنی مقتول نے قاتل کا گلا کاٹ دیا

☆☆☆



وردِ زباں ہے صلِّ علیٰ جا رہا ہوں میں
سوئے دیارِ کرب و بلا جا رہا ہوں میں
کیفیتِ سفر سے مسلسل ہے واسطہ
بیٹھا ہوا ہوں پھر بھی چلا جا رہا ہوں میں

☆☆☆

جو پڑ چکے ہیں جگر میں وہ داغ روشن کر
لگالے نور سے لَو اور دماغ روشن کر
اگر لحد کے اندھیرے کا خوف ہے تجھ کو
غمِ حسینؑ کا دل میں چراغ روشن کر

☆☆☆

جب تا بہ زباں نامِ حسینؑ آتا ہے
ہمراہ لیے شیون و شین آتا ہے
میں تذکرۂ شاہِ شہیداں سن کر
بے چین جو ہوتا ہوں تو چین آتا ہے

☆☆☆

Presented by www.ziaraat.com

نگہِ حق میں ترا مرتبہ اعلیٰ ہو جائے
اور حوالے ترے جنت کا قبالہ ہو جائے
ہو اگر خاکِ شفا پہ ترا کامل ایماں
تیری بیماری کا دم بھر میں ازالہ ہو جائے

☆☆☆

معلوم بھی ہے تجھ کو کہ کیا چاہتا ہے تو
پیمانہِ شرابِ بقا چاہتا ہے تو
دل میں بسا لے مالکِ خاکِ شفا کا درد
گر واقعی مرض سے شفا چاہتا ہے تو

☆☆☆

اُس کی نظروں میں بُری بزمِ عزا ہوتی ہے
یہ وہ خدمت ہے جو محرومِ جزا ہوتی ہے
وہی بن جاتا ہے شہزادہِ جنت کا عدد
جس کی قسمت میں جہنم کی سزا ہوتی ہے

☆☆☆



وہی فدائے فروع و اصول ہوتا ہے
اُسے مقامِ شہادت قبول ہوتا ہے
اُسی کو سچی مسرت ملی ہے دنیا میں
غمِ حسینؑ میں جو دل ملول ہوتا ہے

☆☆☆

چین سے لمحہ کہاں کوئی بھلا کٹتا ہے
ہو کے محصورِ بیابانِ بلا کٹتا ہے
ہے بہت پیروِیِ شاہِ شہیداں مشکل
اِس میں ہر گام پہ خنجر سے گلا کٹتا ہے

☆☆☆

بصد خلوص و بصد امتیاز اٹھاتے تھے
بہ پشتِ خویش میانِ نماز اٹھاتے تھے
مٹا کے خود کو بچایا خدا کا اُس نے دیں
جبھی تو نانا نواسے کے ناز اٹھاتے تھے

☆☆☆

Presented by www.ziaraat.com

کر کے نظر انداز بُرا اور بھلا جا
خواہش جو نہیں دل میں تو مت کرب و بلا جا
تو شوق سے اغیار کی بستی میں قدم رکھ
جانا ہے اگر تجھ کو جہنم میں چلا جا

☆ ☆ ☆

یہ جو بہارِ گلشنِ دینِ رسول ہے
اور آب و رنگِ باغِ فروع و اصول ہے
انصاف کی نگاہ سے دیکھے اگر کوئی
یہ سب حسین پاک کے قدموں کی دھول ہے

☆ ☆ ☆

یہ جو الٰہیات کے چہرہ پہ نور ہے
اور معرفت کی بزم میں کیف و سُرور ہے
قرآنِ پاک و سیّدِ لولاک کی قسم
یہ کربلا کے نور کا سارا ظہور ہے

☆ ☆ ☆



ایماندار ایسی کہ ایماں نواز ہے
خود حق ہے اور حق کے لیے کارساز ہے
اُس کو فقط نمازی سمجھنا نہیں درست
شبیرِ پاک باز مجسّم نماز ہے

☆ ☆ ☆

لے کے جو بغضِ شہ کرب و بلا جاتا ہے
اک بُرے رخ کو سمجھ کر وہ بھلا جاتا ہے
کج روی چونکہ دکھاتا ہے سرِ راہِ حیات
اس لیے سیدھا جہنم میں چلا جاتا ہے

☆ ☆ ☆

دفعتاً خالی میں آنکھوں کے سبو کرتا ہوں
پیش خونًا بہ رگہائے گلو کرتا ہوں
بعد میں پڑھتا ہوں میں مدحتِ حیدر کی نماز
پہلے اشکِ غمِ سَرور سے وضو کرتا ہوں

☆ ☆ ☆

Presented by www.ziaraat.com

اس بات پر نہ صرف میرا اعتقاد ہے
بلکہ یہ قولِ واضحِ ربُ العباد ہے
اسلام جس کو کہتا ہے باغِ بہشت وہ
شبیر کی خریدی ہوئی جائیداد ہے

☆☆☆

جو بطنِ معانی تھا وہ پیدا نہیں ہوتا
اور طالب حق اس پہ یوں شیدا نہیں ہوتا
ہوتی نہ اگر کرب و بلا بزم جہاں میں
قربانی کا مفہوم ہویدا نہیں ہوتا

☆☆☆

مجلس میں جس کو دولتِ شغلِ بکا ملی
بیمار کربلا سے اسی کو دوا ملی
جو حامیِ یزید بنا ہو گیا ہلاک
اُس کو شفا ملی جسے خاکِ شفا ملی

☆☆☆



پاکر تجھے علوم کی سرتاج ہو گئی
حاصل اب اُس کے شعبے کو معراج ہوگئی
محتاج تو نہیں رہا تاریخ کا حسینؑ
تاریخ تیرے ذکر کی محتاج ہو گئی

☆☆☆

رخ ترا صورتِ خورشید دمکتا ہے حسینؑ•
بزمِ کونین میں تو واحد و یکتا ہے حسینؑ•
اس قدر وجہِ تحیر ہے ترا عزمِ صمیم
جو نبی ہے تجھے حیرت سے وہ تکتا ہے حسینؑ•

☆☆☆

پوشیدہ حجابوں میں سویرا نہ رہے گا
اطراف میں تاریکی کا ڈیرا نہ رہے گا
مظلوم سے ٹکراتے ہی مٹ جائے گی شاہی
نکلے گا جو سورج، تو اندھیرا نہ رہے گا

☆☆☆

Presented by www.ziaraat.com

خلوصِ عشق کا اظہار برملا کر دے
سپردِ خنجر و تیغ و تبر گلا کر دے
حسینیت کا یہی ہے مطالبہ تجھ سے
جہاں دمشق ملے اس کو کربلا کر دے

☆ ☆ ☆

منتخب میں نے کیا حق کا شناسا ساقی
ہے میرا مالکِ کوثر کا نواسہ ساقی
کر گیا دین کو سیراب لہو سے اپنے
کس قدر فیض رساں ہے مرا پیاسا ساقی

☆ ☆ ☆

آئے اس شان سے سر اپنا کٹانے والے
رہ گئے ششدر و حیران زمانے والے
کربلا سے یہی آتی ہے مسلسل آواز
اِس طرح دیں کو بچاتے ہیں بچانے والے

☆ ☆ ☆



ملتا کہیں سکون نہ حق کی سپاہ کو
پامال کرتا کفر شریعت کی راہ کو
خونِ حسینؑ پاک اِک ایسا حصار ہے
جس نے پناہ دی ہے رسالت پناہ کو

☆ ☆ ☆

حیران کس لیے نہ ہو عرشِ بریں کا چاند
ہے آسماں کے چاند سے بہتر زمیں کا چاند
یثرب کی سرزمین پہ شکلِ حسینؑ میں
آیا ہے تیسری کو نظر چودھویں کا چاند

☆ ☆ ☆

MAMODALY ALIBAY SONDARJEE
Marchandises Generales
Quincailleries
TSARALALANA-ANTANANARIVO

SOMASOC
ANTANANARIVO
(MADAGASCAR)

Presented by www.ziaraat.com

ہزار کرتی اثر پھر بھی بے اثر رہتی
بہ اعتبارِ معانی وہ مختصر رہتی
نہ دیکھ لیتی جو کردارِ حضرتِ عباسؑ
محبت اپنی حقیقت سے بے خبر رہتی

☆ ☆ ☆

آنکھوں سے لگی اشکوں کے ساون کی جُھڑی ہے
اور جوڑے ہوئے ہاتھ بقا ساتھ کھڑی ہے
لاج اس کی رکھی حضرتِ عباسؑ نے جس جا
مدت سے محبت وہاں سجدہ میں پڑی ہے

☆ ☆ ☆

کل تھے قرارِ قلبِ امامت بنے ہوئے
جانِ اذان و روحِ اقامت بنے ہوئے
اور آج لوحِ عصر پہ عباسؑ نامدار
تابندہ ہیں وفا کی علامت بنے ہوئے

☆ ☆ ☆

Presented by www.ziaraat.com

# مدح

## جنابِ عباسؑ

گرچہ اُس کا حُسن جانِ عالمِ احساس ہے
اور بڑی خوش رنگ شے یہ آسماں کے پاس ہے
پھر بھی اس قوسِ قزح کے ہم نہیں ہیں معترف
اِس سے بڑھ کر پر کشش تو جذبہ عباسؑ ہے

☆ ☆ ☆

بصد انداز و اوج و سرفرازی زیب دیتا ہے
برائے اہتمامِ چارہ سازی زیب دیتا ہے
کسی بھی نام کے ہمراہ وہ اچھا نہیں لگتا
فقط عباسؑ ہی کو لفظِ غازی زیب دیتا ہے

☆ ☆ ☆

بیان شوق کی تفسیر ہو نہیں سکتی
حدیث عشق کی تحریر ہو نہیں سکتی
خلوصِ حضرتِ عباسؑ کی زمانے میں
کسی بھی لفظ سے تعبیر ہو نہیں سکتی

☆ ☆ ☆



دیکھ آئے کوئی ساری خدائی نہیں ملتا
فرد ایسا پئے جلوہ نمائی نہیں ملتا
اِس کے لیے درکار ہے شبّیر کی تقدیر
ہر فرد کو عباسؑ سا بھائی نہیں ملتا

☆ ☆ ☆

با صد سلیقہ ہَمہ دانی عطا کیے
موضوعِ نطق و شعلہ بیانی عطا کئے
آفاق مختصر ہیں محبت کے سامنے
غازی نے وہ وسیع معانی عطا کیے

☆ ☆ ☆

علیؑ کو فخرِ نوحؑ و آدمؑ و الیاسؑ کہتے ہیں
حسنؑ کو تاجدارِ امن سب حسّاس کہتے ہیں
حسینؑ ابن علیؑ ہے نام معراجِ شہادت کا
کمالِ ارتقائے عشق کو عباسؑ کہتے ہیں

☆ ☆ ☆

Presented by www.ziaraat.com

صدقِ دل سے سندِ حُسنِ دوامی دی ہے
لکھ کے اک طرح کی تحریر غلامی دی ہے
عَلَم حضرتِ عباسؑ کو روزِ عاشور
با ادب ہو کے فرشتوں نے سلامی دی ہے

☆ ☆ ☆

# مدح

## امام زین العابدینؑ

Presented by www.ziaraat.com

آلِ نبی کی جس کو محبت نہیں ملی
اُس کو خدا شناسی کی نعمت نہیں ملی
بیمارِ کربلا سے جو مخلص نہ ہو سکا
اُس ذہن کو جہان میں صحت نہیں ملی

☆ ☆ ☆

ان میں خصوصیات بہت لا کلام ہیں
یہ ہیں بلند مرتبہ عالی مقام ہیں
سجّاد اک تو آلِ نبی دوسرے وصی
پھر تیسرے ولی بھی ہیں، چوتھے امام ہیں

☆ ☆ ☆

یہ فقط شغلِ عبادت ہی کا دلدادہ ہے
ہر گھڑی سجدۂ معبود پہ آمادہ ہے
صرف سجاد ہے معصوم اک ایسا جس کی
ماں بھی شہزادی ہے اور باپ بھی شہزادہ ہے

☆ ☆ ☆



درسِ وحدانیتِ ذاتِ خدا دیتا ہے
دولتِ معرفتِ ملکِ بقا دیتا ہے
ایسا معصوم ہے یہ شام کے زنداں کا اسیر
جو جفا سہہ کے بھی تعلیمِ وفا دیتا ہے

☆ ☆ ☆

بہارِ خلد میں کرتے ہوئے شُمول کھلے
مہک اٹھی وہاں خوشبو، گلِ اصول کھلے
تھے خار ظلم کے، عابد کی رہ گزر میں جہاں
ہر اُس مقام پہ حقانیت کے پھول کھلے

☆ ☆ ☆

جس کا دل آلِ شہنشاہِ عرب پر آیا
بس وہی چلتا ہوا راہِ ادب پر آیا
روح کو ہو گئی معراجِ عبادت حاصل
نامِ سجادِ حزیں جیسے ہی لب پر آیا

☆ ☆ ☆

Presented by www.ziaraat.com

باعثِ افتخارِ امامت بنی

وجہِ تابندگیِ رسالت بنی

صرف سجاد کی ہے وہ ایک شخصیت

جو عبادت گزاروں کی زینت بنی

☆☆☆

سر تا بقدم حق کی خلافت نظر آئی

تہذیب و تمدن کی لطافت نظر آئی

سجاد میں دیکھا کرے کچھ بھی نگہِ ظلم

حق کو تو شرافت ہی شرافت نظر آئی

☆☆☆

ذرّہ ذرّہ کو وہاں مہر بداماں پایا

موجہِ نورِ دل افروز کو جولاں پایا

گزرے ہیں عابدِ بیمار جہاں سے بھی وہاں

صحتِ فکر کے سورج کو درخشاں پایا

☆☆☆



کرکے دیوارِ تشدد کو جو وہ شق آئی

دلربائی کی ادا سوئے رخِ حق آئی

دیکھی جب عابدِ بیمار کی فکری صحت

حق کے مرجھائے ہوئے چہرہ پر رونق آئی

☆☆☆

قبضہ میں اُس کے دہر کی کُل کارگاہ ہے

شہزادہِ رسول ہے شاہوں کا شاہ ہے

زندانِ شام میں نظر آتا ہے جو اسیر

اقلیمِ حرّیت کا وہی سربراہ ہے

☆☆☆

مضبوط قصرِ صدق کی بنیاد کر گئے

برباد جو تھا حق اسے آباد کر گئے

کرب و بلا میں سیّدِ سجّادِ ناتواں

خود قید ہوکے دیں کو آزاد کر گئے

☆☆☆

Presented by www.ziaraat.com

تعمیر سرفروشی کا ایوان کر گئے
عالم میں عام دولتِ عرفان کر گئے
زندانِ شام کے جو تھے قیدی وہ برملا
حرّیتِ ضمیر کا اعلان کر گئے

☆ ☆ ☆

بہرِ اربابِ نظر ذوقِ نظر لائے ہیں
مشعلِ دیں کے لیے خونِ جگر لائے ہیں
جس سے ہو جائے گی سب شام کی ظلمت کا فور
ساتھ اپنے نبی زادے وہ سحر لائے ہیں

☆ ☆ ☆

جہاں میں نائبِ سلطانِ مشرقین بنے
امیرِ لشکرِ شاہنشہِ حنین بنے
حسینؑ جب نہ رہے رزم گاہِ ہستی میں
جنابِ سیّدِ سجّاد خود حسینؑ بنے

☆ ☆ ☆



چل کے وہ محفلِ انوار میں آ جاتے ہیں
خطّہِ رفعتِ کردار میں آ جاتے ہیں
جن کو درکار ہو افکار کی صحت افسر
سایۂ عابدِ بیمار میں آ جاتے ہیں

☆ ☆ ☆

رخِ حکمت کو جِلا، روح کو قوت بخشی
صدق کی ڈوبی ہوئی نبض کی طاقت بخشی
یہی کہتا ہے ہر اک مردِ حکیم و دانا
دین کو عابدِ بیمار نے صحت بخشی

☆ ☆ ☆

بڑھ کر ہر اک قدم پہ نیا وار کر گئی
باطل کے چارہ ساز کو لاچار کر گئی
اک ناتواں مریض کے قدموں کی تھی وہ چاپ
قصرِ یزیدیت کو جو مسمار کر گئی

☆ ☆ ☆

Presented by www.ziaraat.com

آزادیِ حیات کا عنواں بنا دیا
سرچشمہ شریعت و عرفاں بنا دیا
اک ناتواں اسیر نے زندانِ شام کو
تدریسِ حُرّیت کا دلستان بنا دیا

☆☆☆

رہِ عمل میں، نہ شاہنشہِ حُنین بنے
نہ مصطفیٰ نہ حسنؑ اور نہ خود حسینؑ بنے
سوائے سیّدِ سجّاد اور کوئی نہیں
جو عابدینِ زمانہ کی زیب و زین بنے

☆☆☆

بھلا کبھی کوئی تنویر گوشہ گیر ہوئی
خجل جہان میں بیداریِ ضمیر ہوئی
کرے گا قید کوئی کیا امامِ دوراں کو
کبھی سنا ہے کوئی روشنی اسیر ہوئی

☆☆☆



عالم جو ہو وہ پیرو جاہل نہیں ہوتا
ظلمت میں اجالا کبھی شامل نہیں ہوتا
عابد کی جو ہے قید وہ اک کارِ عبث ہے
سورج کبھی پابندِ سَلاسِل نہیں ہوتا

☆☆☆

جو اِن کا مخالف تھا وہی صید ہوا ہے
اور حق کو مٹانے سے وہ ناپید ہوا ہے
جاہل ہے سمجھتا ہے جو سجاد کو قیدی
آزادی کا سورج بھی کبھی قید ہوا ہے

☆☆☆

کونین میں بے مثل ہیں ساجد عابد
اور صبر کے میداں کے مجاہد عابد
بولی جو زمیں کس کو کہوں زینُ العباد
گردوں سے صدا آئی کہ عابد عابد

☆☆☆

Presented by www.ziaraat.com

خود دینے شریعت کو سہارہ آئے
دکھلانے معارف کا نظارہ آئے
اکبر نہیں عالم میں یہ' بہر اصلاح
پیغمبرِ اسلام دوبارہ آئے

☆☆☆

ایمانِ سراپا ہیں تجسیمِ عدالت ہیں
پیکر ہیں تجمل کے تصویرِ جلالت ہیں
شبیر کے ہاتھوں پہ اکبر نہیں یہ افسر
آغوشِ امامت میں سرکارِ رسالت ہیں

☆☆☆

حد نہیں جس کی بلندی کی وہ امبر ہوتے
صورتِ راہبرِ مالکِ قنبر ہوتے
کیا بتاؤں علی اکبر کے محاسن افسر
ہوتا ہمراہ صحیفہ تو پیمبر ہوتے

☆☆☆

Presented by www.ziaraat.com

# مدح

## جناب علی اکبرؑ

قابلِ رشکِ بصیرت خود بصارت ہو گئی
دفعتاً تحریر ذو معنی عبارت ہوگئی
حضرتِ شبیر خود حیران ہیں اس بات پر
دیکھا تھا بیٹے کو نانا کی زیارت ہو گئی

☆☆☆

حَسین روئے شگفتہ ہے پھول کی صورت
جبیں کشادہ ہے بابِ قبول کی صورت
وہ آ کے چہرہ اکبرؑ کو دیکھ لے افسرؔ
نہ جس نے دیکھی ہو اب تک رسول کی صورت

☆☆☆

دونوں ہی گلستانِ ولایت کے پھول ہیں
سر تا بہ پا نظام فروع و اصول ہیں
صورت پہ انحصار اگر فیصلہ کا ہو
عباس ہیں امام تو اکبر رسول ہیں

☆☆☆

# مدح

## امام عصرؑ

Presented by www.ziaraat.com

سنور کے مثلِ عروس آج خود حیات آئی
خوشی سے کرتی ہوئی رقص، کائنات آئی
جلَو میں اپنے لیے دو جہاں کا شہزادہ
سحر کا نور لُٹاتی شب برات آئی

☆☆☆

نصیب ہو اُسے کس طرح زندگی کی خَیر
ہو کیوں جہاں میں بھلا ایسے آدمی کی خَیر
امامِ عصر سے جس کا نہیں ہے ربط کوئی
ہے ٹھیک گر وہ منائے گھڑی گھڑی کی خَیر

☆☆☆

یاد جس فرد کو باطل کا فسانہ ہوگا
بس وہی منکرِ مولائے زمانہ ہوگا
دو جہاں میں کہیں ملنے کا نہیں اس کو قرار
ہاں اگر ہوگا تو دوزخ میں ٹھکانہ ہوگا

☆☆☆



جبیں جُھکانے کی عادت ہر آن پڑ جائے
اور اُس کے ماتھے پر واضح نشان پڑ جائے
جو شخص جان ہے محفل کی گر وہ آئے نظر
تو دو جہان کی محفل میں جان پڑ جائے

☆☆☆

جھلک حقیقتِ کبریٰ کی اس میں پوری ہے
اور اِس پہ دال حدیثِ رسولِ نوری ہے
نبیِ پاک و وجود خدا کے بعد ہمدم
امامِ عصر کی بھی معرفت ضروری ہے

☆☆☆

کسی گوشہ میں کوئی شخصیت چیدہ ہے
اور پنہاں کہیں نورِ دلِ غمدیدہ ہے
جانِ محفل ہے کوئی کہتا ہے محفل کا وجود
پردہ شاہد ہے کہ اِس میں کوئی پوشیدہ ہے

☆☆☆

Presented by www.ziaraat.com

زندگی میری تفاخر سے عبارت ہو جائے
اپنے مقصد سے ہم آغوش بصارت ہو جائے
اے امامِ دو جہاں مرنے سے پہلے مجھ کو
کاش تیرے رخِ انور کی زیارت ہو جائے

☆☆☆

کمالِ عشق کا ہم کو مآل دکھلائیں
ہے جس پہ ماضی بھی شیدا وہ حال دکھلائیں
ہمارے حُسنِ نظر میں نہیں ہے کوئی کمی
ہمیں بھی کاش وہ اپنا جمال دکھلائیں

☆☆☆

مئے بقا کے مسلسل وہ جام پیتے ہیں
اور اپنے دامنِ خواہش کے چاک سیتے ہیں
پڑھیں نماز کبھی اقتدا میں مہدیؑ کی
جنابِ عیسیٰ اسی آرزو میں جیتے ہیں

☆☆☆



پھر مجھے چاہے کسی وقت قضا آ جائے
حشر ہو جائے بپا روزِ جزا آ جائے
جانشینِ شہِ ابرار امامِ دو جہاں
آپ آ جائیں تو جینے کا مزہ آ جائے

☆☆☆

وہ اختیار بغاوت کا ڈھنگ کرتا ہے
کہ حق کے شیشے پہ بارانِ سنگ کرتا ہے
امامِ عصر سے جو شخص اختلاف کرے
خدا اور اس کے نبی سے وہ جنگ کرتا ہے

☆☆☆

بطرزِ حضرتِ شاہِ حجاز پڑھ لیتے
بصد نیاز، بہ قلبِ گداز پڑھ لیتے
وضو کئے ہوئے عیسیٰ کو اک زمانہ ہوا
وہ کاش مہدیؑ کے پیچھے نماز پڑھ لیتے

☆☆☆

Presented by www.ziaraat.com

جاں فدا کرنے کو تیار نظر آتے ہیں
رشکِ یوسف کے خریدار نظر آتے ہیں
جن کو کہتے ہیں سب افراد مسیحائے زماں
الفتِ مہدیؑ کے بیمار نظر آتے ہیں

☆☆☆

پیشوائی کے لیے رحمتِ باری آئی
روحِ کونین پئے سجدہ گزاری آئی
جیتے جی کاش میرے کان میں آئے یہ صدا
قائمِ آلِ محمدؐ کی سواری آئی

☆☆☆

جہان محوِ سجود و رکوع ہوتا ہے
شعورِ حق کا زمانہ شروع ہوتا ہے
طویل عرصۂ فرقت کی رات ختم ہوئی
رخِ امام کا سورج طلوع ہوتا ہے

☆☆☆



بارگاہ نائبِ آخر میں سر خم کیجئے
پیرویِ حکم سرکارِ دو عالم کیجئے
آپ ہیں بیٹھے وئے کس فکر میں اربابِ بزم
مہدیِؑ دوراں کا اٹھ کر خیر مقدم کیجئے

☆☆☆

اپنے مے خواروں سے ہونے کو ملاقی آیا
اور پلاتا ہوا سب کو مئے باقی آیا
دونوں عالم پہ کئے سایۂ دامانِ کرم
میرا والی میرا آقا میرا ساقی آیا

☆☆☆

لئے ہمراہ کوئی حُسنِ دوام آتا ہے
جو میرا جذبۂ صادق تھا وہ کام آتا ہے
پڑھنی ہے اس کے ہی پیچھے بن مریم کو نماز
جس کا ماموم نبی ہے وہ امام آتا ہے

☆☆☆

Presented by www.ziaraat.com

ناری کو باغِ خلد کا راہی نہیں کہا
تخریب کو نظامِ رفاہی نہیں کہا
جا بیٹھے زیر سایۂ تیغ قضا مگر
ظالم کو ہم نے ظلِّ الٰہی نہیں کہا

☆ ☆ ☆

تعمیر سیاست کی عمارت نہیں کرتے
ایمان کے اوصاف کو غارت نہیں کرتے
بے علم کی الفت کا ہو سودا ہمیں کیونکر
ہم لوگ اصولوں کی تجارت نہیں کرتے

☆ ☆ ☆

اُسے مرغوب چالاکی و عیاری نہیں ہوتی
پسند اہلِ سیاست کی عملداری نہیں ہوتی
مریضوں کو کبھی رشکِ مسیحا وہ نہیں کہتا
نفاقِ فکر کی مومن کو بیماری نہیں ہوتی

☆ ☆ ☆

Presented by www.ziaraat.com

# مدح

## شیعانِ علیؑ

اِس راہ میں ہمت کبھی ہارا نہیں کرتے
اور بارِ سرِ دوش اتارا نہیں کرتے
تسلیم کریں مردِ گنہگار کو ہادی
ہم یہ کسی قیمت پہ گوارہ نہیں کرتے

☆☆☆

بے کار کہیں ناصیہ سائی نہیں کرتے
ناقص کی کبھی مدح سرائی نہیں کرتے
ہم لیتے ہیں ہر چیز امیر اور سخی سے
کوچہ میں فقیروں کے گدائی نہیں کرتے

☆☆☆

عقبیٰ پسند ہم ہیں وہ دنیا پسند ہے
ظاہر ہے اس سے یہ کہ کسے کیا پسند ہے
خاصانِ کبریا کو جو کرتا نہیں پسند
وہ خود پسند شخص ہمیں ناپسند ہے

☆☆☆



بھولے سے بھی توہینِ دیانت نہیں کرتے
برباد کبھی اپنی ذہانت نہیں کرتے
رکھتے ہیں فقط آلِ محمدؐ سے مودت
ہم لوگ امانت میں خیانت نہیں کرتے

☆☆☆

اِقدام پہ ہم اپنے تاسّف نہیں کرتے
دے دیتے ہیں جاں منہ سے مگر اُف نہیں کرتے
رکھتے تو ہیں سر اپنا درِ علم پہ ہم لوگ
پھر اُس کو اٹھائیں یہ تکلّف نہیں کرتے

☆☆☆

خرد کے کارکنوں کو میں چُست کر دوں گا
تو نبضِ اہلِ جہالت کو سُست کر دوں گا
قسم خدا کی دلائل کی تیغِ بُرّاں سے
دماغ اہلِ جفا کا دُرست کر دوں گا

☆☆☆

Presented by www.ziaraat.com

جب علم دوستی مرا پہلا اصول ہے
اور مجھ کو صرف فکر کی صحت قبول ہے
کیوں جاؤں پھر مریضِ جہالت کی بزم میں
بیمار ذہنیت سے تعلق فضول ہے

☆☆☆

وہ دُور ہم سے ہمارے عیوب کرتے ہیں
ادا فریضۂ تبلیغ خوب کرتے ہیں
ہو ربط کیسے ہمیں فاتح ممالک سے
کہ ہم ہیں ان کے جو فتحِ قلوب کرتے ہیں

☆☆☆

وہی سلطانِ حال و ماضی و آئندہ ہوتا ہے
وہی شہر بقا کا منفرد باشندہ ہوتا ہے
نہ ہو کیوں زندۂ جاوید عاشق اُن کے چہرہ کا
جو مر مٹتا ہے حیدر پر وہی تو زندہ ہوتا ہے

☆☆☆



افرادِ جفا کیش کو غازی نہیں کہتے
اور ظلم کو انصاف نوازی نہیں کہتے
جو سجدہ شب و روز کرے اپنی انا کو
ہم ایسے نمازی کو نمازی نہیں کہتے

☆☆☆

مبنی خلوصِ فکر پہ جن کا نظام ہے
اپنی نظر میں اُن کا بڑا احترام ہے
پر جو قریب رہ کے بھی آئیں نظر بعید
ایسوں کو دور ہی سے ہمارا سلام ہے

☆☆☆

طالب تھے جن کے شاہِ امم لا رہا ہوں میں
چیزیں وہ دونوں کرکے بہم لا رہا ہوں میں
کیوں فکر مند آپ ہیں کیا واقعی حضور
کاغذ کے ساتھ کوئی قلم لا رہا ہوں میں

☆☆☆

Presented by www.ziaraat.com

شعورِ حرمتِ حق اس کے پاس ہوتا ہے
وہی تو صاحبِ ہوش و حواس ہوتا ہے
جو عِلم ہی کو سمجھتا ہو عِلم کا نائب
وہ شخص کتنا حقیقت شناس ہوتا ہے

☆☆☆

کبھی ہم کچھ خلاف فطرت عالی نہیں کرتے
خدا شاہد ہے مکاّروں کی نقاّلی نہیں کرتے
جو ہیں ایمان کے پیکر ہیں بس اُن کے قصیدہ خواں
شریعت بیچنے والوں کی دلاّلی نہیں کرتے

☆☆☆

سچوں پہ جان دینا ہمارا اصول ہے
اِس سلسلہ میں موت بھی ہم کو قبول ہے
ہم سے نہ ہو سکے گا کہ جھوٹے کو داد دیں
اس رہ میں ہم سے کوئی توقع فضول ہے

☆☆☆



اُسے اصول امامت پہ اپنے ناز رہا
قبول کرنے سے اجماع کے وہ باز رہا
کبھی جھکا نہ سکا کوئی اُس کو اپنی طرف
نیاز مندِ علیؑ سب سے بے نیاز رہا

☆☆☆

چلنا پڑے اگر تمہیں خنجر تلے چلو
اے عاشقانِ آل کٹا کر گلے چلو
ہو جائے کچھ بھی اپنا بدلنا نہ راستہ
جس راہ پہ رواں ہو اسی پر چلے چلو

☆☆☆

مجموعۂ اوصافِ حمیدہ نہیں چھوڑا
مذہب جو زمانے میں تھا چیدہ نہیں چھوڑا
ہر دَور کے جبّار نے کی اپنی سی کوشش
پر ہم نے کبھی اپنا عقیدہ نہیں چھوڑا

☆☆☆

Presented by www.ziaraat.com

سُن لیں اشرار سنبھالے ہوئے جو بھالے ہیں
ہم نگہبان ہیں سچائی کے رکھوالے ہیں
کی ہے ہر وقت منافق کی مذمت ہم نے
آستینوں میں کبھی سانپ نہیں پالے ہیں

☆ ☆ ☆

وُہی معالجِ خبط و جنون ہوتا ہے
اُسی کے دل کو میسر سکون ہوتا ہے
مطہرین کا ہوتا ہے حق شناس وہی
رگوں میں جس کی رواں پاک خون ہوتا ہے

☆ ☆ ☆

ہم صداقت کے پرستار ہیں متوالے ہیں
ہم نے افکار اسی سانچے میں بس ڈھالے ہیں
شاہد اس امر پہ تاریخ ہے کہ ہم نے کبھی
جبر کے سامنے ہتھیار نہیں ڈالے ہیں

☆ ☆ ☆



کبھی برباد ہم اپنی توانائی نہیں کرتے
کسی جابر سے سہواً بھی شناسائی نہیں کرتے
لگاتے ہیں کلیجے سے سدا مظلوم کے غم کو
کبھی ظلم و ستم کی ہم پذیرائی نہیں کرتے

☆ ☆ ☆

Presented by www.ziaraat.com

# مدح

## متفرقات



ہمیشہ کذب کی تقدیر میں رسوائی ہوتی ہے
صداقت کی جہاں میں انجمن آرائی ہوتی ہے
ہزار اس کو بڑھاؤ کذب پھر بھی کذب نکلے گا
گھٹاؤ لاکھ اُسے سچائی پھر سچائی ہوتی ہے

☆ ☆ ☆

اُس کی جانب ایک بھی محبوب شے مت بھیجئے
ہاں بری چیزیں بہر عنوان و حالت بھیجئے
اہلِ بیتِ پاک پر تو بھیجئے پیہم دُرود
اور ان کے غیر پر جی بھر کے لعنت بھیجئے

☆ ☆ ☆

جب تلاطم میں موت کا سفینہ آ گیا
اور بھی اس کو سنبھلنے کا قرینہ آ گیا
جب نتیجہ کفر کے فتوؤں کا یہ آیا نظر
ہر منافق کو خجالت سے پسینہ آ گیا

☆ ☆ ☆

Presented by www.ziaraat.com

وہ صدق کی تائید سے عاری نہیں ہوتا
جھوٹ اس کی زباں پر کبھی جاری نہیں ہوتا
کس طرح تجھے مان لوں میں صاحبِ ایماں
مومن تو اندھیروں کا پُجاری نہیں ہوتا

☆☆☆

جہل کی جانب ہوائے گرم آنی چاہیے
فہم حق کی روَ بگامِ نرم آنی چاہیے
مسندِ صادق کو کاذب کے حوالے کر دیا
اپنی اس حرکت پہ تم کو شرم آنی چاہیے

☆☆☆

منکرِ مرتبہِ حیدرِ کرّار بھی ہے
لئے سینے میں غم الفت فرار بھی ہے
مالکِ خُلد سے رکھتا ہے عداوت دل میں
اور پھر اُس پہ تو جنت کا طلبگار بھی ہے

☆☆☆



عقیدت کے سفر کا ایک نیا آغاز کرتا ہے
اور اپنی خوبیِ تقدیر پہ وہ ناز کرتا ہے
چلیں جب تیر فتوؤں کے تو جو ہے عزم کا طائر
وہ پہلے سے زیادہ اَوج پر پرواز کرتا ہے

☆☆☆

قلّتِ عزم کو ہیں دور بھگانے والے
اور سوئے ہوئے جذبہ کو جگانے والے
ایک نئے جوشِ مودت کا بنے ہیں باعث
ہم پہ یہ کفر کا الزام لگانے والے

☆☆☆

خود تنفر کا عطا مجھ کو اجازہ کر دیا
اور تابندہ رخِ ایماں کا غازہ کر دیا
کفر کا فتویٰ لگاکر مجھ پہ اہلِ جَور نے
جوشِ ایمانی کو میرے اور تازہ کر دیا

☆☆☆

Presented by www.ziaraat.com

زندہ کو باتوں میں لاشہ بنا دیا
ماشہ کو تولہ تولے کو ماشہ بنا دیا
ہر گام پہ بدل دیا اپنا اصول خود
مذہب کو مسخروں نے تماشہ بنا دیا

☆☆☆

بزمِ الٰہیات میں مستی نہ کیجئے
عزت کی جنس اتنی بھی سستی نہ کیجئے
دنیا کے کاروبار میں جائز ہو گر تو ہو
مذہب میں تو مفاد پرستی نہ کیجئے

☆☆☆

خالی مئے خلوص کا پیمانہ کیجئے
گر کچھ نہیں تو جرأتِ رندانہ کیجئے
دادِ سخن نہ دیجئے فرّار کو جناب
کچھ تو خیالِ ہمتِ مردانہ کیجئے

☆☆☆



اپنی اَنا کی اِتنی رعایت نہ کیجئے
بے جان فیصلوں کی حمایت نہ کیجئے
اپنا امام آپ بنا بیٹھے ہیں جناب
مذہب پہ اس قدر بھی عنایت نہ کیجئے

☆☆☆

منفرد نعمتِ لطفِ اَحدی ملتی ہے
گویا لمحے کے عوض اُس کو صدی ملتی ہے
پیش کرتا ہے جو حق کے لیے نذرانہِ جاں
اسی انساں کو حیاتِ ابَدی ملتی ہے

☆☆☆

ظاہرا حق و صداقت کے موافق ہوگا
باطنی طَور پہ اصنام کا عاشق ہوگا
کَلِمَہ پڑھ کے رسولِ عربی کا افسّر
کہے مومن کو جو کافر وہ منافق ہوگا

☆☆☆

Presented by www.ziaraat.com

توہینِ جلوہ گاہِ رسالت نہ کیجئے
ظلم و ستم بنامِ عدالت نہ کیجئے
ہم کو ستا لیں جتنا ستا سکتے ہیں حضور
لیکن یزیدؔ کی تو وکالت نہ کیجئے

☆☆☆

شغلِ جفا کا کوئی تقاضا نہ کیجئے
ترکِ وفا کی ہم سے تمنّا نہ کیجئے
ایسی فضول باتوں کے اظہار سے حضور
محفل میں اپنے آپ کو رُسوا نہ کیجئے

☆☆☆

کذب و ریا کو اذنِ اشاعت نہ دیجئے
جھوٹی خبر کو حقِ طباعت نہ دیجئے
کچھ تو خیال کیجئے آدابِ حرب کا
فرّار کو تو دادِ شجاعت نہ دیجئے

☆☆☆



کون کہتا ہے کوئی ان میں کمی ہوتی ہے
ہاں رخِ حق پہ نظر ان کی جمی ہوتی ہے
لڑکھڑاتے نہیں وہ راہِ ہدایت میں کبھی
جن کے افکار میں ثابت قدمی ہوتی ہے

☆☆☆

رہزنی کچھ اور شے ہے رہبری کچھ اور ہے
کمتری اُس سے جدا ہے برتری کچھ اور ہے
ہے پرستارانِ حق کی استقامت اور کچھ
اور سیاسی ذہن کی بازی گری کچھ اور ہے

☆☆☆

فردِ بزدل اور ہے مردِ جری کچھ اور ہے
عقلمندی اور شوریدہ سری کچھ اور ہے
حق کا کارندہ کجا جمہور کا بندہ کجا
کجکلاہی اور دریوزہ گری کچھ اور ہے

☆☆☆

Presented by www.ziaraat.com

نقائص جس میں ہوں ارضی وہ آفاقی نہیں ہوتا
کبھی تفویض اس کو کارِ رزّاقی نہیں ہوتا
ہو جس کے ہاتھ میں کاسہ اسے حاتم نہیں کہتے
جو خود محتاج مے نوشی ہو وہ ساقی نہیں ہوتا

☆☆☆

زمانے میں کبھی نیکی کی رسوائی نہیں ہوتی
برائی سے کبھی شرمندہ اچھائی نہیں ہوتی
صحیح افکار اپنے آپ کو منوا ہی لیتے ہیں
کبھی سچائی کی عالم میں پسپائی نہیں ہوتی

☆☆☆

نبی کی آل سے تو دل میں بیر رکھتا ہے
اور اس کے ساتھ غمِ عشقِ غیر رکھتا ہے
یہ شر پسندی مسلسل عزیز ہے تجھ کو
پھر اُس پہ حق سے تو امیدِ خیر رکھتا ہے

☆☆☆



اگرچہ ظاہرا کچھ خوش مذاق ہوتا ہے
فریب کاری میں لیکن وہ طاق ہوتا ہے
بدلتا رہتا ہے ہر گام پہ خود اپنے اصول
وہ جس کی فکر میں شامل نفاق ہوتا ہے

☆☆☆

کرے جو ظلم وہ شاہی تجھے مبارک ہو
نشیبِ پست نگاہی تجھے مبارک ہو
علیؑ کے عشق کی راہِ ثواب سے ہے گریز
تو پھر عذابِ الٰہی تجھے مبارک ہو

☆☆☆

لغزش کو کبھی راہ نمائی نہیں کہتے
لب بستگی کو نغمہ سرائی نہیں کہتے
محتاج کو زردار سمجھنا ہے حماقت
سائل کو کبھی حاتمِ طائی نہیں کہتے

☆☆☆

Presented by www.ziaraat.com

فرمائش امیرِ اُمَم کی، نہ بات کر
تو حَسبُنا کے کیف کی، کَم کی، نہ بات کر
کہتے ہیں وہ، سنا دے ہر اک بات، پر کبھی
کاغذ کی اور دوات قلم کی نہ بات کر

☆☆☆

سوئے گورستاں رَواں غم کا جنازہ ہو گیا
چہرہِ ہمت کو حاصل اور غازہ ہو گیا
حضرتِ افسؔر خدا محفوظ رکھے آپ کو
آپ کے اشعار سے ایمان تازہ ہو گیا

☆☆☆

نجات لکھی تری سر نوشت میں جائے
تو چل کے گلشنِ عنبر سرشت میں جائے
بنامِ حق نہ پڑھا تو کوئی سبق الٹا
جو چاہتا ہے کہ سیدھا بہشت میں جائے

☆☆☆



کب بضاعت کوئی انمول لئے پھرتا ہے
ساتھ کم ظرفوں کا ایک غول لئے پھرتا ہے
کس طرح مان لوں بھائی میں سخاوت اِس کی
یہ تو خود ہاتھ میں کشکول لئے پھرتا ہے

☆☆☆

فنا انجام جو شے ہو اسے باقی نہیں کہتے
جو ہو کم ظرف اس کو مردِ آفاقی نہیں کہتے
جو پوچھے دوسروں سے راہ وہ رہبر نہیں ہوتا
جو خود مے کا سوالی ہو اُسے ساقی نہیں کہتے

☆☆☆

اہل جہاں کی عقدہ کشائی نہ مل سکی
چھوٹے رہے ہمیشہ، بڑائی نہ مل سکی
قبضہ خدا کے گھر پہ ہزاروں برس رہا
لیکن بتوں کو پھر بھی خدائی نہ مل سکی

☆☆☆

Presented by www.ziaraat.com

خود اپنے دل کو سپردِ خراش کرتا ہے
اور ایک راز جہالت کا فاش کرتا ہے
بغور کیجیے صورت ملاحظہ اس کی
یہ شخص کانٹوں میں خوشبو تلاش کرتا ہے

☆☆☆

دولتِ انصاف کو یوں بھی نہ کھونا چاہیے
تخمِ حکمت سرزمینِ دل میں بونا چاہیے
رکھ لی ہوتی اپنی بَخ ہی کی کچھ حضرت نے لاج
آدمی کچھ تو شریف النفس ہونا چاہیے

☆☆☆

خرد کو تابعِ خبط و جنون کرتا ہے
تباہ اپنے ہی دل کا سکون کرتا ہے
فریب کار قیادت کو مانتا ہے درست
فضول اپنی ذہانت کا خون کرتا ہے

☆☆☆



جب ہے منافقوں سے ملاقات آپ کی
دن کام کا ہے اور نہ کوئی رات آپ کی
کارِ فضول ہے سحر و شام و روز و شب
معلوم ہم کو ہو گئی اوقات آپ کی

☆☆☆

جو تنہا ہو وہ محوِ بزم آرائی نہیں ہوتا
گدائی کرنے والا حاتمِ طائی نہیں ہوتا
جو ہوں بے علم وہ علمی مسائل حل نہیں کرتے
مریضوں سے کبھی کارِ مسیحائی نہیں ہوتا

☆☆☆

چہرہ فکر و نظر کی خوش جمالی دیکھ لی
دعویِ حقانیت کی بے مثالی دیکھ لی
علم کا دَر چھوڑ کر بیٹھے ہیں بابِ جہل پر
ہم نے حضرت آپ کی روشن خیالی دیکھ لی

☆☆☆

Presented by www.ziaraat.com

محافظینِ شریعت کی پاک بازی ہے
کہ اہلِ مکر و دغا کی کرشمہ سازی ہے
کسی کو غلبے سے لائے کسی کو شوریٰ سے
خلیفہ سازی ہے یا اقربا نوازی ہے

☆ ☆ ☆

میرا بصد خلوص یہی التماس ہے
اور پھر یہی اشارہِ ہوش و حواس ہے
اربابِ ظلم و جور سے تو خود کو دور رکھ
انصاف کا ذرا بھی اگر تجھ کو پاس ہے

☆ ☆ ☆

جستجو دوست کی کرتے نہیں دشمن کی طرح
پیش پھولوں سے تو آتے نہیں آہن کی طرح
چھوڑ کر عِلم کا در نزد محمدؐ کیا تو
جائے گا توڑ کے دیوار' نقب زن کی طرح

☆ ☆ ☆

Presented by www.ziaraat.com